(خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ) (ابن ماجہ)

"سب انسانوں سے بہتر انسان وہ ہے جس سے لوگوں کو نفع پہنچے"

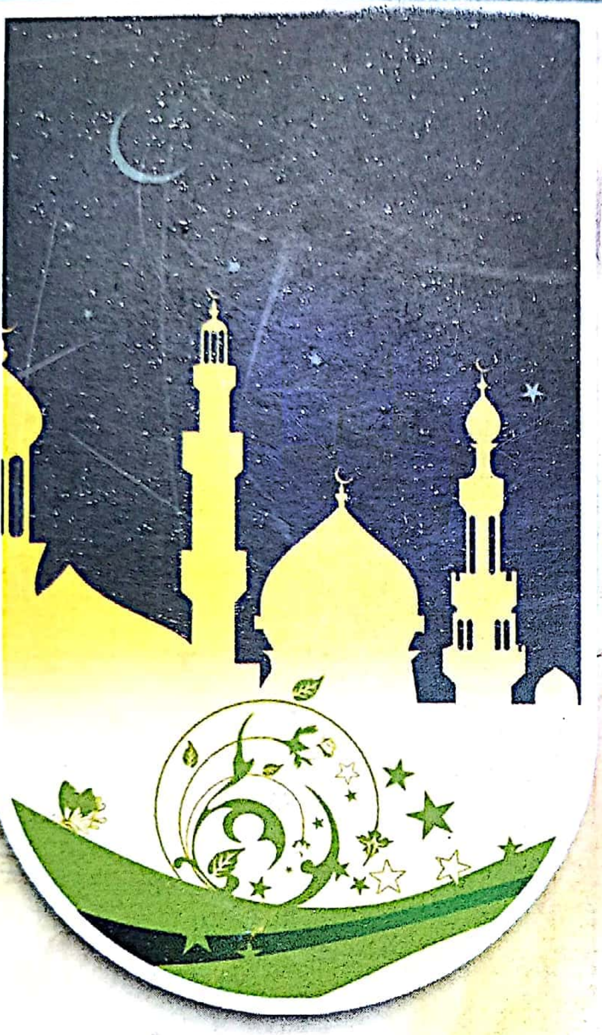

طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اور امراضِ جسم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ علاج،
ذکر و اذکار اور نظریہ مفرد اعضاء
کے امتزاج سے بھرپور ایڈیشن

مصنف: حکیم عبدالرزاق سعید

نظرثانی: حکیم منصور نذیر

السعید دواخانہ و کتب خانہ (رجسٹرڈ)

نزد برکت ٹاؤن سٹاپ جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور 0322-4506765

saeeddawakhanawordpress.com

السعید دواخانہ و کتب خانہ (رجسٹرڈ)

Pdf By Hakeem Hafiz Abid Saeed 03456691276

Pdf By Hakeem Hafiz Abid Saeed 03456691276

فہرست مضامین

ابتدائیہ ---------- 12

بیماری اور اسلامی تعلیمات ---------- 14

بیمار پرُسی کی فضیلت ---------- 15

مسلمان کا ہتھیار دُعا ہے ---------- 18

دُعا کی قبولیت ---------- 19

طاعون اور وبا کا علاج ---------- 20

موت سے پہلے توبہ ---------- 20

توبہ کرنے والا بہترین گنہگار ہے ---------- 20

نیک اولاد والدین کیلئے نفع بخش ہے ---------- 21

قریب الموت کو تلقین ---------- 21

امراضِ شفاء ---------- 22

امراضِ شفا کیلئے دم ---------- 25

طب نبوی ﷺ ---------- 27

دین اسلام اور حفظان صحت ---------- 31

اُصولِ علاج ---------- 32

طبیب اعظم ﷺ ---------- 41

حکیم احمد دین شاہدروی ---------- 42

حکیم صابر ملتانی رحمہ اللہ ---------- 43

حکیم محمد یٰسین دُنیا پوری رحمۃ اللہ ---------- 43
تعارفِ نظریہ مفرد اعضاء ---------- 44
روح کیا ہے؟ ---------- 45
فعلِ جگر کا تیز ہونا ---------- 48
دل کی (گرمی) تحلیل ---------- 51
دماغ میں (سکون) تسکین ---------- 52
جسمانی ٹشوز کی ترتیب ---------- 53
ٹیسٹوں پر ایک نظر ---------- 57
خون کا بنیادی علاج ---------- 59
مریض کا وہم ---------- 61
موروثی بیماریوں کے اسباب ---------- 63
دواء اور غذا الرجی کیوں کرتی ہے ---------- 65
معدہ ---------- 66
اکسیر پیچش ---------- 68
گردہ مثانہ کے امراض ---------- 69
شوگر ---------- 71
اُمید کی کرن ---------- 71
شوگر کا علاج ---------- 72
دردِ پتہ اور پتھریاں ---------- 76
یرقان ---------- 77
ہیپاٹائٹس C ---------- 78
کالا یرقان (ہیپاٹائٹس B) ---------- 79
ہیپاٹائٹس کے لیے دم ---------- 79

جوڑوں کی دردیں ---------------------------------------80

دوائے مالش ---------------------------------------82

دردوں کے لیے دم ---------------------------------------83

جلدی امراض ---------------------------------------84

فنگس ---------------------------------------85

چنبل ---------------------------------------86

تر چنبل ---------------------------------------87

پھوڑے پھنسیاں ---------------------------------------88

زخم پھوڑے پھنسی کا دم ---------------------------------------88

چھائیاں ---------------------------------------90

پھلبہری ---------------------------------------91

پھلبہری کی بالاعضاء تشخیص ---------------------------------------93

اسباب مرض ---------------------------------------94

پھلبہری کے مریض اور بے حس معاشرہ ---------------------------------------94

پھلبہری سے نفرت ---------------------------------------95

کیا بیماری ایک سے دوسرے کو لگ سکتی ہے؟ ---------------------------------------96

حب اکسیر جگر (نسخہ) ---------------------------------------100

پھلبہری کیلئے دم ---------------------------------------102

موٹاپا اور سوزش ---------------------------------------104

اکسیر موٹاپا ---------------------------------------105

دمہ ---------------------------------------106

معاشرے کی بے حسی اور جنسی بے راہ روی ---------------------------------------110

بہترین ازدواجی زندگی ---------------------------------------113

جلق اور ذکاوتِ حس---------117
سوزاک---------118
اغلام---------119
احتلام---------121
سُرعتِ انزال---------122
سفوف مغلظ جدید---------124
امساکی---------125
نامردی---------125
حیض کیا ہے؟---------128
حصول اولادِ نرینہ---------132
حصولِ اولاد کے لیے دعا---------137
اٹھراہ---------138
اٹھرہ کیلئے دم---------139
بریسٹ (پستان) کی رسولی---------140
مرہم رسولی---------142
معجون فربہ---------143
ہائی بلڈ پریشر---------143
مفرح شاہی---------144
گلقند---------145
گلقند کے فوائد---------145
قبض کُشاء---------145
بال گرنے کا سبب---------145
علی ہربل ہیئر آئل---------146

دانتوں کے گرنے کے اسباب ---------- 147
منجن تسلیم رضا ---------- 147
سعید منجن ---------- 148
لیکوریا ---------- 148
معجون مقوی ---------- 148
گرمی خشکی کی وجہ سے کھانسی کیلئے ---------- 149
جوشاندہ ---------- 149
خون ---------- 149
دل کی دھڑکن تیز اور ہارٹ اٹیک ---------- 150
دل کی دھڑکن کم ہونا ---------- 151
خون کے گاڑھے پن کا دوسرا رُخ ---------- 152
دل کے والو کھولنے والی ادویات ---------- 152
دل کے والو کیسے ٹھیک ہونگے ---------- 154
فہرست کورسز ---------- 159

طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

اُصولِ علاج میں طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جو اشارے
رازِ صحت اُسی میں پوشیدہ ہیں سارے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ برحق ہے
جس میں آج تک نہ کوئی شک ہے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی نے طب جدید کو ایسا ہے نکھارا
اس میں دل، دماغ، جگر کا ذِکر ہے سارا
اخروٹ اور پنیر کو اکٹھا کھانے میں نہیں ہے کوئی خسارہ
خالی اخروٹ پنیر کی بات نہیں ہے کوئی
طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت اس میں ہے سموئی
پندرہ سو سال پہلے آیا اِک اُمی رسول صلی اللہ علیہ وسلم
جس نے ہمیں ہر کام کے سکھائے اُصول
ہمارے لیے اس کی اتباع میں خیر و بھلائی ہے
اس کے علاوہ ہر طرف ذلت و رسوائی ہے
ہم نے جس کے اُصولِ علاج کی پیروی ہے چھوڑی
اپنے ہاتھوں سے اپنی قسمت ہے پھوڑی
بدل دو قسمت، یہی ہے سعید کا عزم
حضور کے علاوہ نہیں ہے کوئی طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
اُصولِ علاج میں طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جو اشارے
رازِ صحت اُسی میں پوشیدہ ہیں سارے

طلبِ دُعا

حکیم عبدالرزاق سعید

سب سے پہلے تمام قسم کی حمد وثناء اُس ذاتِ پاک کے لیے جس نے انسانوں کو اپنا نائب اور اشرف المخلوقات بنایا ہے جو موت وحیات کا مالک ہے اور درود وسلام ہمارے رہبر کامل طبیب اعظم ﷺ پر ہوں جو تمام کائنات کے لیے رحمت بن کر آئے۔ انشاء اللہ آپ کو اس کتاب کے مطالعے کے بعد نبی کریم ﷺ کی رحمت آپ ﷺ کی رہنمائی سے نظر آئے گی پھر آپ اس کو مشاہدات میں بھی محسوس اور دیکھیں گے۔ اس کتاب میں مصنف نے احسن طریقے سے نبی کریم ﷺ کے اصول علاج کو بیان کیا ہے اس میں سلیس الفاظ کے ساتھ اُصولِ علاج کو سمجھایا گیا ہے اور غذا کے استعمال اور مزاج پر بھی مفصل روشنی ڈالی گئی ہے تا کہ عام قارئین بھی مستفید ہو سکیں اس کتاب کو بار بار مطائعہ کریں یہ کتاب آپ کو ہر بار مطائعہ کرنے سے نئی معلوماتی رہنمائی فراہم کرے گی۔ میں نے اس کو موجودہ دور کے لیے ایک نایاب تحفہ پایا ہے۔ میری دعا ہے اللہ پاک مصنف کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

حکیم محمد الیاس

دیباچہ

سب سے پہلے تمام قسم کی حمد وثنا اِس ذات بابرکات پر ہوں جس کا نام ہی شافی ہے جو تمام کائنات کا پالنے والا ہے جو موت وحیات کا مالک ہے اور درود وسلام ہمارے رہبرِ کامل، محسنِ اعظم، طبیبِ اعظم روحانی وجسمانی، سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آلؓ وصحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین پر ہو۔

میرے پاس اس وقت جناب حکیم عبدالرزاق سعید صاحب کی کتاب ھذا طبیب اعظمؐ اور امراضِ جسم کا مسودہ موجود ہے جسے حکیم عبدالرزاق اور حکیم محمد تسلیم رضا میرے پاس لائے اور مجھے مطالعہ کرنے کا کہا جب کتاب کے مسودہ کا مکمل مطالعہ کیا تو اس کو انتہائی مفید اور معلومات کا ایک خزانہ پایا مصنف موصوف نے کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلے حصہ میں مصنف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات، آپ کی تعلیمات اور آپ کے ارشادات فرمائے ہوئے علاج بالدُعا اور علاج بالدوا پر مشتمل ہے کیوں کہ آپ کی ذاتِ پاک نے ہمیں صحت کے اُصولوں اور نفاست وطہارت کی اعلیٰ منازل پر فائز ہونے کی راہنمائی فرمائی۔ غرض یہ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات نے ہماری رہبری فرمائی ہے ہمیں جسمانی وروحانی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے اُصول بتائے۔ کتاب کے دوسرے حصہ میں مصنف نے کتاب میں دورِ حاضر کے خطرناک اور پیچیدہ امراض کا علاج ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں نظریہ مفرد اعضاء کے تحت درج کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ ان بیماریوں کے اسباب اور علامات کا بھی ذکر کیا ہے۔

تاکہ یہ کتاب حکماء حضرات کے ساتھ ساتھ عام قاری کے لیے بھی اتنی ہی مفید ہو اس کے ساتھ ساتھ ایسی غذاؤں کا انتخاب بھی کیا ہے جو دورانِ علاج مرض سے جلد نجات میں مدد ومعاون ثابت ہوتی ہیں۔

انسان روح وجسم کا مجموعہ ہے زندگی روحانی ومادی اقدار سے عبارت ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے مصنف نے بہت سے امراض سے بچاؤ کے دم بھی تحریر کیے ہیں تاکہ دُکھی انسانیت ان سے بھی فیضیاب ہو سکے۔ غرض کہ یہ کتاب معلومات کا ایک خزینہ بھی ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کتاب ھذا حکیم عبدالرزاق سعید صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا شرف بخشے عوام الناس کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق فرمائے نیز مصنف کی صحت کے ساتھ ساتھ عمر دراز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خادمِ فنِ طب

حکیم محمد احسان رندھاوا

معنون

میں استاد الحکماء، دورِ رواں کے طبی سائنس دان، موجد و محقق حکیم احمد دین شاہد رویؒ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے نئے طریقہ علاج کو تلاش کیا اور متعارف کروایا۔ جسے آج ہم طب جدید و نظریہ مفرد اعضاء کہتے ہیں۔ آپ نے 1910 میں تحقیق و ریسرچ کا کام شروع کیا جس وقت ہر ذی شعور معالج پریشان تھا۔ پرانے اور پیچیدہ امراض میں طبِ قدیم (یونانی) اور ایلو پیتھک سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ ان طریقہ علاج سے مایوس ہو کر آپ نے افعال الاعضاء دل، دماغ اور جگر پر ریسرچ شروع کی آپ کی اس تحقیق میں ہر اُس طبیب نے حصّہ لیا جو اُس وقت کے طریقہ علاج سے خاطر خواہ مطمئن نہیں تھے۔ جس کے نتیجے میں آپ نے ایک نئی تھیوری پیش کی جس کو نظریہ مفرد اعضاء اور طبِ پاکستان کہا جاتا ہے۔ اسی تھیوری کو سامنے رکھتے ہوئے دورِ حاضر کے ایچ ڈاکٹر حکیم خورشید احمد نے کئی مایوس مریضوں کا کامیاب علاج کیا اور میری بھرپور رہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت، مال و اولاد میں برکت فرمائے اسی لیے میں یہ کتاب حکیم احمد دین شاہد رویؒ اور ایچ ڈاکٹر حکیم خورشید احمد کے نام پر نہایت محبت و اختصار کیساتھ معنون کرتا ہوں۔ حکیم محمد الیاس دُنیا پوری نے اس کتاب کو تحریر کرنے کی رغبت دلائی اور شفقت کیساتھ رہنمائی بھی فرمائی جس پر میں حکیم محمد الیاس دُنیا پوری، حکیم محمد احسان اور حکیم تسلیم رضا کا نہایت عقیدت کے ساتھ شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ اِن سب کو صحت و تندرستی اور ہر طرح سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

داعی تجدید طب
حکیم عبدالرزاق سعید

ابتدائیہ

یہ ایک تحقیقاتی کتاب ہے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ علاج بالغذا، بالدوا جسمانی و روحانی تحریر کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو جو دعائیں، دم اور ذکر واذکار سکھائے ہیں ان کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے تاکہ ہر مسلمان اپنا روحانی علاج سنت کے مطابق کر سکے نیز مسلمان کیلئے بیماری پر صبر کرنا اجر و ثواب کا ذریعہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کیلئے خیر ہی خیر ہے اگر اُس کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اگر خوشی ملے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ پس مسلمان کے لیے دونوں صورتوں میں بہتری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنا بھی درود وسلام بھیجا جائے کم ہے۔ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور بیماریوں کو بھی دور فرما دیتا ہے۔ والدین کی اولاد کے حق میں دعائیں بیماریوں کو دور کرتی ہیں۔ انسان کا بیماریوں یا دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہونے کی وجہ اس کے اپنے اعمال بھی ہیں اور ہمارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب ۲۱)

"یہ رسول تمھارے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔"

اس آیت کا مطلب یہ ہے جو انسان سیکھنا چاہتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے سیکھے اخلاق سے سیکھے ہر شعبے سے سیکھے ہر شعبے میں آپ نے رہنمائی فرمائی ہے۔

جرنیل کے کردار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی مہارت، حکمت عملی، منصوبہ بندی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سپاہیوں کیساتھ ہمدردی سے پیش آنا، آپ تمام جرنیلوں سے اعلیٰ جرنیل ہیں۔ جس کی وجہ سے بڑے بڑے بہادر و جابر میدان سے بھاگ نکلتے تھے۔

جج کے کردار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے مسائل معمولی توجہ سے طے فرما دیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل و انصاف کی ایسی ایسی مثالیں قائم کر دی کہ دُنیا میں ایسی مثال نہیں ملے گی۔

اسی طرح بیٹے ، باپ، شوہر، ہمسایہ، رشتہ دار ہر لحاظ سے آپ کی ذاتِ مبارکہ کامل ہے آپ نے ایک طبیب کے کردار میں جو اُصول علاج اپنایا اور اُمتیوں کیلئے عملی طور پر کر کے دِکھایا تا کہ رہتی دُنیا تک آپ کے اُصولِ علاج سے طبیب فائدہ اُٹھائیں اور لوگوں کی تکلیفوں میں راحت کا باعث بنیں۔ آپ کے اس اُصول علاج سے بڑے بڑے حکیم و پروفیسر، سائنسدان استفادہ کرر ہے ہیں۔ اسی لیے تو اللہ پاک نے آپ کی شان مبارکہ میں یہ آیت نازل فرمائی۔

وما ارسلنك الا رحمة العالمين

اس کتاب میں طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نظریہ مفرد اعضاء کے طریقہ علاج کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مفرد دواء ومفرد غذا سے بھی علاج تجویز فرمائے ہیں۔ نظریہ مفرد اعضاء کو دِن بدن مقبولیت حاصل ہو رہی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہوا طریقہ علاج ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب طلباء، حکماء، ڈاکٹروں اور عام آدمی کیلئے بھی مفید ثابت ہو گی۔

حکیم عبدالرزاق سعید

بیماری اور اسلامی تعلیمات

جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کیلئے بھلائی چاہتے ہیں تو اُس کو کوئی روک نہیں سکتا اور اگر اللہ تعالیٰ کسی انسان کو آزمائش، مشکل، تکلیف، پریشانی اور مصیبت میں ڈالنا چاہیے تو کوئی اُسے بچا نہیں سکتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔ اگر کوئی انسان بیماری میں مبتلا ہو جائے اور اُس کی بیماری روز بروز پرانی، پیچیدہ اور مزمنہ ہو جائے جس کا علاج مشکل ہو اور جس سے مریض مایوس اور نا اُمید ہو جائے تو وہ مریض کیا کرے۔ ایسا مریض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کرے۔ اور کیسی بھی مشکل ہو مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ صرف مایوسی اور نا اُمیدی ختم ہونے سے ہی مریض 50-40 فیصد تندرست ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن پاک میں حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"اور ایوب علیہ السلام کی حالت کو یاد کرو جب کہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو ہم نے اس کی (دُعا) سُن لی اور جو دُکھ انہیں تھا اسے دُور کر دیا اور اس کو اہل و عیال عطا فرمائے بلکہ اِن کے ساتھ ویسے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے۔ تاکہ سچے بندوں کے لیے سبب نصیحت ہو۔"

قرآن مجید میں حضرت ایوب علیہ السلام کو صابر کہا گیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ انہیں سخت آزمائشوں میں ڈالا گیا جس میں انہوں نے صبر و شکر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دُنیا میں مال و دولت دُنیا اور اولاد وغیرہ کی تمام نعمتوں سے نوازا ہوا تھا بطور آزمائش اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ سب نعمتیں چھین لیں حتیٰ کہ جسمانی صحت سے بھی محروم کر دیا اور آپ نے اپنی بیماری پر انتہا درجہ کا صبر کیا جس پر اللہ پاک نے آپ کو قرآن پاک میں صابر کہا ہے۔ اسی طرح کئی حدیثیں بھی آتیں ہیں۔ جیسے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اُس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے شدید دورے پڑتے ہیں تو میں اپنے تمام کپڑے اُتار دیتی ہوں (برہنہ ہو جاتی ہوں) میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاء عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو کہتی ہے تو میں دُعا کر دیتا ہوں اللہ تعالیٰ تجھے شفا دے دے گا لیکن اگر تو صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہے۔ تب اُس عورت نے کہا کہ میں صبر کروں گی لیکن دوروں کے دوران میرے کپڑے بھی اتر جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر دیں کہ دورے کے دوران میرے کپڑے نہ اُتریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے دُعا فرمائی تو اس کے بعد وہ دوروں کے دوران برہنہ نہ ہوتی تھی۔

بیمار پرسی کی فضیلت

ہمارے معاشرے میں لوگ پہلے ایک دوسرے رشتہ دار اور ہمسائے کا خیال رکھتے تھے۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو اُس کی عیادت کرنا اپنا فرض سمجھا جاتا تھا لیکن آج کل لوگ مریض کی عیادت کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"آدمی جب اپنے مسلم بھائی کی بیمارپرسی کیلئے جاتا ھے تو وہ جنت کے میووں میں چلتا ھے یہاں تک کہ بیٹھ جاتا ھے تو اسے رحمت ڈھانپ لیتی ھے اگر صبح کا وقت ھو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ھیں اور اگر شام کا وقت ھو تو ستر ہزار فرشتے صبح تک دعا کرتے رہتے ھیں"

(مسند احمد، ترمذی)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ھو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اللہ سے کوئی خاص دعا یا سوال کرتے تھے اس نے عرض کیا

ھاں میں کہا کرتا تھا یا اللّٰہ جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ھے وہ دُنیا میں ھی دے دے تاکہ آخرت میں محفوظ رھوں رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تجھ میں اتنی طاقت کہاں یا فرمایا تجھ میں اتنی استطاعت کہاں تو نے یوں کیوں نہ کہا یا اللّٰہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ھیں پھر رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی اور اللّٰہ نے اسے اچھا کر دیا۔"

(مسلم)

بہت سے مریض علاج کروا کروا کر تھک جاتے ہیں اور مایوسی و نا امیدی میں موت کے لیے دعا کرنے لگتے ہیں لیکن ایسی دعا کرنا منع ہے۔

"حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ھیں رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی مصیبت کے آنے کی وجہ سے موت کی خواھش نہ کرے اگر موت کی آرزو کئے بغیر چارہ کار نہ ھو تو یوں کہنا چاھئے یا اللّٰہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ھے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ھو تو مجھے دُنیا سے اُٹھا لے۔"

(بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے پاس بیمار پرسی کرتے تو اسے فرماتے

لَا بَأسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

"کوئی حرج نھیں یہ بیماری اللّٰہ نے چاھا تو پاک کرنے والی ھے"

(بخاری)

کوئی مسلمان ایسے مریض کی بیمار پرسی کرے جس کی موت کا وقت نہ قریب ہو اور سات دفعہ یہ کہے تو اسے عافیت دی جاتی ہے۔

تندرست شخص کو ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہئے اور موذی بیماریوں سے اللہ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے وہی غفور الرحیم رحمت کرنے والا ہے۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ یا اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (۱) ایسا علم جو نفع نہ دے (۲) ایسا دل جو خوف نہ کھائے (۳) ایسا نفس جو آسودہ نہ ہو (٤) اور ایسی دعا جو قبول نہ ہو۔"

(ابو دائود، احمد، ابن ماجہ)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، کوڑھ، جنون اور بُری بیماریوں سے۔"

(نسائی شریف)

"حضرت زیاد بن علاقۃ کے چچا کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ! میں بُرے اخلاق بُرے اعمال، بُری خواھشات اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" (ترمذی شریف)

مسلمان کا ہتھیار دُعا ہے

دُعا سے تمام مشکلیں حل ہو جاتی ہیں دُعا سے تمام حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ بیمار کو شفا ملتی ہے، بے اولاد کو اولاد ملتی ہے غریب کو مال ملتا ہے۔ بھوکے کو رزق ملتا ہے اور جو لوگ اللہ سے نہیں مانگتے اللہ تعالیٰ اُن سے ناراض ہوتا ہے اللہ پاک سے نہ مانگنا تکبر کی علامت ہے۔

"تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دُعائیں قبول کرو گا جو لوگ تکبر میں آکر میری عبادت (دعا) سے منہ موڑتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہو کر ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔"

(سورہ مومن ٦٠)

مریض کو چاہئے کہ اپنے لیے اور سب مسلمانوں کیلئے دُعا کرے کیوں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بیمار کی عیادت کیلئے جاؤ تو کم بیٹھو اور کم بولو اور اس سے (بیمار) سے کہو وہ تمہارے لئے دعا کرے کیوں کہ اس کی دعا ایسی ہے جیسے فرشتوں کی۔"

اُدعُوا رَبَّكُم تَضَرُّعاً وَّ خُفيَةً ط اِنَّه' لَا يُحِبُّ المُعتَدِين O

اپنے رب سے گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے دُعا مانگو وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورہ الاعراف)

اللہ پاک کے علاوہ کسی سے بھی نہ مانگو نہ شفاء مانگو۔ کیوں کہ اللہ پاک ناراض ہوتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں وہ کسی بھی چیز کے خالق نہیں

بلکہ خود مخلوق ہیں مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور انہیں اتنا معلوم نہیں کہ (دوبارہ) کب اٹھائے جائیں گے۔"

(نمل)

دُعا کی قبولیت

"حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے

(۱) اس دعا کے مطابق اس کی خواہش پوری کردی جاتی ہے۔

(۲) یا اس دعا کو آخرت کیلئے ذخیرہ اجر بنا دیتا ہے۔

(۳) یا دعا کے برابر اس سے کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے صحابہ کرامؓ نے (یہ سن کر) عرض کیا تب تو ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے بہت زیادہ ہیں۔"

(مسند احمد)

ہر مایوس مریض کا اللہ تعالیٰ پر توکل ہونا چاہئے اس کا بھی اجر وثواب ہے۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

"مجھے اللہ ہی کافی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔"

طاعون اور وبا کا علاج

بعض احادیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک قسم کا عذاب ہے جو بنی اسرائیل اور گزشتہ امتوں پر بھیجا گیا تھا اس لیے جب آدمی کو معلوم ہو کہ فلاں جگہ طاعون یا وبا نازل ہوئی ہے تو اس جگہ نہیں جانا چاہئے اور اگر وبا اس جگہ نازل ہو جس جگہ وہ رہتا ہے تو وہاں سے بھاگے نہیں۔ کیوں کہ وبا ایک طرح کا عذاب ہے جو گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ لہذا جب معلوم ہو جائے کہ فلاں شہر میں وبا ہے تو وہاں نہیں جانا چاہئے کیونکہ قصداً اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا جائز نہیں ہے اور اگر اس جگہ وبا آئے جس جگہ تم رہتے ہو تو وہاں سے بھاگنا نہیں چاہئے کیونکہ تقدیر الٰہی سے بھاگنا بھی بہتر نہیں ہے بلکہ بعض احادیث میں ہے کہ وبا سے مرنا ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے اور بعض احادیث کا مضمون ہے کہ طاعون اور وبا شیطان اور جنات کا نشتر ہے یعنی جنات انسان کے جسم میں نشتر لگاتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے اور انسان مرنے لگتے ہیں۔

موت سے پہلے توبہ

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک انسان پر نزاع (کا وقت) طاری نہیں ہوتا۔"

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

توبہ کرنے والا بہترین گنگار ہے

"حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارے انسان خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔"

(ابن ماجہ)

توبہ نہ کرنے سے انسان کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

نیک اولاد والدین کیلئے نفع بخش ہے

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نیک بندے کا جنت میں درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ پوچھتا ہے اے میرے رب یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیرے بیٹے کے استغفار کرنے پر۔"

(احمد)

قریب الموت کو تلقین

جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امراضِ شفاء

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ یَشۡفِیۡنِ ۝

"جب میں بیمار ہوتا ہوں وہی مجھے شفا دیتا ہے۔"

کسی بھی بیماری سے شفاء حاصل کرنے کیلئے کیا اقدامات کرنے ہوتے ہیں اور ہمیں الرجی سے لیکر پیچیدہ سے پیچیدہ بیماری کا علاج کرنے کیلئے کیا کرنا چاہئے تاکہ اس سے مستقل آرام آجائے۔

ہمارے بدن میں خون ایسے مرکب اجزاء کا مجموعہ ہے جس میں بلغم (پانی)، صفرا (آگ)، سودا (مٹی)، آکسیجن (ہوا) اور کاربن ڈائی آکسائیڈ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی جز خون میں زیادہ جمع ہو جائے اور خارج نہ ہو تو جسم بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے اگر ان اجزاء میں سے کوئی کم ہو جائے یعنی بدن کی ضرورت سے بھی کم پڑ جائے تو جسم بیماری مین مبتلا ہو جاتا ہے مرضِ شفاء کیلئے ضروری ہے ان اجزاء کا اعتدال قائم رکھا جائے پھر ہی ہمارا جسم تندرست توانا و صحت مند رہے گا ان کی کمی بیشی کا مختصر سا خلاصہ درج ذیل ہے۔

(۱) بلغم

یہ دماغ واعصاب کی تحریک ہے یہ خون میں ضرورت سے زیادہ جمع ہو اور خارج نہ ہو تو مندرجہ ذیل علامات پیدا ہوں گی۔

بلڈ پریشر لو۔ خون کا دورانیہ سُست۔ لیکوریا۔ بکثرت نزلہ زکام۔ کیرا۔ خروجِ رحم۔ بندشِ حیض۔ پھلبہری۔ سفید پیشاب کا بکثرت اور بار بار آنا۔ شوگر غیر حقیقی۔ سرعت انزال اور نامردی وغیرہ۔ ان تمام علامات کا سبب بلغم کی زیادتی ہے۔ اس بلغم سے مراد نزلہ زکام کیرا والا بلغم نہیں ہے بلکہ یہ وہ بلغم ہے جو خون کا اہم جز

ہے جبکہ جو بلغم نزلہ زکام کیرا سے ظاہر ہوتا ہے وہ بدن کا فاضل بلغم ہے جو بدن سے خارج ہوتا ہے۔

(۲) صفراء

اس کا مرکز جگر ہے اس کی رطوبت (صفراء) ہے جس کی وجہ سے یہ تحریک جگر کی تحریک کہلاتی ہے جب یہ خون میں ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے اور خارج نہ ہو تو مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوں گی۔

بلڈ پریشر ہائی۔ خون میں حدت کی وجہ سے الرجی (دھپڑی)۔ کیرا نزلہ زکام پتلا۔ دمہ کبدی۔ سرعت انزال۔ نامردی۔ انتشار نامکمل ڈھیلا ہونا۔ لیکوریا۔ رحم کا باہر آنا۔ اٹھرہ۔ حیض کا تنگی درد و تکلیف کیساتھ آنا۔ بے اولادی۔ غیر حقیقی شوگر۔ پیشاب زرد آنا۔ پاخانہ تھوڑا تھوڑا آنا۔ حاجت نامکمل ہونا۔ ہیپاٹائٹس C ہونا۔ اِن علامات کا اصل سبب کثرتِ صفراء ہے۔

(۳) سوداء

اس کو قلب پیدا کرتا ہے اور خون میں جمع کرتا ہے جب یہ ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے تو یہ علامات پیدا ہوں گی۔

چنبل۔ دھدر۔ پھوڑے۔ پھنسیاں۔ ہاتھ پاؤں کا پھٹنا۔ چنبل نکلنا۔ چہرے پر سیاہ داغ دھبے چھائیاں ۔ بدن کی رنگت سیاہ۔ ہیپاٹائٹس بی۔

جگر گردوں میں سیکڑ۔ حقیقی شوگر۔ ہارٹ اٹیک۔ دل کے والوں کا تنگ ہونا۔ رحم میں رسولی ہونا۔ حیض کا بکثرت آنا۔

ان تمام علامات کا اصل سبب کثرت سودا ہے۔ ان تمام اسباب وعلامات کے خاتمے اور مکمل علاج کیلئے کم از کم دو۔ تین ماہ کا وقت درکار ہوتا ہے جب کہ مریض چاہتا ہے کہ جلد شفایاب ہو جائے جس کی وجہ سے وہ مختلف طریقہِ علاج کو ترجیح دیتا ہے لیکن شفاء تو قدرت کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق علاج کرنے سے ملتی ہے۔ لہذا مریض اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود مرض سے مستقل شفاء

ملنا تو در کنار پہلے سے بھی زیادہ تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر اُس کو حکیم صاحب کی وعظ و نصیحت یاد آتی ہے کہ وہ دو، تین ماہ علاج کر لینا ہی بہتر تھا۔ مریض نے اپنی بیماری کا علاج تیز ترین جدید ادویات سے اس لیے شروع کیا تھا کہ کم دنوں میں جلد شفاء مل جائے گی۔ اگر مریض اپنی تمام تر کوششوں پر غور کرے کہ اُس نے اپنی بیماری کا علاج دو، تین سال کروایا۔ اُس نے اپنی رقم اور وقت کو ضائع کیا صرف یہ سوچ کر میں دو، تین ماہ دوائی نہیں کھا سکتا۔ ویسے بھی وقت گزر جاتا ہے تکلیف بھی رہتی ہے اور بائی دوبائی مچانے سے آرام بھی نہیں آتا یہ سب کچھ وہ اس لالچ میں کرتا ہے جلدی آرام آ جائے اس طرح اکثر مریض دوائی لیں گے اور جب اگلے ہفتے آئیں گے تو کہیں گے آرام محسوس نہیں ہوا صرف اس لیے جھوٹ بول دیتے ہیں کہ حکیم صاحب دواء زیادہ تیز و اچھی بنا کر دے تا کہ جلد شفاء ہو جائے جب حکیم اپنی تدبیر بدلتا ہے تو مریض کہتا ہے حکیم صاحب پہلے والی دواء زیادہ بہتر تھی۔ یاد رکھیں معالج سے سچ بولیں جلدی کے چکر میں نہ پڑیں ورنہ صحت یابی بہت مشکل ہے ان لوگوں سے پوچھوں جو دمہ، شوگر، بلڈ پریشر، ہیپاٹائٹس و نامردی کے مریض ہیں کئی سال سے دواء کھا رہے ہیں کوئی پانچ۔ دس سال سے دواؤں کے سہارے زندگی بسر کر رہا ہے اگر دوائیوں سے جان چھڑانی ہے تو معالج سے جھوٹ مت بولیں جو آرام محسوس ہو وہ بیان کریں۔ بعض اوقات مریض کو دواء الرجی کر جائے یا موافق نہ آئے تو مریض کو چاہئے اُسی معالج کے پاس جائے تا کہ معالج کو پتہ چلے دواء سے کیوں الرجی ہوئی۔ بتائے بغیر معالج نہ بدلیں نہیں تو آپ ہر معالج کیلئے تجربہ گاہ بنے رہیں گے پیچیدہ مرض کے مریض کو چاہئے کہ کسی بھی معالج سے علاج شروع کرے تو اُس کے انکار پر ہی علاج کو چھوڑے تا کہ معالج کے علم میں ہو علاج ناکام رہا ہے معالج سوچے گا اس کے اسباب کیا ہیں وہ پھر آپ کی بیماری کے معاملے میں زیادہ محنت سوچ بچار کے ساتھ علاج کرے گا اور اس کا رزلٹ انشاء اللہ کامیابی کی صورت میں نکلے گا۔

نوٹ! کسی بھی بیماری کیلئے علاج شروع کریں اور رزلٹ کو دیکھنے کیلئے مسلسل ایک ماہ دواء کھانا بہت وقت ہوتا ہے اگر مرض میں افاقہ ہو تو علاج جاری رکھیں چاہئے وہ افاقہ کم ہی کیوں نہ ہو آہستہ آہستہ علاج مکمل ہو جائے گا۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں گڑ بڑ کی وجہ سے دست آ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ جا کر اس کو شہد پلاؤ وہ شخص دوبارہ آیا اور عرض کی یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس علاج سے دست زیادہ ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا جاؤ اور شہد پلاؤ غرض اسی طرح وہ شخص دو تین بار آیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے بعض روایات میں ہے کہ اس شخص نے جا کر پھر شہد پلایا تو اس کا بھائی تندرست ہو گیا۔

امراضِ شفا کیلئے دم

رَبِّ انی مسنیٰ الضر و انت ارحم الرحمین

"یا اللہ! مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب مہربانوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔"

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں ہم میں سے جب کوئی آدمی بیمار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا فرماتے۔

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًاهُ

"اے لوگوں کے رب اس بیماری کو دور فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے لہٰذا شفا عطا فرما شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔"

(بخاری۔مسلم شریف)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے اس طرح دم کیا۔

بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ

اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِأسْمِ اللّٰہِ اَرقِیْکَ ہ

" اللّٰہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں ہر تکلیف دہ چیز سے ہر نفس کے شر سے حاسد کی نظر سے اللّٰہ تجھے شفا عطا فرمائے اللّٰہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں۔"

طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت تمام حکمائے یونان اور ترقی یافتہ جدید سائنس سے بہت بالاتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شعبے میں اپنی امت کیلئے فوائد اور آسانیاں پیدا فرمائی ہیں اُصول علاج کیساتھ آپ نے حفظانِ صحت کے اُصول بھی دینِ اسلام میں ضم کر دیئے ہیں روزمرہ کے عمل میں بھی آسانی سے جسم کی صفائی ستھرائی کیساتھ ثواب بھی ملتا رہے بظاہر ہم دین پر عمل کریں گے لیکن روحانی جسمانی بیماری سے بھی ہم محفوظ رہیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت سب سے بالاتر ہے اس لیے تو اللہ پاک نے آپ کیلئے فرمایا

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

رب دے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دی مثال کوئی نان

رب دے حبیب دی مثال کوئی ناں
آمنہ دے لعل جیا لال کوئی ناں

او جدوں بولے کناں وچ رس گھول دا
اوندی شان وچ رب دا قرآن بول دا

اوندے جیا صاحب کمال کوئی ناں
آمنہ دے لعل جیا لعل کوئی ناں

میرے نبی کریم جیا سوہنا تے حسین کوئی ناں
فہیم ایسا کوئی تے ذہین کوئی ناں

اوندے جیا حسن تے جمال کوئی ناں
آمنہ دے لعل جیا لال کوئی نا

ما زاغ البصر جیسی اکھ کوئی ناں
سوا لکھ پیغمبراں دے وچوں کوئی ناں

سوہنے جیا سوہنا باکمال کوئی ناں
آمنہؓ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

آپؐ جیسا صاحب کمال کوئی ناں
سوہنے جئی مٹھڑی زبان کوئی ناں

مدنی جئی نور چال ڈھال کوئی ناں
آمنہؓ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

اوہدے جیا غمخوار کوئی نہیں ہوونا اں
امت دے غم وچ جنے رووناں

اوہدے سنجوواں دی دوستو مثال کوئی ناں
آمنہؓ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

اسماناں تے کرایا اے معراج رب نے
دتا دو جہاناں دا اے تاج رب نے

ایہو جیا رتبہ کمال کوئی ناں
آمنہؓ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

کتھے دو جہاناں دا سردار پہنچیا
ستاں آسماناں توں وی پار پہنچیا

پہنچے جتھے وہم تے خیال کوئی ناں
آمنہؓ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

کنا وڈا دیتا اے اعزاز رب نے
بلا کے دتا تحفہ نماز رب نے

ایدو چنگی ہور قیل وقال کوئی ناں
آمنہؓ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

جو نبی کریمؐ دے مقام وچ فرق پاوے گا

کوئیں رب دے عذاب توں او بچ جاوے گا
اوندے جیا ظالم دجال کوئی ناں
آمنہؑ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

گلاب وی نئیں آپؐ دے پسینے نال دا
کوئی امن والا شہر نئیں مدینے نال دا
مؤذن ہزاراں نے بلال کوئی ناں
آمنہؑ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

کدے سوہنے ویکھ لو رفیق آپؐ دے
کول تے عمرؓ تے صدیقؓ آپ دے
ایہو جنی نبھاوے کسے نال کوئی ناں
آمنہؑ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

قرآن ویکھو جندیاں صفائیاں دتیاں
کوئیں مٹھ وچ روڑاں نے گواہیاں دتیاں
نہیا پر پھر وی ابو جاہل کوئی ناں
آمنہؑ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

ویکھو معجزے نے کر ایہہ کمال سٹیا
میرے نبی کریمؐ دے اشارے نال چن ٹٹیا
ملیا کسے نوں ایہہ معجزہ کمال کوئی ناں
آمنہؑ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

ایہا چھڈ کے میں پیر کوئیں ہور لبھ لاں
کاہنوں تکھی وچھی دا میں چور لبھ لاں
سوہنے رب وی اے ایہا لجپال کوئی ناں
آمنہؑ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

مولا اپنی توں رحمت دے قریب کر دیئیں
ساتھ سوہنے نبی کریمؐ دا نصیب کر دیئیں

گو میرے ایہو جہے اعمال کوئی ناں
آمنہؓ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

ایہہ فضل کیتا عبدالشکور رب نے
کیتا جدوں نبی کریمؐ دا ظہور رب نے

اوہدے جیا دن ماہ و سال کوئی ناں
آمنہؓ دے لعلؐ جیا لال کوئی ناں

Pdf By Hakeem Hafiz Abid Saeed 0345669

دین اسلام اور حفظان صحت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحت کے اصول وضع فرمائے ہیں پہلے ان کا مختصر سا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

مسواک آپؐ بہت پسند فرماتے تھے مسواک کے حوالے سے بے شمار احادیث ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو اس وقت مسواک ضرور کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنی مسواک کرتے کہ ہمیں ڈر رہتا کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مسوڑے چھل نہ جائیں مختلف لکڑی کی مسواک کی جاتی ہے مثلاً نیم، زیتون، کیکر اور پیلو کی لکڑی دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت اور رطوبات فاسدہ کو خارج کرنے کیلئے طبی طور پر ایک نہایت اچھی دوا ہے یہ طبی طور پر فائدہ ہے دوسرا فائدہ یہ ہے جس وضو میں مسواک کی جائے اس کا اجر دوسری نمازوں سے ستر گنا زیادہ ملے گا نماز فرض ہے فرض کی ادائیگی بھی ہوئی دن میں پانچ بار مسواک کیا جائے تو انشاء اللہ دانتوں کی تکلیفوں سے بھی بچائے رکھے گا اور فائدہ بھی دوگنا ہوگا۔

وضو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کیلئے اپنی امت کو جو وضو کی تعلیم دی ہے اس میں بھی بہت طبی فائدے ہیں تین دفعہ کلی اور غرغرہ کرنا تین دفعہ ناک کے پورے نتھنے کو صاف کرنا، چہرہ ہاتھوں پاؤں کو دھویا جاتا ہے ہر نماز میں وضو کرنے سے ہمارے اعضاء دن میں پانچ بار دھل جاتے ہیں جلد کے مسامات کھل جاتے ہیں۔

روزے سال بھر میں ایک مرتبہ ہماری زندگی میں آتے ہیں اس میں بھی روحانی جسمانی فوائد پوشیدہ ہیں۔

نماز پنجگانہ سے اعضائے رئیسہ پر خوشگوار اثر پڑتا ہے پورا جسم چاق و چوبند رہتا ہے۔

سادہ غذا کی ہدایت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اور پیٹ بھر کر کھانے کی بجائے کم کھانے کو ترجیح دیتے۔ مرغن کھانوں کی نسبت سادہ غذا کو افضل قرار دیا جو کے آٹے کیساتھ سارے آٹے کو جس میں چھان بورا بھی موجود ہوتا تھا زیادہ پسند فرماتے۔

"ترمذی ابو دائود میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت کو چھری یا چاقو سے کاٹ کر نہ کھایا کرو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ گوشت کو دانتوں سے کاٹ کر کھانا چاہئے اس لیے کہ (بدھضمی سے) بچائو خوب کرتا ہے۔اور دانتوں سے کھانے میں ہاضمہ جلد ہوتا ہے۔"

کھانے کے بعد پانی کا درجہ ہے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی بیٹھ کر پینا چاہئے اور تین سانس میں پینا چاہئے۔"

اس میں یہ فائدہ ہے کہ آدمی کو معلوم ہو جاتا ہے کہ مجھے کتنی پیاس ہے اور کتنا پانی پینا ہے۔

سرکہ

سرکہ انگوری آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کھانے کے ساتھ بہت شوق سے استعمال فرماتے۔

"سرکہ کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ سب سے عمدہ خوراک ہے کھانا ہضم کرتا ہے بدن کی گرمی توڑتا ہے ہیضہ کی حکمی دواء ہے متلی ،قے اور ضعف معدہ کیلئے نافع ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ہمیں حفظانِ صحت کے اُصول سکھائے وہاں ضرورت کے مطابق بعض مریضوں کو علاج بھی بتائے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں اُصولِ علاج سے آگاہ ہو جائیں آپ نے علم طب کسی استاد سے نہیں سیکھا اور نہ ہی کسی سے نسخے پوچھے بلکہ یہ فن وہبی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے اُستاد بن جائیں۔

اُصول علاج

اللہ تعالیٰ نے جو قوانین بتائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تک پہنچائے وہ کبھی بھی

Pdf By Hakeem Hafiz Abid Saeed 03456691277

بدلے نہیں جاسکتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طبی اُصول 1500 سال قبل سیکھائے ہیں وہ سو فیصد کامیاب، قدرتی، فطرتی اور انقلابی اصول ہیں جو آج کے ماڈرن جدید دور میں بھی جدید ہیں اس دُنیا میں بہت سے طریقہ ہائے علاج ہیں لیکن جو فوائد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُصول علاج سے حاصل ہوئے وہ کسی بھی طبی طریقہ علاج سے نہیں ہوئے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انجیر کھانے سے آدمی مرض قولنج سے محفوظ رہتا ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان اوراصولِ علاج سچ ہی سچ پر مبنی ہے۔

قولنج اور ایلاس دونوں نام قولنج کے ہیں قولنج کا سُدہ بڑی آنتوں میں ہوتا ہے اور اس کا درد ناف کے نیچے ہوتا ہے۔

ایلاس کا سُدہ چھوٹی انتڑیوں میں ہوتا ہے جو کہ چھوٹے بیر کے برابر اور نہایت سخت ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ علامات بھی ہوتی ہیں۔ (خشکی تیزابیت) حرارت کی کمی، ہوا کا بننا، شدید قبض رہنا، کئی کئی دن پخانہ نہ آنا۔ قولنج کا مطلب ہی خشک مواد کا سُدہ ہے یہ عضلاتی اعصابی تحریک کے سبب ہوتا ہے جہاں چھوٹی آنت اور بڑی آنت آپس میں ملتی ہے اس جوڑ (جوائنٹ) کو اپنڈس کہتے ہیں یہ بیماری کا نام نہیں بلکہ اس جوائنٹ کا نام ہے اسی آنت کا ڈاکٹر آپریشن کرتے ہیں اور آنت کو کاٹ کر باہر نکال دیتے ہیں سُدے سمیت آنت تو نکل گئی لیکن جو سبب (بیماری) خون میں موجود ہے اُس کا حل تو نہیں ہوا کیونکہ خشکی سردی سے ہی سُدے بنتے ہیں اس لیے اصل علاج تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انجیر کھاؤ حفظ ماتقدم کے طور پر۔ لیکن جب بیماری کو کم از کم ایک ماہ گزر جائے تو آپریشن کیا جاسکتا ہے ورنہ دواء سے علاج ہوسکتا ہے کیونکہ آپریشن علاج نہیں بلکہ جو خون میں تیزابیت ہے وہ تو ختم نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا تھا۔

اپنڈس کے بعد کوئی اور بیماری آسکتی ہے مثلاً دردِ دل، بواسیر خونی، جوڑوں کا درد، دردِ ریح، دائیں ٹانگ و پٹھوں میں کھچاؤ، چنبل، دھدر وغیرہ۔ جب کوئی چیز جمتی ہے تو سردی سے جمتی

ہے اور پگھلتی ہے تو گرمی سے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول علاج گرم فرمایا جو بغیر کسی ظن سے سو فیصد درست ہے کیونکہ یہ بیماری کے سبب کو دور کرتا ہے جو اصل علاج ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرق النساء کا علاج بکری کے گوشت سے کرنا چاہئے اس کا طریقہ یہ ہے کہ بکری کے سرین کا گوشت لے کر اس کی یخنی بنائی جائے پھر ایک حصہ ہر روز پیا جائے اور نہار منہ اس کو پیا جائے انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

طبی نام	اُردو نام	ڈاکٹری نام
عرق النساء	لنگڑی کا درد	شیاٹیکا SCIATICA

یہ درد کولہے کے جوڑ سے شروع ہو کر ٹانگ کے بیرونی رُخ پاؤں کے انگوٹھا تک چلا جاتا ہے نساء رگ کا نام ہے جو سرین سے لیکر ٹخنے تک جاتی ہے درد عضلاتی غدی (خشکی گرمی) تحریک کا مظہر ہے اسکا علاج غدی اعصابی (گرم تر) کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بکری کے گوشت کا مزاج گرم تر ہے جس انسان کے جسم میں خشکی تیزابیت ہو وہ بکری کے گوشت کی یخنی پیئے انشاء اللہ شفا ہو گی۔

"ایک عورت کا بچہ بیمار ہو گیا کسی نے کہا مالش کرو مالش کرنے سے تکلیف بڑھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالش سے اسے دُکھ نہ دو۔ عود ہندی کا سفوف دو اس نے اسی طرح عمل کیا اور بچے کو آرام آ گیا۔"

عود ہندی کے افعال واثرات

عود ہندی ایک لمبا چوڑا درخت ہوتا ہے اس کی لمبائی 60 سے 100 فٹ تک ہوتی ہے اس کی چھال پتلی ریشمی مضبوط ہموار ہوتی ہے اسی وجہ سے آسام کے قدیم فرمانروا اس پر کتابیں اور

دستاویزات لکھا کرتے تھے مزاج میں غدی اعصابی ہے خون میں حرارت اور طبعی صفراء پیدا ہوتا ہے جو ترشی وتیزابیت کا تریاق ہے مقوی جگر، مولد حرارت وصفراء اعتدال کے ساتھ صفراء پیدا کرتا ہے جو باعثِ تقویت ہوتی ہے قلب میں فرحت پیدا ہوتی ہے ریاح کا اخراج کرتی ہے شوزش معدہ امعاء پیچش، کھانسی ،احتلام میں اعتماد کی دواء ہے۔

ہارٹ اٹیک

”حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کیلئے تشریف لائے اور اپنا دست مبارکِ میرے سینے پر رکھا جس کی ٹھنڈک اور فرحت میں نے اپنے دل میں محسوس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دل میں درد ہے تم کو چاہئے کہ حارث بن کلدہ کے پاس جائو کیوں کہ وہ لوگوں کا علاج کرتا ہے اور حارث کو چاہئے کہ وہ مدینہ کی سات کھجوریں لے اور ان کی گٹھلی سمیت کوٹ لے اور پھر تجھ کو کھلائے۔“

دردِ دل کا اصل سبب مادہ سوداء (خشکی سردی) ہے اس میں خون گاڑھا ہوجاتا ہے حرارت کی کمی ہوتی ہے اور خشکی سردی کا غلبہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے قلب بمعہ عضلات سکڑ جاتے ہیں نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں دورانِ خون میں رکاوٹ (خلل) واقع ہو جاتا ہے۔ مریض اپنے بائیں پستان کے نیچے مقام قلب پر کچھاؤ اور درد کی ٹیسیں محسوس کرتا ہے جیسے اس کی حرکتِ قلب کم ہو رہی ہو بالآخر مریض نا اُمیدی میں مبتلا ہو جاتا ہے درد کی ٹیسیں کندھے کی طرف جانے لگتی ہیں جس سے مریض مارے درد کے بہت شور کرتا ہے۔

کھجور کے افعال واثرات

غدی اعصابی (گرم تر) ملین ہے حرارت کی کمی کو دور کرتا ہے دل کی ٹھنڈک کو دور کر کے

طاقت دیتا ہے دِل کے وال جو تنگ ہوتے ہیں اِن کو اپنی مٹھاس، لطافت اور گرمی سے نرم کر کے ان والوں کو کھول دیتا ہے خون کے گاڑھے پن کو دور کرتا ہے دل کے کھچاؤ اور درد کو رافع کرتا ہے خون کی رکاوٹ کو دور کر کے خون کا دورانیہ درست کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رہنمائی فرمائی ہے اس کی صداقت 1500 سال سے آج بھی موجود ہے۔

"اُم منذر رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے اس وقت کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کھجوروں میں سے تناول فرمائیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی رضی اللہ عنہ تم کمزور ھو اس لیے تم یہ نہ کھائو ۔ اُم منذر رضی اللہ عنہ کھتی ھیں کہ اس کے بعد میں نے چقندر پیش کیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس میں سے کھائو کیوں کہ یہ تمارے لیے مفید ھیں ۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھجور کھانے سے کس لیے روکا اس میں کیا حکمت ہے؟ جب کہ کھجور بہت طاقتور غذا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ تجھ کو کھجور کمزوری پیدا کرے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھجور کھانے سے اس لیے منع فرمایا کہ آپؓ کا مزاج گرم تھا اِن دِنوں آپؓ کی آنکھیں دُکھنی آئی تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چقندر پیش کیے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ یہ کھاؤ یہ تمہارے لیے مفید ہیں یہ تمہاری کمزوری کو دور کرے گا اسی طرح مثال کے طور پر اگر کوئی گرمی (حرارت) کا مریض ہو تو وہ گرم چیزیں کھائے تو پیلے یرقان، ہیپاٹائٹس سی، سرعت انزال، انتشار نامکمل، گرمی گھبراہٹ میں مبتلا ہو جائے گا۔

ہمارے جسم میں اگر گرمی ہے تو گرم چیز کا پرہیز کرنا ہوگا اگر سردی ہے تو سرد چیزوں کا پرہیز کرنا ہوگا اُس کی وجہ یہ ہے کہ جو کیفیت غذا میں ہے وہ کیفیت پہلے ہی جسم میں زیادہ ہے اس لیے حضرت

علی رضی اللہ عنہ کو کھجور کھانے سے منع فرمایا اور چقندر بطور غذا و دواء تجویز فرمائی۔

چقندر کے فوائد

چقندر بطور ترکاری کھایا جاتا ہے یہ دو قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم کا چقندر نہایت شیریں اور ہلکا سرخ ہوتا ہے اس کے افعال و اثرات اعصابی عضلاتی (سرد تر) یعنی مقوی قلب و جگر ہیں۔ دوسری قسم کا چقندر ہلکا شیریں اور رنگت میں زیادہ سرخ ہوتا ہے یہ عضلاتی (سرد خشک) ہوتا ہے محرک عضلات، محلل اعصاب، مسکنِ جگر یعنی جگر میں تسکین پیدا کرتا ہے چقندر ملین کثیر الغذا ہے اس کو تنہا یا گوشت کے ساتھ کھایا جاتا ہے شیریں چقندر سے چینی تیار کی جاتی ہے جو ہندوستان پاکستان میں بکثرت آتی ہے۔

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تل اور کھجوریں پیش کیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمائیں اور ان کے لیے دعا فرمائی۔"

تِل

تِلوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں سیاہ اور سفید تِل۔ سیاہ تِل سفید تل کی نسبت زیادہ عضلاتی (خشک) اثرات کے حامل ہوتے ہیں اور سفید کم۔ اس کو کھانے سے اندرونی طور پر عضلاتی غدی اثرات ہوں گے یہ خون میں خلط سوداء کو پیدا کرتا ہے تِل قلب کو بے انتہا طاقت دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کمزور مریضوں کیلئے اس سے بنی بنائی مٹھائیاں جن میں کلیچے، شیرمال، لڈو بنا کر کھلائے جاتے ہیں جو بچے بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں اُن کو کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے جن عورتوں کو بندشِ حیض کا عارضہ ہو تو ان کے حیض درست ہو جاتے ہیں اس کا روغن ریحی دردوں، ورم سوزش پر مالش کرتے ہیں، بہت سے تیل جو دردوں کو رفع کرنے کیلئے بنائے جاتے ہیں اور مرہموں میں تلوں کا تیل جزوِ اعظم ہوتا ہے۔

طبیب اعظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تل اور کھجور ایک ساتھ تناول فرمائی اس میں طبیبوں

کیلئے رہنمائی پوشیدہ ہے کہ تل سوداء پیدا کرتا ہے اور کھجور صفراء کو پیدا کرتا ہے اور صفراء سوداء کو ختم کرتا ہے اور یہ دونوں ملا کر کھانے سے غذا معتدل ہو جاتی ہے سوداء کے ساتھ گرمی بھی پیدا ہوتی ہے اور سوداء کا اخراج بھی ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر ہمارے پاس ایسا مریض آئے جو عضلاتی اعصابی (خشک سرد) ہو اُس کے سوداء کو خارج کرنا ہو اور صفراء کو پیدا کرنا ہو تو ہم نظریہ مفرد اعضاء کے تحت کیا دواء دیں گے؟ ہم ملین 3، ملین 4 دیں گے اسی طرح طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کیلئے آسانی پیدا کی اور طبیب اس اُصول علاج کو سیکھ کر دُکھی انسانیت کیلئے آسانیاں پیدا کریں۔

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھمبی میں آنکھوں کے امراض کیلئے شفا ھے۔“

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ھے کہ جب جنت ھنس پڑی تو اس میں سے کھمبی نکلی اور جب ھنسی زمین تو اس میں سے خزانہ نکلا۔“

کھمبی

گول سر والی سفید رنگ کا چھتری نما پودا ہے جس کے تنے نہیں ہوتے موسم برسات میں عام کھیتوں کے کنارے گھاس بھوس میں اکثر پیدا ہوتی ہے۔ کھمبی کا مزاج عضلاتی اعصابی (خشک سرد) ہے۔ اور یہ محرک عضلات، محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے کیمیاوی طور پر خلط سوداء کی پیدائش بڑھا دیتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارکہ کے مطابق آپ نے آنکھوں کے امراض کیلئے تجویز فرمائی ہے وہ اس لیے کہ کھمبی سرد خشک مزاج کی حامل ہے آنکھ کا گرمی کی وجہ سے خراب ہونا، آنکھوں کا زرد ہونا، آنکھ کا صفراوی درد، پپوٹوں پر دانے نکلنا، آنکھوں سے پانی بہنا، سرخ ہونا جیسے آنکھ دکھنے آئی ہو، آنکھوں کی جلن اور پیلی رنگت میں آنکھ میں رطوبت جمنا وغیرہ میں مفید ہے۔

آنکھ کا اعصابی مرض یعنی آنکھوں سے سفید پانی بہنا، ضعف نگاہ، دھندلا دیکھنا، بلڈ شوگر، رطوبت کا آنکھ سے بہنا میں بھی مفید ہے اور ایسی پیچش جس سے مریض کمزوری محسوس کرے کھمبی کا استعمال اس کے لیے مفید ہے۔ نیز کھمبی کو اعصابی وصفراوی امراض میں استعمال کرنا از حد مفید ہے۔

"حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پنیر بھی بیماری ہے اور اخروٹ بھی لیکن جب یہ دونوں پیٹ میں اتر جائے تو شفا ہو جاتی ہے۔"

اس حدیث مبارکہ کی تطبیق سے پہلے میں اپنے محسن اعظم، طبیبِ اعظم، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کروڑوں درودوسلام پیش کرتا ہوں آپ کے فرمان کا مشاہدہ ہم دورِ رواں میں ہر مریض میں پاتے ہیں جیسے آپ نے فرمایا "پنیر بھی بیماری ہے اور اخروٹ بھی"۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے یہ اخروٹ گرم خشک مزاج کا حامل ہے اور اس کے بکثرت کھانے سے مریض کے خون میں حدت گرمی پیدا ہوتی ہے جب کہ گرمی خشکی کے مریض بکثرت پائے جاتے ہیں آپ نے اُمت کی بھلائی کے لیے فرمایا اخروٹ اور پنیر ملا کر کھاؤ تا کہ تم تندرست رہو کیوں کہ پنیر گرم تر اور اخروٹ گرم خشک مزاج کے حامل ہیں۔ جب دونوں کو ملا کر کھائیں گے تو گرمی پیدا ہوگی اور ساتھ خارج بھی ہوگی جس کی وجہ سے خون میں گرمی نہیں بڑھے گی اور خون کی حرارت اعتدال پر رہے گی تو جسم بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اخروٹ پنیر سے مراد یہ محض پھل یا غذا نہیں ہے بلکہ یہ ایک گرمی خشکی کی کیفیت ہے جو خون میں زیادتی اور کمی کے سبب بیماری پیدا ہوتی ہے اس لیے فرمایا یہ چیزیں اکیلی استعمال نہ کرو بلکہ جیسے لوگ آم کھانے کے بعد دودھ کی لسی پیتے ہیں تا کہ آم کی گرمی کو جسم سے خارج بھی کیا جائے اور اس سے طبیعت بوجھل نہ ہو اسی طرح اخروٹ کی خشکی کو تری میں بدلا جائے تا کہ خون میں گرمی زیادہ پیدا نہ ہو۔

اخروٹ

یہ ایک خشک پھل ہے اس کا مغز بہت نرم ہوتا ہے اس کو چہار مغز میں شامل کیا جاتا ہے اس

کے افعال واثرات غدی عضلاتی (گرم خشک) ہیں یہ جگر غدد میں تحریک اعصاب میں تسکین اور عضلات میں تحلیل پیدا کرتی ہے۔

اخروٹ ہی صرف گرم غذا نہیں ہے اور بھی گرم غذائیں ہیں مثلاً مرغی و بکرے کا گوشت، ساگ، میتھی، مسور کی دال، بادام، پستہ، آم، شہد، کھجور، کلونجی، سرسوں تارا میرا کا ساگ یہ غذائیں بھی گرم ہیں جب کوئی انسان گرم غذا دواء بکثرت استعمال کرتا ہے تو اس کے خون میں گرمی بڑھ جاتی ہے اور خون سے خارج نہیں ہوتی اگر موسم گرم ہو تو پھر بیماری میں شدت پیدا ہو جاتی ہے تو یہ علامات پیدا ہوتی ہیں مثلاً پیلا یرقان، ہیپاٹائٹس سی، شوگر، سرعتِ انزال، نامردی، الرجی، دمہ کبدی، پیشاب پیلے رنگ میں آتا ہے دل کی گھبراہٹ، دل کی دھڑکن تیز، چلنے پھرنے سے سانس پھولتا ہے۔ معدہ کی انتڑیوں کی خشکی، معدہ کی سوزش، ورم، پیٹ میں مروڑ و ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی بیماریوں سے بچنے کیلئے فرمایا کہ اخروٹ کے ساتھ پنیر ملایا جائے تا کہ لوگ اس غذا کو استعمال کر کے تندرست صحت مند رہیں اور اُصول علاج بھی سیکھ جائیں۔

پنیر

پنیر غدی اعصابی گرم تر ہے۔ پنیر کو دودھ پھاڑ کر اس کی ماہیت سے جُدا کر کے تیار کیا جاتا ہے یہ نہایت عمدہ مقوی غذا بھی ہے دواء بھی ہے یہ تمام طاقتور دواؤں غذاؤں کا بدل ہے اس میں روغن بہت زیادہ ہوتا ہے یہ معدہ انتڑیوں کی خشکی کو دور کرتا ہے معدہ میں درد، قبض، گیس، معدہ کی سوزش کو زائل کرتا ہے گرم تر غذا ہو یا دواء یہ سوزش ورم کو نیست و نابود کرتا ہے۔

یہ غذا عضلاتی اعصابی (خشک سرد) امراض میں استعمال کیا جائے تو شفاء کلی ہے اس کو اِن بیماریوں میں استعمال کرنا چاہئے۔

انتڑیوں کے سدے

معدہ کی خشکی، سوزش، بواسیر خونی اور جسم کے کسی بھی حصے سے خون نکلے پنیر کا استعمال فوری

فائدہ کرتا ہے۔خلط سوداء کو بھرپور طرح سے خون سے خارج کرتا ہے اور خشکی کو ختم کر کے تری پیدا کرتا ہے یہ دونوں غذائیں مِلا کر اگر گرم مزاج کے لوگ استعمال کریں تو کوئی نقصان نہیں اور عضلاتی اعصابی (خشکی تیزابیت) کا مریض استعمال کرے تو اس کے لیے بہت فائدے ہیں۔یوں سمجھ لیں کہ عضلاتی اعصابی (خشکی تیزابیت) کے مریض کیلئے یہ ملین 4، 5 کا کردار ادا کرتا ہے۔اس حدیث مُبارکہ سے ہمیں کثیر رہنمائی ملتی ہے۔میرا دعویٰ ہے کہ رہتی دُنیا تک ایسی قدرتی فطرتی انقلابی طبی رہنمائی کسی اور سے ملنا ناممکن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان میں حکمت، شفاء اور ہزاروں فوائد پوشیدہ ہیں اور ہر طرح کی بیماری سے بچنے اور شفاء حاصل کرنے کیلئے رہنمائی موجود ہے۔

طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے ایک بادشاہ نے مسلمانوں کی خدمت کیلئے اپنا ایک خاص طبیب حکیم بھیجا جو عرصہ تک مدینہ منورہ میں بیکار بیٹھا رہا اور اس کے پاس کوئی بیمار نہ آیا بالآخر تنگ آکر اس نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے کہ اتنے بڑے شہر میں آج تک ایک مریض بھی علاج کے لیے میرے پاس نہیں آیا؟ اسے بتایا گیا کہ مسلمانوں کو ان کے طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت اور تندرستی کے متعلق ہدایات دے رکھی ہیں اور دعائیں سکھائی ہیں جب سے مسلمان ان پر عامل ہیں وہ صحت اور تندرستی کے لحاظ سے دُنیا کی جملہ اقوام پر سبقت لے گئے ہیں وہ طبیب سن کر حیران رہ گیا اور مدینہ منورہ چھوڑ کر چلا گیا۔

حکیم احمد دین شاہدروی

آپ کا نام حکیم احمد دین والد کا نام سراج الدین تھا حکیم صاحب کی پیدائش شاہدرہ ٹاؤن 1883 میں ہوئی۔آپ نے طب یونانی کے اُصول کے تحت علاج معالجہ کیا لیکن کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا اور ایلوپتھک علاج میں بھی مستقل آرام نہ آتا۔اُس وقت ایلوپیتھک جدید طریقہ علاج تھا لیکن یہ بھی ناکام رہا۔

اُن کے طریقہ علاج سے مایوس ہو کر حکیم احمد دین نے افعال الاعضاء پر نئی تحقیق ریسرچ کی جو آج طب جدید کی صورت میں موجود ہے جسے نظریہ مفرد اعضاء بھی کہتے ہیں۔آپ نے اپنے شاگردوں پر مشتمل ایک طبی بورڈ 1910 میں تشکیل دیا جس نے افعال الاعضاء دل، دماغ اور جگر پر تحقیق و ریسرچ نئے سرے سے شروع کی۔آپ نے 1911 میں ماہنامہ نکالا جس کا نام ''اشاعت حکمت'' تھا جس میں طب یونانی اور ایلوپیتھک کے نظریے سے اختلاف کرتے ہوئے افعال اعضاء پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد آپ نے ماہنامہ تحفۃ اطبا لکھنا شروع کیا جو 1938 تک چلتا رہا۔حکیم دوست محمد صابر ملتانیؒ بھی آپ کی اس تحقیق سے متاثر ہو کر شاہدرہ تشریف لائے۔اور آپ حکیم احمد دین کی سرپرستی میں تحقیق و ریسرچ کا کام کرتے رہے۔حکیم احمد دین نے 1930 میں آپ کو ماہنامہ ''تبصرۃ الاطبا خادم الحکمت'' کا ایڈیٹر بنا دیا حکیم احمد دین طب جدید کے پہلے موجد و محقق ہیں۔آپ 22 دسمبر 1938 کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

حکیم صابر ملتانیؒ

آپ کا نام دوست محمد اور ادبی نام صابر ملتانی تھا۔ والد کا نام حکیم نور حسین تھا۔ پیدائش 9 جولائی 1906 کو ملتان چھاؤنی میں ہوئی اسی نسبت سے آپ کو صابر ملتانیؒ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے حکیم احمد دین کا ادھورا کام آپ نے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ آپ نے طب جدید کو نکھار کر پیش کیا۔ جب آپ ملتان سے شاہدرہ حکیم احمد دین شاہدروی سے ملنے تشریف لائے اور حکیم احمد دین کی افعال الاعضاء پر تحقیق و ریسرچ میں شامل ہوئے۔ 1938 میں حکیم احمد دین شاہدروی کی وفات کے بعد آپ نے تحقیق کا ادھورا کام مکمل کیا۔

حکیم محمد یٰسین دُنیا پوریؒ

آپ نے 1957 میں دواخانہ قائم کیا اور حکیم احمد دین شاہدروی کے نظریہ افعال الاعضاء کے تحت علاج معالجہ شروع کیا 1968 میں صابر ملتانیؒ سے بالمشافہ ملاقات ہوئی آپ نے بھی نظریہ پر کافی کام کیا آپ طب جدید کے جانشین ثابت ہوئے۔ آپ کے بعد آپ کے بیٹوں نے خدمتِ خلق کی ذمہ داری سنبھال لی۔ جن میں حکیم الیاس دُنیا پوری 1985 میں لاہور تشریف لائے اور شاہدرہ میں رہائش پذیر ہوئے 1990 میں یٰسین دواخانہ، اور طبی کتب خانہ کی ذمہ داری سنبھالی۔ حکیم محمد یٰسینؒ نے 2003 میں وفات پائی۔

تعارفِ نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء کے مطابق انسانی بدن میں تین مفرد اعضاء ہیں ہر مفرد عضو کے دو فعل بھی تسلیم کیے گئے ہیں تینوں مفرد اعضاء میں روح پیدا ہوتی ہے۔ جن کی بدولت زندگی رواں دواں ہے نظریہ مفرد اعضاء کے فعل کا نام تحریک رکھا گیا ہے اور ہمارے جسم میں اخلاط پائے جاتے ہیں جو مفرد اعضاء دل، دماغ اور جگر ان اخلاط کو پیدا کرتے اور خون میں شامل کرتے ہیں لہٰذا جس عضو کی رطوبت (خلط) زیادہ ہوگی ہم اس کو متعلقہ عضو کی تحریک کہیں گے کیوں کہ خون میں جتنی زیادہ یا کم رطوبت شامل ہوتی ہے اس سے متعلقہ عضو کی تیزی یا سستی معلوم ہوتی ہے نظریہ مفرد اعضاء میں دماغ کی تحریک کو اعصابی تحریک کہیں گے۔ جگر کی تحریک کو غدی تحریک جبکہ دل کی تحریک کو عضلاتی تحریک کہتے ہیں ان تحریکوں سے جو رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔ دماغ بلغمی رطوبت پیدا کرتا ہے اس کے اثرات جسم میں سرد تر سے تر گرم ہوتے ہیں جگر جو رطوبت پیدا کرتا ہے اس کو صفراء کہتے ہیں اس کے اثرات گرم خشک سے گرم تر ہوتے ہیں جس سے جسم میں حرارت و گرمی پیدا ہوتی ہے۔ دل جو رطوبت پیدا کرتا ہے اس کو سوداء کہتے ہیں اور جسم میں اس کے اثرات خشکی گرمی سے خشکی سردی یعنی تیزابیت کے ہیں۔ یہی وہ رطوبتیں ہیں جو خون میں اعتدال سے زیادہ یا کم مقدار میں جمع ہو جائیں تو انسانی مشینری کو بیماریاں گھیر لیتی ہیں۔

روح کیا ہے؟

وَفِیٓ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ

"اور خود تمھاری ذات میں بھی تو کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔"(سورہ الذایات)

اس آیت مبارکہ میں نظام جسم کی طرف رہنمائی کی گئی ہے کہ تمہارے اندر جو اعضاء کام کرتے ہیں اور کس طرح کام کرتے ہیں نظام جسم میں کوئی کجی خامی نہیں۔ اعضائے رئیسہ اور اُس کے ماتحت پرزے کا تعلق آپس میں ایک دوسرے سے قائم ہے کیا تم اپنی ذات میں نہیں دیکھتے کہ تم کیسے چل پھر رہے ہو کھاتے پیتے ہو سانس لیتے ہو پیشاب پخانہ کرتے ہو اور جسم کی قوت وطاقت وانرجی کیسے بنتی ہے اور کیسے کمزور ہوتی ہے کیا تم اپنی ذات کو نہیں دیکھتے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی مشینری بھی میری نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تا کہ انسانوں کو یقین ہو جائے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔

آج بھی کئی انسانوں کے دماغ میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ ہمارے اندر کیسی قوت ہے جس سے ہم چلتے ہیں ایسے ہی سوال پہلے بھی پوچھے گئے اور اس کا جواب صرف اللہ کی ذات مبارکہ کے علاوہ کون دے سکتا ہے۔

یہودیوں نے ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روح (طاقت) کیا ہے ہمارے جسم کے اندر جس سے ہم چل پھر رہے ہیں یہ کس طرح آتی ہے تو یہ آیت اُتری۔

"یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں آپ جواب دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی کم ہے۔"

روح وہ لطیف شئی ہے جو کسی کو نظر تو نہیں آتی لیکن ہر جاندار کی قوت وتوانائی اسی روح کے اندر مضمر ہے اس کی حقیقت و ماہیت کیا ہے کوئی نہیں جانتا۔ اس آیت میں

مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا

تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی کم ہے اس کا مطلب یہ ہے روح کی تحقیق و ریسرچ میں حد سے نہیں بڑھنا چاہئے کیوں کہ اللہ پاک فرما رہے ہیں اس کے متعلق تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی کم ہے جو لوگ حد سے بڑھ جاتے ہیں وہ اپنا ایمان کھو بیٹھتے ہیں۔

روح میں ہی سب کچھ ہے قوت و توانائی، صحت جب تک روح میں اعتدال رہتا ہے تو انسان طاقتور، توانا، صحت مند ہشاش بشاش اور خوش و خرم رہتا ہے جب روح کا اعتدال بگڑ جائے تو انسان بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے روح کا اعتدال کیسے بگڑتا ہے؟ طبیبِ اعظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان۔

شراب کو اُم الخبائث کا درجہ دیا گیا ہے لہٰذا امت پیئو۔ کیوں کہ یہ تمہارے دل، جگر، دماغ کو تباہ کر دیتی ہے پھیپھڑے کو برباد کر دیتی ہے اور جسم کی اندرونی قوت (روح) کو خراب کر دیتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے رہنمائی ملتی ہے کہ دل، دماغ اور جگر ہی روح پیدا کرنے کے مراکز ہیں جب ان کے فعل میں کمی بیشی ہوتی ہے تو یہ روح (قوت) کو کمزور کر دیتے ہیں اور ان میں کوئی خطرناک علامات ظاہر ہو تو انسان زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے جس کو ہم عام لفظوں میں کہتے ہیں کہ فلاں شخص کی روح پرواز کر گئی ہے۔ کیوں کہ روح تو ان تینوں اعضائے رئیسہ میں ہوتی ہے لہٰذا اگر یہ کام کرنا بند کر دیں گے تو انسان مر جاتا ہے مثلاً برین ہیمرج، ہارٹ اٹیک، جگر کا پھٹنا۔ یہ ایسی علامات ہیں کہ انسان سیکنڈوں میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملتا ہے ان کے مقابلے میں اگر دو گردوں میں سے ایک کسی سبب نکال دیا جائے تو زندگی رواں دواں رہتی ہے۔ ایسے ہی باقی اعضاء کسی سبب کٹ جائیں یا بیکار رہیں تو انسان آناً فاناً نہیں مرتا تو اس سے معلوم یہی ہوتا ہے کہ روح کا تعلق اعضائے رائیسہ سے ہے۔

دماغ

یہ سر کی آٹھ ہڈیوں کے مضبوط صندوق میں محفوظ ہوتا ہے یہ قوتِ ارادی، عقل و دانش، حواسِ مخصوصہ، جذبات، احساسات، تعلیم، سوچ بچار، فکر کا مرکز ہے دماغ بلغمی رطوبت کو پیدا کرتا ہے۔

جگر

یہ جسم کا سب سے بڑا غدد ہے یہ جوف شکم میں دائیں طرف دیا فرغمہ کے عین نیچے واقع ہے یہ معدہ اور بارہ انگشتی آنت کو بھی ڈھانپے ہوتا ہے اس کا کام صفراء بنانا ہے جو چکنائی کو ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے اس کا کام یوریا بنانا بھی ہے۔ جو خون میں شامل ہو کر گردے میں جاتا ہے جہاں گردے اسے پیشاب سے جدا کرتے ہیں ٹوٹے پھوٹے سرخ جسموں کو تباہ کرتا ہے خون کے سفید دانوں کو سرخ کرتا ہے چھوٹی آنت میں جو زہریلی چیزیں بنتی ہیں وہ خون جمانے میں مدد دیتی ہے لہٰذا ہر قسم کی رطوبات پیدا کرنا اور جسم میں جہاں ضرورت ہو ترشح کرنا اور ہر قسم کی غذا تمام بدن کو مہیا کرنا اس کا کام ہے۔ اس سے متعلقہ غدد میں گردے، طحال جو غدد ناقلہ کا مرکز شامل ہے۔ غدد ناقلہ اور جہاں پر یہ غدد نہیں ہیں وہاں پر غشائے مخاطی ان کا قائم مقام کام کرتی ہے۔ جگر جو صفراء پیدا کرتا ہے اگر خون میں جمع کرتا ہے اور خارج نہیں کرتا اس کو کیمیائی تحریک کہتے ہیں اس صفراء سے دل متاثر ہوتا ہے۔

موجودہ دور میں جو بیماریاں زیادہ جنم لے رہی ہیں اس کا تعلق جگر کے فعل سے ہے جگر کے فعل کا تعلق ہماری غذا سے ہے جو ہم روزمرہ استعمال کرتے ہیں زیادہ تر برائلر مرغی، کڑاہی گوشت اور گرم غذا سے ہمارے جگر کا فعل تیز ہو جاتا ہے جس کا دل اور دماغ پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔

دل

یہ ایک مخروطی شکل کا عضلاتی عضو ہے جو پھیپھڑوں کے درمیان جوف سینہ میں بائیں طرف واقع ہے اسکی جسامت انسانی بند مٹھی کے برابر اور وزن تقریباً دس اونس ہوتا ہے یہ ایک سفید رنگ کی جھلی میں لپٹا ہوتا ہے اس جھلی کی دو تہیں ہوتی ہیں جن کے درمیان ایک ایسی رطوبت ہوتی ہے جو دل کہ بار بار حرکت کرنے یعنی پھیلنے اور سکڑنے میں مدد دیتی ہے۔ دل ایک ارادی عضو رائیسہ ہے جس کا کام حرکت کرنا ہے دل و عضلات کا کام ہر قسم کی حرکات کو سرانجام دینا ہے گویا دل اور عضلات کا آپس میں لازم و ملزوم کا رشتہ ہے قلب سوداء پیدا کرتا ہے اور خون میں جمع کرتا ہے یہ اس کی کیمیائی تحریک ہے اس سے جگر میں تسکین ہو جاتی ہے جگر میں حرارت کی کمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے جگر سکڑنا شروع ہو جاتا ہے سوداء کی زیادتی سے استقاء طبلی، کالا یرقان، دل کا پھڑکنا، بیٹھے بیٹھے سانس پھولنا، دل کا دورہ پڑنا اور حرکات قلب کا بند ہونا شامل ہیں جس سے مریض آناً فاناً مر سکتا ہے۔

فعلِ جگر کا تیز ہونا

فعلِ جگر کا تیز ہونا غدی عضلاتی تحریک ہے اس میں جگر اپنی رطوبت (صفراء) پیدا کرتا ہے اگر خون میں رطوبت جمع کرتا رہتا ہے اور خارج نہیں کرتا تو اس کی وجہ سے یہ علامات پیدا ہوتی ہیں۔

منہ کا ذائقہ کڑوا، پیشاب کی رنگت زرد جو بعض اوقات جلن کے ساتھ آتا ہے، پخانے کی رنگت زرد، پخانہ تھوڑا تھوڑا آنا، حاجت نامکمل سی رہتی ہے مکمل قبض یا شدید قبض نہیں ہوتی۔ پخانہ کھل کر نہیں آتا، ٹینشن سی لگی رہتی ہے جب جگر و خون میں حرارت زیادہ ہو جائے تو بعض دفعہ پیچش بھی ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں گرمی و جلن کا احساس، سینہ میں جلن، پیٹ میں مروڑ ہلکا ہلکا درد، آنکھیں، چہرہ اور بدن پر زردی مائل رنگت ہوتی ہے جب اُلٹی آتی ہے زرد کڑوا سا پانی نکلتا ہے جس سے مریض سکون محسوس کرتا ہے (صفراوی قے)۔ صفراء پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ معدہ میں جاتا ہے اور غذا کو ہضم

کرنے میں مدد دیتا ہے دوبارہ مرارہ، پتہ میں جمع ہوتا ہے جو صفراء کا مقام ہے اور جگر کے ساتھ پیوست ہوتا ہے۔

اکثر مریضوں میں پتے کی پتھری، شوگر، بلڈ پریشر ہائی، جوڑوں میں درد، سوزش کا ہونا یہ علامتیں اکٹھی پائی جاتی ہیں اس کو ڈاکٹر اور مریض علیحدہ علیحدہ بیماری سمجھتے ہیں جب کہ ان کا سبب ایک ہی ہوتا ہے جگر اور اس کی وجہ سے دیگر کئی علامات بھی پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو بھی علیحدہ علیحدہ بیماری تصور کیا جاتا ہے جو قطعی طور پر ایک سبب ہے جب کہ بیماری کا نام اور مقام علیحدہ علیحدہ ہے۔

سر:	(صفراوی) سر درد بایاں، درد شقیقہ۔
آنکھ:	آنکھوں کا رنگ زرد ہونا، ناسور چشم، بایاں آنکھ کا درد، پپوٹوں پر دانے نکلنا۔
کان:	کانوں میں پیپ ہونا، کانوں میں زخم و ناسور، لیسدار زردی مائل پیپ خارج ہونا۔
ناک:	نزلہ حار (پتلا سا پانی بہنا)، ناک میں پیلی پھنسیاں نکلنا۔
منہ، زبان، گلا:	چھالے نکلنا، گلے کی مخاطی جھلی کی سوزش، ورم مری و سوزش۔
دانت:	مسوڑھوں کا ورم، دانتوں کا ناسور، دانت بہت شدید درد، دائیں جبڑے میں ورم سوزش، پیپ شدید درد ہوتا ہے۔ کھانا پینا محال ہوتا ہے۔
پھیپھڑے:	گلے میں خشکی کانٹا سا محسوس ہونا، کھانسی شدید آنا، دمہ، پھیپھڑوں کی سوزش اکثر ڈاکٹر حضرات ایسے مریض کو ٹی بی کا مریض سمجھ کر علاج کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے مریض دورانِ علاج تکلیف اور بیماری کو مزید بگڑتا دیکھ کر علاج چھوڑ دیتا ہے۔ پیشاب، پخانہ زرد اور جلن ہونا۔
پستان:	بائیں پستان کا پھوڑا، ورم، سوزش پستان، پستان میں جلن ہونا، پستان میں بادام برابر گلٹی بن جانا۔

گردہ مثانہ:	سوزش گردہ، درد گردہ و مثانہ، گردہ میں صفراوی پتھری، ضعفِ باہ، تقطیر البول، سوزاک، بائیں طرف کا ٹیڑھا پن، گردہ مثانہ میں جلن و ساڑ کا ہونا۔
عضو مخصوص:	ضعفِ باہ کبدی، نامکمل انتشار، احتلام، سرعتِ انزال وغیرہ۔
خصیہ:	خصیہ میں رسولی، پانی پڑنا، پیشاب جل کر تھوڑا تھوڑا آنا۔
رحم:	اختناقِ الرحم، سوزش و ورمِ رحم، تنگی حیض، سوزش خصیۃ الرحم، دردِ رحم، اٹھرہ وغیرہ۔
جوڑ:	جوڑوں میں درد کے ساتھ سوزش کا ہونا، مقامی طور پر سوزش کا ہونا۔
	ٹانگوں، پاؤں پر ورم ہونا، بعض اوقات دورانِ سفر میں ٹانگوں پر ورم ہو جاتی ہے۔
جلد:	گرمی سے خارش، الرجی (دھپڑی)، چھپا کی، جلن، درد، پیلی پھنسیاں نکلنا، ترچھبل نکلنا، جلد کے نیچے رسولیاں بننا
مبرز:	کانچ نکلنا، بھگندر اور مقعد کا زخم۔
چہرہ:	چہرہ کی رنگت زرد، چہرہ پھولا ہوا۔ چہرہ پر سوزش، تھوتھر، اماس ہونا۔
جگر کا بخار:	پیچش پرانی، سوزاک، انتڑیوں کی سوزش سے بخار، ورمِ امعاء، ورمِ جگر، ورمِ گردہ و مثانہ سے بخار ہونا۔ ٹائیفائیڈ بخار بعض مریضوں کو پرانا ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے۔ دایاں فالج، جنون، اٹھرہ وغیرہ۔
سوزشِ جگر:	دردِ جگر، ورمِ جگر، سُدہ جگر، تصغر جگر (جگر کا سکڑنا)، دردِ پتہ، پیلا یرقان، ہیپاٹائٹس C۔

دل کی (گرمی) تحلیل

خون میں حرارت کی زیادتی ہوتی ہے جگر کی گرمی جب دل پر اثر انداز ہوتی ہے تو دل کے اپنے فعل میں بدنظمی پیدا ہو جاتی ہے اس کا اصل سبب جگر کی خرابی غدی عضلاتی (گرمی خشکی) تحریک ہے اس میں مریض دل کی گھبراہٹ کا واویلا کرتا ہے۔ جگر میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے جگر اپنی طبعی حرارت کی کمی کی وجہ سے سکڑنے لگتا ہے اور ساتھ وریدیں بھی سکڑ جاتی ہے خون کی واپسی کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے اور دوسری طرف قلب تحلیل (گرمی) کی وجہ سے پھیل جاتا ہے جس کو ڈاکٹر حضرات دل کا بڑھ جانا کہتے ہیں گرمی قلب کی وجہ شدید کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اپنا فعل صحیح سرانجام دینے سے قاصر ہو جاتا ہے جس سے غیر منظم طور پر حرکاتِ قلب بڑھ جاتی ہیں جس کا دوسرا نام خفقان القلب ہے دل کے غلاف کی سوزش اور کثرت حرارت کی وجہ سے عروق (خون کی نالیاں) پھیل جاتیں ہیں اور وریدیں سکڑ جاتی ہیں خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے (لو بلڈ پریشر) ہو جاتا ہے۔ خون کا قوام پتلا ہونا، حرارت کی زیادتی، گندھک کی زیادتی، کیلشم فولاد کی کمی ہو جاتی ہے عضلات بھی دل کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

ضعفِ قلب

خفقان القلب، گھبراہٹ، دل کا پھیل جانا، غشی آنا، دل کے غلاف کی سوزش، سانس کا پھولنا، چلنے پھرنے سے دل کی دھڑکن کا تیز ہونا۔ جب مریض اپنے معالج سے رجوع کرتا ہے اور معالج ایسے مریض کو ٹیسٹ E.C.G وغیرہ کی ہدایت کرتے ہیں اور رپورٹ نارمل آتی ہے تو معالج صرف دل کی دھڑکن کو کنٹرول کرنے کی دواء تجویز کرتا ہے جس کے استعمال صرف سے دل کی دھڑکن صرف کنٹرول رہتی ہے جو کہ مستقل علاج نہیں ہے۔

دماغ میں (سکون) تسکین

غدی عضلاتی (گرمی خشکی) کی شدت کی وجہ سے دماغ میں سکون (تسکین) پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے ماتحت اعصاب کے فعل میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے مریض کسی محفل میں بیٹھا ہوا بھی اُس محفل میں غیر حاضر سا رہتا ہے۔

مریض نسیان (بھولنے) کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حافظہ کمزور، نظر پر بھی اثر پڑتا ہے۔ مریض کو اچانک چکر آتے ہیں جس سے وہ گر کر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ 5-10 منٹ بعد ہوش میں آئے تو اُسے معلوم نہیں ہوتا کیا ہو رہا ہے چکر آیا اور گر گیا۔ خدانخواستہ دماغ میں رسولی بھی ہو سکتی ہے جس کے لیے C.T Sacan کروا کر تسلی کر لی جائے تاکہ شک وشبہ دُور ہو جائے اگر رسولی نہ ہو تو پھر مریض کا تحریک کے مطابق علاج کریں۔

پھلہمری سنٹر پر ایک بزرگ مریض آئے وہ پیدل چلتے چلتے اور سائیکل چلاتے ہوئے سو جاتے تھے اور بے ہوش ہو جاتے تھے انہوں نے بتایا حکیم صاحب بہت علاج کروائے لیکن کوشش بے سود رہی۔ آپ کے پاس آیا ہوں اسی تحریک میں مرگی کے دورے بھی پڑتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے اعصابی فعل میں ضعف اور خون کی کمی ہو جاتی ہے خون کا سارا دباؤ جگر اور گردوں کی طرف ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اعصاب، دماغ کو صحیح طور پر پیغام نہیں پہنچاتا۔ دماغ سے خبر رساں اعصاب کا رابطہ ٹوٹ جاتا ہے اس کی وجہ سے مریض میں مندرجہ بالا علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علاج بالدواء

اعصابی عضلاتی، ملین 5، تریاق 6، مسہل 5

گرم غذاؤں سے پرہیز کرائیں اعصابی اغذیہ استعمال کروائیں۔

جسمانی ٹشوز کی ترتیب

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے انسانی مشین کی بناوٹ کچھ اس طرح ترتیب دی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ذرات مل کر (cell) کیسہ بناتے ہیں یہ آپس میں مل کر بافتیں بناتے ہیں۔ جس کو ٹشوز (tissue) کہتے ہیں۔ ان کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) نروٹشوز (عصبی مادہ)

اس سے تمام قسم کے غشائے مخاطی بنتے ہیں۔

(۲) اپیتھل ٹشوز (غدی مادہ)

اس سے تمام قسم کے غدد بنتے ہیں۔

(۳) مسکولر ٹشوز (عضلاتی مادہ)

اس سے تمام قسم کے عضلات بنتے ہیں۔

(۴) کنکٹیو ٹشوز (الحاقی مادہ)

اس سے ہڈیاں، رباط اور اوتار بنتے ہیں۔

انسان تین چیزوں سے مرکب ہے۔

(1) جسم (2) روح (3) نفس

ان کے علاوہ مزید تین حیاتی اعضاء ہیں۔ جن کی وضاحت یہ ہے۔

(1) اعصاب کا مرکز دماغ ہے۔

(2) غدو وغشائے مخاطی کا مرکز جگر ہے۔

(3) عضلات کا مرکز دل ہے۔

یہ تینوں اعضاء اعضائے رائیسہ کہلاتے ہیں۔

اعصابی بافتیں (نروٹشوز)

بدن کے کسی بھی مقام پر کوئی چیز کاٹ لے، جسم جل جائے، چوٹ لگے یا کسی قسم کی خراش ہو جائے تو اعصابی بافتیں ان تمام امور کی اطلاع دماغ کو دیتی ہیں۔

غدی بافتیں (گلینڈٹشوز)

نروٹشوز کے بعد دوسری تہہ غدی بافتوں کی ہے یہ بدن میں انتظامیہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور بدن کو ہمہ قسم کی غذائیت مہیا کرتی ہیں۔

عضلاتی بافتیں (مسکولرٹشوز)

تیسری تہہ دل کے عضلات ہوتے ہیں۔ یہ بدن کے مزدور ہیں۔ ان کا کام حرکت کرنا ہے۔ دماغ کے حکم کے مطابق کسی چیز کو پکڑنا یا جھٹکا دینا ہوتا ہے۔ مثلاً اگر ناک میں مچھر داخل ہو جائے اس کے بعد زور سے چھینک آئی اور زور کا جھٹکا لگا۔ یہ کام عضلات نے سرانجام دیا۔ مقامی خراش کو دور کرنے کے لیے غدو وغشائی مخاطی نے رطوبت بھیج دی جو کہ ناک بہنے لگتی ہے گویا یہ اہم اعضاء ایک تندرست

انسان کی مشینری کو چلانے کیلئے کس طرح سے کام کرتے ہیں۔

(۱) دماغ یہ بدن کا حاکم ہے جو صرف حکم صادر کرتا ہے۔

(۲) جگر غدد یہ بدن کی انتظامیہ کے قائم مقام کام کرتے ہیں۔

(۳) قلب عضلات یہ بدن کے مزدور ہیں یہ دماغ اور جگر کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

ہمارے جسم پر جب کوئی تحریک شدت کیساتھ رونما ہو تو بغیر نبض کے تحریک کو بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ سر کے درمیان جہاں پہ سے مانگ نکالتے ہیں وہاں سے لے کر درمیان میں خط کے ذریعے دو حصے واضح ہیں۔ دایاں حصہ اور بایاں حصہ۔

نظریہ مفرد اعضاء کے مطابق جسم کی قدرتی تقسیم اس طرح ہے جس سے معالج مریض کو دیکھتے ہی سمجھ جاتا ہے یہ کون سی تحریک میں مبتلا ہے۔

دایاں حصہ	بایاں حصہ
تحریک نمبر 1 اعصابی عضلاتی مزاج سرد تر اس میں دایاں حصہ نصف سر کا بمعہ رخسار، منہ وغیرہ شانہ تک۔ لیکن شانہ اس میں شامل نہیں۔	تحریک نمبر 4 غدی عضلاتی مزاج خشک گرم اس میں بایاں سر کا نصف حصہ بمعہ منہ، کان، ناک و مثانہ تک۔ لیکن مثانہ شامل نہیں۔
تحریک نمبر 2 عضلاتی اعصابی مزاج خشک سرد اس میں دائیں شانہ سے لیکر جگر تک نصف حصہ شامل ہے مگر جگر اس میں شامل نہیں ہے۔	تحریک نمبر 5 غدی اعصابی مزاج گرم تر میں بایاں شانہ سے لیکر بائیں طرف کا نصف حصہ تلی تک شامل ہے لیکن طحال اس میں شامل نہیں ہے۔
تحریک نمبر 3 عضلاتی غدی مزاج خشک گرم اس میں جگر سے لے کر دائیں طرف کا نصف حصہ دایاں پاؤں کی چھوٹی انگلی تک شامل ہے۔	تحریک نمبر 6 اعصابی غدی مزاج تر گرم اس میں تلی سے لے کر بائیں جانب کا نصف حصہ بمعہ ران پنڈلی اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی تک۔

واقعہ

میرا تیسرا بیٹا عبید اللہ سعید ہے اس کی عمر تقریباً 5 ماہ تھی یہ میرا بہت پیارا بچہ ہے اس کو اچانک تکلیف ہو گئی اسکے چہرے کا رُخسار، ہونٹ، بائیں آنکھ سمیت بایاں حصہ تھر تھر کانپے، آنکھ پھڑکنے لگی۔ جسم میں بجلی کی طرح جھٹکے لگتے یہ دورہ تقریباً 10 تا 30 سیکنڈ کا ہوتا اس کے ہونٹ نیلے، ہاتھ پاؤں میں سختی آجاتی اور چہرے و ماتھے پر بہت پسینہ آجاتا اور پھر دورہ ختم ہو جاتا۔ بچہ اپنی نانی امی کے گھر تھا مجھے میری بیگم نے فون کر کے بتایا عبید اللہ کو اس طرح دورے پڑ رہے ہیں تو فوری علاج کیلئے کچھ ذہن میں نہیں آرہا تھا۔ میں نے اس کو کہا کہ بچے کو لے کر میو ہسپتال پہنچ جاؤ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ جب میں وہاں پہنچا تو بچے کو ڈرپ اور سکون آور انجکشن دیئے گئے جس کی وجہ سے وہ سو گیا۔ میں نے وہاں دیکھا کہ ہر مریض اسی مرض میں مبتلا دوڑا آرہا ہے۔ اُن کے چہروں کے بایاں حصے، آنکھ اور ہونٹ پھڑک رہے تھے ان کو لمبے لمبے 3 منٹ 5 منٹ کے دورے ہو رہے تھے میں نے بڑے بچے بھی دیکھے جن کی عمریں 7-10-12 سال تک تھیں۔ میرے بچے کے خون ٹیسٹ، ایکسرا وغیرہ ہوئے لیکن کچھ خاطر خواہ تشخیص نہیں ہوئی۔ میرے سوال پر ڈاکٹروں نے کہا بچے کو دو تین دن رکھیں گے پھر بتائیں گے میں نے سوچا معمولی سی علامت ہے جلد ٹھیک ہو جائے گی۔ جب شام کو میرا بیٹا اُٹھا تو یوں لگا جیسے اس کی طبیعت ٹھیک ہے۔ ہم نے نرس سے یہ کہہ کر اجازت لی کہ صبح پھر آجائیں گے جو میڈیسن دینی ہے دے دو لیکن 2 گھنٹے گزرنے کے بعد راستے میں ہی دوبارہ دورے شروع ہو گئے میں نے بھی ہر والدین کی طرح سوچا کہ بچے کو انگریزی ادویات سے فوری آرام آجائے گا لیکن جو طریقہ علاج اصولِ علاج کے مطابق نہ ہو تو آرام کس طرح آئے گا۔ پھر میں نے اپنے بیٹے کو غدی عضلاتی تحریک کے مطابق دواء دی۔ ملین 5، اکسیر 5 گولی کا چوتھائی حصہ شربت بزوری وغیرہ۔ جس کی پہلی خوراک کے استعمال سے دورہ دوبارہ نہ ہوا اور یہ دواء تین روز مسلسل جاری رکھی۔ جس سے مستقل آرام آگیا۔ اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد یہ بتانا تھا دایاں حصہ بایاں حصہ کی تقسیم تشخیص کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہے اور تشخیص کا بہترین

طریقہ کون سا ہے۔اس کا سارا کریڈٹ نظریہ مفرد اعضاء کے موجدین، محققین کو جاتا ہے۔اللہ پاک ان پر رحمتیں نازل فرمائے جن کی ان تھک محنت اور جدید ریسرچ سے علاج معالجہ میں قابلِ ستائش آسانیاں پیدا ہوئیں۔

ٹیسٹوں پر ایک نظر

جب مریض کسی بھی بیماری کے علاج کے لیے ہسپتال جاتا ہے تو سب سے پہلا مرحلہ تشخیص کا ہوتا ہے جو مریض کے بلڈ ٹیسٹ، ایکسرا اور الٹرا ساؤنڈ سے شروع ہوتا ہے۔بلڈ ٹیسٹ کرنے سے کئی قسم کے وائرس نظر آتے ہیں۔مثلاً ٹائیفائیڈ بخار، ہیپاٹائٹس A.B.C کا جراثیم، ہیموگلوبن (خون کے سرخ ذرات) کا ٹیسٹ، بلڈ کینسر کا ٹیسٹ، یورک ایسڈ، کولیسٹرول اور شوگر وغیرہ۔

ایکسرا کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں میں زخم ہیں یا نہیں۔پھیپھڑے میں پانی پڑا ہے یا نہیں۔ہڈیوں کی کیا کنڈیشن ہے وغیرہ۔الٹرا ساؤنڈ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ پتھریاں دونوں گردوں میں ہیں یا نہیں۔اگر ہیں تو ان کا سائز کیا ہے جیسے پتہ میں پتھری، رحم میں رسولی، جگر کا سکڑنا و پھیلنا وغیرہ۔C.T Scan سی ٹی سکین سے ہمیں دماغ کی حالت کا پتہ چلتا ہے۔دماغ میں رسولی ہے یا نہیں۔اگر ہے تو اس کے سائز کو بآسانی معلوم کر لیا جاتا ہے۔

مریض کے تمام ٹیسٹ ہونے کے بعد کیا اس طرح مریض کا علاج ہوگا اکثر مریض تو ٹیسٹوں وتشخیص کے دوران ہی جنت میں داخل ہو جاتے ہیں اگر کوئی بچ جائے تو اس کو کہا جاتا ہے کہ آپ کی بیماری لاعلاج ہے مریض کو صرف اتنا بتانے کیلئے کہ تمہاری بیماری لاعلاج ہے اسی چکر میں مریض کے لواحقین سے روپیہ پیسہ لگوایا جاتا ہے بعض اوقات مکان فروخت ہو جاتے ہیں اور بعد میں لواحقین کو سننے کیلئے ملتا ہے یہ بیماری لاعلاج ہے۔بہر کیف یہ تو وہ بیماریاں (علامات) ہیں جن کی ٹیسٹوں سے تشخیص ہو جاتی ہے اور بہت سی ایسی علامات ہیں جن کی جدید مشینری کے ذریعے بھی تشخیص ناممکن ہے۔مثلاً الرجی

کیوں ہوتی ہے؟ کیرا، دمہ، گھبراہٹ، تسکین دماغ کی وجہ سے دورے، بے ہوشی، داد، چنبل کیوں ہوتی ہے؟ بانجھ پن اور نامردی کیوں ہوتی ہے؟ سوزش وورم، پٹھوں کا اکڑاؤ، درد، میاں بیوی کے ٹیسٹ درست ہونے کے باوجود بے اولادی، غذا کیوں الرجی کرتی ہے؟ اور بہت سی ایسی علامتیں ہیں جن کو ٹیسٹوں کے ذریعے سے تشخیص کرنا ناممکن ہے۔ الرجی میں جب مریض کوئی غذا کھائے تو اس پر فوری ری ایکشن ہوتا ہے۔ جب کہ ٹیسٹ وغیرہ کرنے سے ری ایکشن ہونے کی وجوہات معلوم نہیں کی جا سکتیں۔ جب کہ وہی غذا کوئی اور کھائے تو اس کو ری ایکشن نہیں ہوتا۔

ایلوپیتھی حضرات ایسی بیماریوں کے متعلق صرف قیاس آرائی ہی کر سکتے ہیں نظریہ مفرد اعضاء کی طرح بیماری کی بالا اعضاء تشخیص نہیں کر سکتے۔ جدید مشینری میں نصب شدہ سسٹم انسان نے اپنی دماغی صلاحیتوں سے ترتیب دیا ہے یہ جدید آلات و مشین انسان کے جسم و خون سے صرف وہی بیماری ڈھونڈ سکتی ہے جو انسان نے اپنی دماغی صلاحیت سے مشینری میں سسٹم ترتیب دیا ہے ورنہ مشینری سوچ وبچار، حکمت جیسی صفات سے مبرا ہے جب کہ انسان سوچ بچار، حکمت اور تمام اعلیٰ خصوصیات سے مزین جدید مشینری ہے اللہ پاک کی بنائی جدید مشینری (انسان) ہے۔

جب کسی شخص کو گرم غذا و دوادی جائے تو ری ایکشن کرے تو اس کے جگر کے فعل میں خرابی ہے یہ جدید مشینری چند لمحوں میں رپورٹ پیش کرتی ہے نہ کہ دو دن کے بعد۔ بلکہ وہ شخص جو بیماری میں مبتلا ہے اُسے معلوم ہے کہ کون سی غذا نقصان دیتی ہے اور کون سی غذا فائدہ دیتی ہے۔ سعید دواخانہ پر ایک مریض نے گفتگو کرتے ہوئے بتایا حکیم صاحب پہلے مجھے بلڈ پریشر ہائی کا عارضہ تھا تو میں نے دواء کھانے کی بجائے برائلر مرغی کا گوشت بند کر دیا اس کے بعد مجھے بلڈ پریشر نہیں ہوا۔ یہ وہ سچائی ہے جو جدید دور میں بھی نہیں بدل سکتی یہی فطرت ہے۔ باقی جو ہم نے جدت حاصل کی ہے اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ فائدہ محدود ہے جیسا کہ آپ مطالعہ کر چکے ہیں۔

خون کا بنیادی علاج

تمام بیماریوں میں خون کا علاج کرنا لازمی ہے کیوں کہ خون میں پیدا شدہ رطوبات ضرورت سے زیادہ ہو جائے گی تو ہمارا جسم کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہو گا وہ پیدا شدہ رطوبات صفراء، سودا اور بلغم ہیں۔ ان کی کمی بیشی سے ہی بیماری آتی ہے جب فعل جگر تیز ہو گا تو صفراء کی پیدائش تیزی سے ہو گی اگر یہ رطوبت ضرورت سے زیادہ ہو جائے اور خون میں رُک جائے اور خارج نہ ہو تو مندرجہ ذیل بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

پیلا یرقان، ہیپاٹائٹس C، سرعتِ انزال، نامردی، انتشار کا ڈھیلا ہونا، بلڈ پریشر ہائی، شوگر، دل کی دھڑکن کا تیز ہونا، گھبراہٹ، چلنے پھرنے سے سانس پھولنا، ہاتھوں پاؤں میں جلن، پیٹ میں ہلکے ہلکے مروڑ۔ پخانہ تھوڑا تھوڑا آنا، مرگی، دورے پڑنا اور الرجی وغیرہ۔

یہ تمام علامات صفراء کی زیادتی سے ہیں ہمیں جوشِ خون کم کرنا ہو گا تا کہ ہمیں صفراء (گرمی) کی جتنی ضرورت ہے وہ رہے اور باقی فالتو حرارت خارج ہو جائے جس سے ان علامات میں سے جو بھی علامت ہو گی ختم ہو جائے گی۔

اگر جسم پر چنبل، دھدر، خارش، گنٹھیا، جوڑوں کا درد، سر درد، گردوں کا درد، گردوں کی سوزش ورم وغیرہ ہو تو ان تمام بیماریوں کے لیے ہی خون کا بنیادی علاج ہو گا کیوں کہ بدن کے تمام فضلات خون میں آہستہ آہستہ جمع ہوتے ہیں لہذا ان کو خون سے خارج کرنا ضروری ہے۔ میں نے چنبل کے کئی مریضوں کو طویل عرصہ تک ایلو پیتھک دوائی کھاتے دیکھا لیکن ان ادویہ سے چنبل، دھدر اور دیگر موذی امراض میں کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا کیوں کہ انگریزی ادویہ میں خون کو صاف کرنے کی دواء نہیں ہوتی ڈاکٹر صرف جراثیم کو مارنے کی ادویات دیتے ہیں جیسے فصلوں میں کیڑے مار دواء چھڑکتے ہیں ان کے پاس ایسی ادویہ نہیں ہوتی جس سے خون کو صاف کر سکیں اسی لیے تو جسم میں جب فاضل مادوں کی

زیادتی ہوتی ہے تو جسم کے مختلف حصوں میں رسولیاں بنتی ہیں اور اُن رسولیوں کو آپریشن کے ذریعے نکال دیا جاتا ہے نہ کہ دوائی کے ذریعے خارج کیا جائے۔ کیوں کہ انگریزی ادویہ میں ایسی ادویات نہیں ہوتیں جو جسم سے فاضل مادے نکال سکے۔ اس لیے میرا کہنا ہے کہ پہلے دیسی دوائی کے ذریعے اس کو نکالنا چاہیے۔ تاکہ آپریشن سے بچ سکیں۔

"سلمیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سر کی بیماری کی شکایت کرتا آپ فرماتے سینگی لگواؤ اور پائوں میں جو بھی درد کی شکایت کرتا آپ فرماتے ان کو مہندی لگا لو۔"

"ابو کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر اور کندھوں کے درمیان سینگی کھچواتے تھے اور فرماتے جو شخص کچھ خون نکال دے اس کو ضرر نہیں پہنچتا۔ اگر وہ کسی بیماری کا کوئی علاج نہ کرے۔"

یعنی دوا کے ساتھ علاج نہ کرے صرف سینگی کھچوائے تو کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔

"جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں پر موچ آجانے کی وجہ سے کولھے پر سینگی کچھوائی۔"

"ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاند کی سترہ، اُنیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگوانا پسند فرماتے تھے۔"

ہمارے پیارے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کا بنیادی علاج کیا اور اپنی امت کی خیرو بھلائی کیلئے تجویز فرمایا۔ آپؐ نے ہمارے لیے کتنی آسانیاں پیدا فرمائی۔ اتنی آسانیاں علاج معالجہ میں کسی نے پیدا نہیں کی۔ انسان جتنی مرضی ترقی کر لے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُصول علاج سے زیادہ ترقی نہیں کرسکتا۔ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اُصول علاج سمجھایا وہ قدرتی وفطرتی اُصولِ علاج ہے۔ اور قدرت اپنا قانون کسی کے لیے نہیں بدلتی۔

مریض کا وہم

جب ہم مریض کو پخانے لانے والی دواء دیتے ہیں تو مریض پریشان ہو جاتا ہے مریض سمجھتا ہے کہ میں پخانے لگانے والی دوائی کھانے سے کہیں کمزور نہ ہو جاؤں۔ حالانکہ دواء دیتے وقت سمجھایا جاتا ہے پھر بھی مریض پریشان ہو جاتا ہے۔ جب مریض یہ دواء کھاتا ہے تو اس کا علاج جلد مکمل ہو جاتا ہے اور جسم و خون سے فضلات جلد خارج ہوتے ہیں جس سے آرام بھی جلد آتا ہے جو مریض وہمی ہوتے ہیں اُن کو ایسی دوائی نہیں دیتے لیکن پھر بھی قدرت کا قانون و اُصول ہے جب بھی کوئی چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو قدرت اُس کو جسم سے خارج کرتی ہے بعض حضرات کو کبھی پیچش لگ جاتے ہیں اور خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں اور کبھی قبض کی کیفیت ہو جاتی ہے پیچش تب ہی لگتے ہیں جب فضلات زیادہ رُک جائیں اور خارج نہ ہوں تو قدرت کی طرف سے پیچش لگ جاتے ہیں۔ لیکن ضرورت سے زیادہ پخانے آنا بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔

"اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کس چیز کا جلاب لیتی ہو اس نے کہا شبرم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سخت گرم ہے۔ پھر اس نے کہا کہ میں کس کے ساتھ جلاب لوں فرمایا سناء کے ساتھ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موت سے کسی چیز میں شفا ہوتی تو سناء میں ہوتی۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان نے اُصولِ علاج واضح کر دیا کہ جسم کے فضلات، پخانے کے ذریعے بھی خارج کیے جاتے ہیں۔ سناء کے متعلق دوسرا فرمان بھی بالکل واضح ہے اور اُصولِ علاج کے مطابق ہے۔ اگر آپ نے مشاہدہ کیا ہو کہ ہیپاٹائٹس بی۔ سی کے مریض کو مرنے سے پہلے اکثر پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے اور پیٹ ڈھول کی طرح تن جاتا ہے اور اس کے اندر پانی کی حل چل محسوس ہوتی ہے یہ جگر کا پیدا کردہ فاضل مادہ صفراء ہے جو پیٹ کے پرتوں میں جمع ہو جاتا ہے ایسے مریض کو پیشاب، پخانہ

کھل کر نہیں آتا بلکہ ایسا مریض بہت تکلیف میں وقت پورا کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ایسے مریض کیلئے ہے کہ اگر موت کا علاج ہوتا تو سناء میں ہوتا کیوں کہ سناء ایسے رکے ہوئے مادے کو خارج کرتا ہے اور مریض کو موت کے منہ سے نکال لاتا ہے۔

❀❀❀

موروثی بیماریوں کے اسباب

موروثی بیماریاں کیا ہیں؟ موروثی بیماریاں وہ ہوتی ہیں جو والدین کی طرف سے بچوں کو ورثے میں ملتی ہیں اور نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ اس کو موروثی بیماری کہتے ہیں۔ مثلاً دمہ، الرجی، پھلبہری، گنجاپن، جگر کی بیماریاں، جلد کے نیچے رسولیاں بننا وغیرہ۔ عام فہم بات ہے کہ اکثر لوگ کہتے ہیں گنجاپن ہماری خاندانی بیماری ہے میرے دادا کے بال گر گئے، پھر میرے باپ کے اور پھر میرے بال گر گئے۔ اسی طرح دیگر بیماریوں والے کہتے ہیں یہ غور کریں کہ سب سے زیادہ غذا گھر میں کون سی پکائی جاتی ہے مثلاً مسور کی دال، مرغی کا گوشت، بکرے کا گوشت و کڑاہی گوشت، تکہ کباب وغیرہ یا پھر بڑا گوشت، مچھلی، کریلے، آلو بینگن، پکوڑے سموسے، بیسن والی اشیاء اور انڈے۔ ان تمام غذاؤں میں جو بھی غذا پکائیں گے وہ غذا والدین بچے بوڑھے سب کھائیں گے اس لیے بعض خاندانوں میں بیماریاں ایک جیسی ہوتی ہیں کیوں کہ غذا ایک جیسی استعمال کرتے ہیں اکثر گنجے پن والے حضرات کی طبیعت غدی عضلاتی ہوتی ہے پھر گرم موسم، آب و ہوا، مشروبات، گرم غذاؤں کا استعمال جس میں برائلر مرغی کا گوشت تو فیشن کے طور پر زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں ہمارے گھر میں مرغی، بکرے کا گوشت کھایا جاتا ہے اور بڑا گوشت تو دروازے سے بھی اندر نہیں آنے دیتے یہی وجہ ہے ان لوگوں میں جگر، معدہ کی بیماریاں عام ہیں اسی لیے ہر بندہ چڑچڑا ہو گیا ہے۔ ذرا سی بات پر غصہ اور لڑائی تک نوبت آجاتی ہے ہر انسان اپنی طبیعت اور مزاج کے حساب سے غذا کھائے تو انشاء اللہ فائدہ کرے گی جن لوگوں کی طبیعت میں خشکی تیزابیت کی علامات ہوں مثلاً پھٹی ایڑیاں، بدن کھردرہ، قبض، گیس، دل کے وال تنگ، احتلام، چنبل، داد، کثرت حیض، رحم میں رسولیاں وغیرہ۔ وہ خشک غذا مثلاً بڑا گوشت، مچھلی، کریلے، آلو بینگن، اور تمام بیسن والی اشیاء اور کھٹی اشیاء سے پرہیز کریں اور گرم غذا استعمال کریں۔ مثلاً مرغی کا گوشت بکرے کا گوشت۔ کھجور، شہد، آم، مسور کی دال، ساگ اور میتھی وغیرہ ایسی غذا استعمال

کرنے سے خشکی کا خاتمہ ہوگا۔

"پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ھے کہ اگر میری امت کو میتھی کے فوائد کا پتہ چل جائے تو وہ اس کو ضرور کھائیں چاھیے اس کی قیمت سونے کے برابر ھو۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میتھی خشکی تیزابیت کے مریضوں کیلئے تجویز فرمائی ہے اور اس کے بہت فوائد ہیں کیوں کہ میتھی صفراء کو پیدا کرتی ہے اور صفراء سوداوی علامات کو ختم کرتا ہے اور جن لوگوں میں گرمی (صفرا) کی علامات ہوں مثلاً سرعتِ انزال، ہیپاٹائٹس C، ہائی بلڈ پریشر، شوگر، الرجی، دھپڑی وغیرہ وہ گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔ مثلاً مرغی و بکرے کا گوشت، مسور کی دال، ساگ، میتھی، کھجور وغیرہ اور تر گرم سے تر سرد کا زیادہ استعمال کریں مثلاً گاجر، مولی، شلغم، ٹینڈے، بھنڈی، مشروب میں دودھ سوڈا، شربت صندل، بزوری، گنے کا رس وغیرہ جب لوگ اپنی اپنی طبیعت کے مطابق غذا استعمال کریں گے تو انشاء اللہ صحت و تندرستی ہمارا مقدر بنے گی۔

سعید دواخانہ پر مریض آیا اس کی جلد کے نیچے رسولیاں تھی اور میرے پوچھنے پر بتایا کہ یہ ہماری خاندانی بیماری ہے میرے ابو کو بھی رسولی اور شوگر ہے میرے خاندان میں ہر دوسرے شخص کو رسولی ہے ایسے لوگ سمجھتے ہیں یہ خاندانی بیماری ہے اس کا علاج کرانا ضروری نہیں کیوں کہ یہ موروثی ہے اس لیے اس کو خطرناک نہیں سمجھتے۔ یہ ان کی کم علمی ہے جو ایسی بیماریوں کو اپنا وراثتی حصہ سمجھتے ہیں ان بیماریوں کا علاج کرنا چاہئے یہ بیماریاں غذاؤں کے غلط استعمال سے بنتی ہیں۔

ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت کا جائزہ لینا چاہئے کہ صرف میتھی، اخروٹ، پنیر، انجیر، کھجور، چقندر بتانے سے کیا مراد ہے یہ تو عام غذائیں ہیں لیکن ان کی کیفیات و افعال و اثرات عام نہیں ہیں آپ نے ان کیفیات کو سمجھایا ہے جو کیفیت جسم و خون میں زیادہ ہوگی وہ بیماری ہے۔ مثال کے طور پر الرجی، دھپڑی، ہائی بلڈ پریشر، دل کی گھبراہٹ، دل کی دھڑکن تیز کے مریض گرم غذاؤں سے پرہیز کیوں کرتے ہیں یہ پرہیز کیا ڈاکٹر صاحب یا حکیم صاحب کے کہنے پر کرتے ہیں نہیں بلکہ ان کے کھانے

سے تکلیف بڑھتی ہے اس لیے ان غذاؤں سے پرہیز کرتے ہیں کیوں کہ خون میں گرمی پہلے ہی انبار لگا کر بیٹھی ہے جب مزید گرم غذا کھا کر اس میں اضافہ ہوتا ہے تو وہ غذا ہو یا دوا الرجی کر جاتی ہے اس لیے وہ پرہیز کرتے ہیں اس کو کہتے ہیں قدرتی نظام اور قدرتی رہنمائی۔ اگر کوئی غور کرے تو کوئی بھی بیماری ہو موروثی نہیں ہوتی۔ اگر موروثی ہے تو ہماری غذا جو ہم ایک گھر، ایک چھت کے نیچے، ایک ہی کچن میں ایک ہی مزاج کی غذا کھاتے ہیں تندرست تو تندرست ہم لوگ اپنے گھر میں جو بزرگ مریض اگر ہو۔ نانی، نانا، دادا، دادی کی صورت میں تو ہم اپنے والدین کے لیے بھی پرہیزی کھانا علیحدہ نہیں پکاتے تو پھر بیماری موروثی ہی ہوگی۔

دواء اور غذا الرجی کیوں کرتی ہے

جو غذا ہم روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں یہی غذا معدہ میں جا کر تحلیل و تقسیم ہو کر کیموس و کیلوس میں تبدیل ہوتی ہے اور پھر عروق ماسار بقہ کے ذریعے خون میں جذب ہو جاتی ہے۔ اب غذاؤں میں جو بھی غذا گرم، سرد، خشک قسم کی زیادہ استعمال کی جائے گی اس کے اثرات خون میں زیادہ پائے جائیں گے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب ہم گرم غذا کھائیں تو جسم پر الرجی (دھپڑی) بلڈ پریشر، خون میں گرمی کی علامتیں ظاہر ہونی شروع ہوں گی اس کی وجہ یہ ہے کہ خون میں گرمی کی مقدار پہلے ہی زیادہ ہے اور اوپر سے پھر ہم گرم غذا کھائیں گے تو خون میں گرمی کی مقدار بڑھے گی جس کی وجہ سے کوئی نہ کوئی بیماری نمودار ہو جائے گی۔ مریض سوچتا ہے کہ پہلے میں یہ غذا کھاتا تھا تو کوئی نقصان نہیں دیتی تھی لیکن اب یہ غذا نقصان دیتی ہے لہٰذا وہ ایسی غذائیں و دوائیں ترک کر دیتا ہے جس سے اس کو الرجی ہوتی ہے۔

جو بھی چیز آپ کو الرجی کرتی ہے سمجھ لیں وہی کیفیت آپ کے خون میں زیادہ ہے اور اُس کو اعتدال پر لانا ضروری ہے مثلاً ڈسٹ الرجی، سکن الرجی، فوڈ الرجی، واٹر الرجی، واشنگ پوڈر، پولن الرجی، بیف الرجی، چکن الرجی، مٹن الرجی اور اس کے علاوہ جو بھی کیفیت خون میں زیادہ ہو گی وہی کیفیت والی چیز آپ کو الرجی کرے گی۔

معدہ

انسان کے بدن میں حجم اور وزن میں سب سے بڑا عضو معدہ و امعاء ہیں جو تمام اعضاء کیلئے غذا تیار کرتا ہے۔ معدہ کی ابتداء منہ سے شروع ہو جاتی ہے جیسے ہی منہ میں غذا کو چبانا شروع کرتے ہیں جس سے وہ کسی قدر ملائم اور لیس دار ہو جاتی ہے اور آسانی سے نگلی جا سکتی ہے اسی وجہ سے کہتے ہیں ہضم کا عمل منہ سے شروع ہو جاتا ہے ہمارے جسم میں معدہ عضو رائیس نہیں ہے بلکہ یہ اعضائے رائیسہ کے ماتحت کام کرتا ہے معدہ آنتوں کی تکلیف میں تین حالتیں ہوتی ہیں۔

(۱) اعصابی (سردی) سے (۲) غدی (گرمی) سے (۳) عضلاتی (خشکی تیزابیت) سے

(۱) اعصابی حالت

معدہ و آنتوں کی اعصابی تکلیف تب پیدا ہوتی ہے جب معدہ میں بلغمی رطوبات زیادہ ہوں۔ جس کی وجہ سے معدے میں ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے جیسے سردی کا لگنا، موسم کی ٹھنڈی ہواؤں، ٹھنڈے مشروبات کا بکثرت استعمال کرنا۔ بدن ٹھنڈا ہونا، بلڈ پریشر لو، خون کا دورانیہ سست۔ اس سے مندرجہ ذیل علامتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

سنگرہنی، پانی کی طرح پیچش آنا، بچوں کو ہرے پیلے اسہال، بھوک کی کمی، خون کی کمی، متلی و قے، دردِ فم معدہ، پخانہ پھسل کر نکلنا۔ ایسے مریضوں کو غذا میں بیسنی روٹی، انڈے، مربہ آملہ، ہلیلہ سیاہ، قہوہ دارچینی ولونگ دیں۔ اگر الٹیاں زیادہ آئیں تو اس میں تھوڑا سا لیموں ملا کر پلائیں ادویہ میں عضلاتی اعصابی ملین، اکسیر، تریاق، اطریفل اور جوارشِ املی وغیرہ استعمال کرائیں۔

(۲) غدی حالت

اس حالت میں خلط صفراء (گرمی) کی زیادتی ہوتی ہے جیسے گرمی کا لگنا، گرم ہوائیں، دھوپ میں کام کرنا، گرم غذا و گرم مشروبات کا استعمال، مرغی بکرے کا کڑاہی گوشت اور گرم مصالحہ دار اغذیہ کا بکثرت استعمال وغیرہ۔ ایسی حالت میں جگر و غدد اور خون میں حرارت کی زیادتی ہو جاتی ہے اور اگر یہ حرارت خارج نہ ہو تو یہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

سوزشِ جگر و گردہ، پیچش، آؤں کا آنا، پرانی پیچش جس کو سنگرہنی سمجھ کر علاج کرتے ہیں۔ لیکن کچھ افاقہ نہیں ہوتا آنتوں میں ورم، سوزش، معدہ کی جلن بمعہ درد۔ معدہ میں جلن ایسی ہوتی ہے جیسے چلم پر آگ رکھتے ہیں اور اس میں درد اعصابی تحریک کی طرح نہیں ہوتی اعصابی تحریک میں درد، فمِ معدہ پر ہوتی ہے جب کہ صفراوی مریض کے معدہ اور آنتوں میں درد اور ٹھہر ٹھہر کر ہلکا ہلکا مروڑ اُٹھتا ہے، درد سے پخانہ آتا ہے۔ اگر مرض شدت اختیار کر جائے تو معدہ آنتوں کے غشائے مخاطی میں کثرت صفراء سے زخم (السر) ہو جاتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں خون بکثرت بغیر کسی درد کے خارج ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کو کھچڑی، سا گودانہ، دلیا، چھلکا اسبغول، مربہ گاجر، مربہ سیب، مربہ آملہ دیں۔

اگر پیچش زیادہ ہو تو عضلاتی اعصابی اور اعصابی عضلاتی ادویہ دیں۔ اگر قبض پخانہ تھوڑا تھوڑا آتا ہو تو اس میں اعصابی عضلاتی ملین، اکسیر، مسہل 5، غدی اعصابی ملین دیں۔ تا کہ معدہ آنتوں کی غشائے مخاطی گردوں سے صفراوی مادے خارج ہو جائیں۔

اکسیر پیچش

سونف	250 گرام
الائچی سبز	50 گرام
کالی ہڑیڑ	100 گرام
اناردانہ	100 گرام

طریقۂ تیاری

سونف، الائچی سبز، اناردانہ اور کالی ہڑیڑ۔ سب سے پہلے کالی ہڑیڑ کو لے کر توے پر بریاں کرلیں۔ اس کے بعد تمام ادویہ پیس کر سفوف بنالیں۔ ہر کھانے کے بعد ایک گرام سے دو گرام پانی کے ساتھ کھائیں۔

فوائد

دردِ شکم، سوزش معدہ وامعاء اور پیچش کے لیے مفید ہے۔

عضلاتی حالت

اس حالت میں مادہ سودا (خشکی سردی) کا غلبہ ہوتا ہے جو لوگ بڑا گوشت، کڑاہی گوشت، کھٹی اشیاء، نشہ آور ادویہ یا نشہ کرتے ہیں۔ چرس، افیون، کثرت مباشرت کے عادی لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی جسمانی رطوبات خشک ہوجاتی ہیں اور خون گاڑھا ہوجاتا ہے۔ اس حالت میں معدہ میں ریاح، قبض شدید کئی کئی دن تک پخانہ نہیں آتا۔ آنتوں میں شدید خشکی اسی حالت میں آنتوں میں سُدے

ہوتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ عضلاتی اعصابی میں معدہ کی سوزش، معدہ کا ورم (السر)، قولنج، ایلاس، بواسیر خونی وبادی ہچکی، ورم زائدہ آعورہ اپنڈس وغیرہ بھی ہوسکتی ہیں۔

غذا میں مغز بادام، مربہ گاجر، دیسی گھی، کدو، گھیا، توری، ٹینڈے، مولی، شلغم، گاجر استعمال کرنا از حد مفید ہے۔ جب کہ ادویہ میں غدی عضلاتی ملین، مسہل، تریاق، اکسیر وغیرہ استعمال کرائیں۔

گردہ مثانہ کے امراض

گردے تعداد میں دو ہوتے ہیں ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف واقع ہوتا ہے۔ یہ گردے پسلی سے نیچے پیٹ کی پچھلی جانب کمر کے مقام میں واقع ہیں گردے چربی اور خانہ دار ٹشوز سے گھیرے ہوتے ہیں جگر کی وجہ سے دایاں گردہ، بائیں گردے کی نسبت قدرے نیچے ہوتا ہے بایاں گردہ دائیں گردے کی نسبت کسی قدر لمبا اور چوڑائی میں کم ہوتا ہے۔ مردوں میں اس کا وزن 125 سے 170 گرام جبکہ عورتوں میں 115 سے 155 گرام ہوتا ہے نوجوان کا گردہ گیارہ سینٹی میٹر لمبا اور تین سینٹی میٹر چوڑا ہوتا ہے گردے تین ٹشوز اعصابی، غدی اور عضلاتی سے مرکب ہوتے ہیں۔

جب اعصابی تحریک اور بلغمی رطوبات خون میں ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے اور اخراج بند ہو تو قلب وعضلات میں تسکین ہوتی ہے جس سے دورانِ خون سرد ہونے کی وجہ سے سست ہو جاتا ہے جس سے بلڈ پریشر لو، کثرت چھینک، نزلہ وزکام، کیرا، عورتوں میں لیکوریا، بندشِ حیض، نیند کا غلبہ، بدن میں سستی کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ جگر غدد میں تحلیل ہوتی ہے جگر، گردوں میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے گردہ ومثانہ پھیل جاتے ہیں گویا گردہ اپنے حجم میں بڑھ جاتا ہے۔ جس کو عظم گردہ کہتے ہیں بوجہ گردہ مثانہ میں کمزوری ہونے سے پیشاب بار بار آنے لگتا ہے بعض دفعہ پیشاب بلا ارادہ نکل جاتا ہے ایسی صورت میں بایاں فالج اور بلڈ شوگر کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے ایسے مریض دھوپ میں بیٹھنے سے سکون محسوس کرتے ہیں گرم غذائیں کھانے سے اپنے آپ کو چست محسوس کرتے ہیں۔

جب غدی تحریک میں خون کے اندر صفراء کی زیادتی ہو اور خارج نہ ہو تو سوزش گردہ، درد گردہ ومثانہ، ورم گردہ ومثانہ، گردہ میں پتھری پیدا ہوتی ہے۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا، زرد اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔ گردہ ومثانہ میں جلن وساڑ ہوتا ہے۔ مریض کے بدن میں گرمی خشکی کا بکثرت اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس میں گرم غذا، گرم ادویہ نقصان دیتی ہیں بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں لیکوریا جلن کے ساتھ پیلے رنگ میں، حیض کا تنگی و درد کے ساتھ آنا، اٹھرا، امراضِ رحمی وغیرہ ہوتے ہیں۔

جب خون بکثرت صفراء گردوں میں لے کر جاتا ہے تو صفراء سے گردوں کے غشائی پردے متاثر ہوتے ہیں غدد جاذبہ کا فعل مزید تیز ہو جاتا ہے جب صفراء بکثرت پیدا ہوتا ہے اور خون جب گردوں میں صفائی کیلئے جاتا ہے تو وہاں پر خون کا دباؤ بڑھنے سے گردہ میں سوزش کے ساتھ درد بھی ہونے لگتا ہے۔

جب عضلاتی ٹشوز خلیات میں مادہ سوداء زیادہ پیدا ہوتا ہے اور خارج نہیں ہوتا تو مریض کو اکثر قبض، گیس، تیزابیت، بدن کی رنگت سیاہی مائل، چہرے پر سیاہ داغ دھبے، تمام بدن میں کھچاؤ اور دردیں ہونا، دائیں گردہ پر بوجھ کا احساس اور درد ہونا، کبھی دونوں گردوں پر بوجھ اور درد محسوس ہوتا ہے۔ دونوں گردوں میں پتھری ہوتی ہے۔

سعید دواخانہ پر باپ بیٹی آئے اِن دونوں کے دونوں گردوں میں پتھریاں تھیں جو آدمی تھا اُس کے گردوں میں پتھری کے ساتھ چہرے، پاؤں، ٹانگوں پر سوزش اور ورم بھی تھی اس شخص نے بتایا کہ بہت علاج کرائے مگر کسی کی دوائی موافق نہیں آئی۔ اس کو میٹھی چیز سے الرجی تھی جیسے معجون خمیرہ وغیرہ اس کو میں نے کہا جناب اگر میری بھی دوائی موافق نہ آئی تو آپ دوبارہ نہیں آئیں گے اور مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ آپ کے ساتھ کیا بنی ہے۔ انگریزی طریقہ علاج اور طب کا طریقہ علاج مختلف ہے انگریزی دوائی مریض کے بیان کو سن کر دی جاتی ہے اور دیسی دوائی تشخیص کے بعد دی جاتی ہے اور آپ دوبارہ آئیں گے تو مکمل تشخیص تب ہی ممکن ہے۔ اُس نے میری بات سے اتفاق کیا یا اللہ تعالیٰ نے اس کی بہتری چاہی اور اُس کو میری بات سمجھ آ گئی اس نے تقریباً 6 سے 8 ہفتے دوائی کھائی جس سے چہرہ، ہاتھ

پاؤں، ٹانگوں کے ورم اور سوزش کے ساتھ پتھری بھی نکل گئی اور مریض تندرست ہو گیا ورنہ مریض کا چلنے پھرنے سے سانس بہت پھولتا تھا اور مزدوری میں بہت دقت اور پریشانی ہوتی تھی ہر بیماری کی نوعیت اور اسباب و جوہات علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں اور دوائی بھی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔

شوگر

آج کل ذیابیطس کی بیماری سے لوگ اتنے خوف زدہ ہیں کہ تندرست حضرات میٹھا کھانے سے پرہیز کرتے ہیں اگر ایک وقت کوئی میٹھی چیزیں استعمال کی ہے تو دوسرے وقت میں فری شوگر چیز استعمال کرتے ہیں اور دوسری طرف ہمارے ڈاکٹر حضرات اس بیماری کو لاعلاج قرار دے چکے ہیں جس سے مریض کی شفایابی کے لیے آس و اُمید ختم ہو جاتی ہے کیوں کہ ڈاکٹر حضرات کا معاشرے میں جو پروٹوکول، سٹیٹس اور جو سٹائل ہے اس سے مریض متاثر ہوتا ہے اور سمجھتا ہے اگر آرام آیا تو اسی سے آئے گا اگر اس نے انکار کر دیا ہے تو اب میرا کچھ بھی نہیں ہو سکتا یہ مریض پر گہرا نفسیاتی اثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں زیادہ مایوسی پھیلی ہوئی ہے۔

اُمید کی کرن

جہاں شوگر کے مریضوں پر تجربات ہوئے اور ادویات سے علاج کیے گئے وہاں شوگر بھی بند کر دی جاتی ہے تاکہ شوگر ٹھیک ہو جائے لیکن یہ حضرات اس کام میں ناکام رہے اور ان کی شوگر کیلئے رائے بدل چکی ہے۔

جیو ٹی وی چینل پر ذیابیطس پر ایک خصوصی رپورٹ 9 جون 2008 کو نشر ہوئی۔ جس میں شوگر کی جدید تحقیق کے حوالے سے بتایا گیا کہ شوگر کے مریض کو میٹھا بالکل بند نہیں کرنا چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا استعمال کرنا چاہیے۔

اگر آپ پاکستان کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں یاد آئے گا کہ شوگر، بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں یہ سب امراض آرام طلب لوگوں کے لیے شمار ہوتی تھی اور لوگ اس بات کو بیان کرتے تھے اور کرتے ہیں کہ اس دولت کا کیا فائدہ نہ کچھ کھا سکتے ہیں اور نہ پی سکتے ہیں۔ کیوں کہ یہ لوگ علاج نہیں فیشن میں مبتلا لوگ تھے۔ جن کے پاس زیادہ دولت ہوتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ لندن امریکہ یہ کامیاب ترقی یافتہ مما لک ہیں یہاں ان بیماریوں کا علاج بھی ممکن ہوگا کیوں کہ اُن کے رہن سہن سے لوگ متاثر ہیں۔

شوگر کا علاج

ذیابیطس کے علاج کو کامیاب بنانے کے لیے ہمیں سمجھنا پڑے گا کہ عضو رائیس دل، دماغ اور جگر کا فعل کیا ہے اور لبلبہ کس طرح کام کرتا ہے پھر ہی صحیح علاج ہو سکے گا۔ دیکھیں لبلبہ کیا ہے اور ہمارے جسم میں اس کا کردار عضو رائیس کی طرح ہے یا لبلبہ دماغ، جگر کے ماتحت کام کرنے والا عضو ہے شروع میں بتا چکے ہیں تمام جسم میں ان کا تعلق ہے (۱) اعصابی ٹشوز (۲) غدی ٹشوز (۳) عضلاتی ٹشوز

جب عضو رائیس میں سے کسی ایک کا فعل کم یا زیادہ ہوگا تو لبلبہ متاثر ہوگا ورنہ لبلبہ خود کار عضو نہیں ہے۔ اس لیے نظریہ مفرد اعضاء شوگر کو تین طرح کی شوگر مانتی ہے۔

(۱) اعصابی شوگر (۲) عضلاتی شوگر (۳) غدی شوگر

دماغ (اعصاب) سے ہونیوالی شوگر

دماغ جو رطوبت پیدا کرتا ہے اُس کا مزاج سرد ہے اس لیے دماغ سرد غذاؤں، دواؤں اور سرد موسم سے متاثر ہوتا ہے اور اس کے اعصابی خلیات میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس سے جسم کی ضرورت سے زیادہ بلغم جمع ہو جاتی ہے اور خارج نہیں ہوتی۔

ایسے مریض کو ٹھنڈی غذا کھانے سے بلڈ پریشر لو، پیچش پانی کی طرح آتے ہیں پیشاب بار بار کرتا ہے۔ اگر موسم زیادہ ٹھنڈا ہو تو پیشاب زیادہ آتا ہے۔ جسمانی طور پر نقاہت و کمزوری ہوتی ہے۔

جسم کی حرارت میں کمی، بدن سفید نرم پلپلا سا محسوس ہوتا ہے نیند کا غلبہ ہوتا ہے چُست چالاک نہیں بلکہ سست رہتا ہے۔ یہ شوگر غیر حقیقی ہوتی ہے۔

علاج بالدواء: عضلاتی اعصابی ملین، اکسیر، مسہل سے عضلاتی غدی ملین اکسیر استعمال کرائیں۔

دل (عضلات) سے ہونیوالی شوگر

دل جو رطوبت پیدا کرتا ہے اس کا مزاج خشک سرد (تیزابیت والا) ہے جو لوگ خشک سرد اور تیزابیت پیدا کرنے والی غذا اور ادویہ مثلاً بڑے کا گوشت، کڑاہی گوشت، گرم مصالحہ دار اغذیہ، نشہ آور افیون، چرس، سگریٹ نوشی کا بکثرت استعمال کرتے ہیں جس کے استعمال سے خون میں ترشی و تیزابیت کی کثرت ہو جاتی ہے جس سے شوگر کے علاوہ اور بھی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ قبض، بدن کی رنگت سیاہ، چہرہ بچکا ہوا بے رونق، داغ دھبے، چھائیاں، جلد کے نیچے بننے والی رسولیاں وغیرہ۔ اس شوگر میں اصل بیماری شوگر نہیں سودا (تیزابیت) ہے جس کا علاج قدرتی علاج ہے ایسے مریض کے غدد ناقلہ میں تسکین ہوتی ہے یہ شوگر حقیقی ہے اور اس شوگر میں شاذ و نادر کوئی مریض مبتلا ہوتا ہے ورنہ سب مریض غیر حقیقی شوگر کے ہوتے ہیں یعنی ان لوگوں کو شوگر نہیں ہوتی کیوں کہ ان کے جگر کا فعل سست ہو جاتا ہے۔

جگر (غدد) سے ہونے والی شوگر

یہ شوگر جگر کے فعل کی زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے جس کو صفراء یعنی گرمی خشکی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ خارج نہیں ہوتی ہے یہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

پیلا یرقان، ہیپاٹائٹس C، الرجی، نامردی جو بھی اللہ کی طرف سے علامت آنی ہو وہ علامت لاحق ہو جاتی ہے وہ ان میں سے کوئی بھی ہو سکتی ہے اصل سبب صفراء (گرمی خشکی) ہے باقی بیماریوں کے جتنے نام ہیں ان کو علامت سے موسوم کیا جاتا ہے اور سبب کو بیماری تسلیم کیا جاتا ہے جب کہ ایلو پیتھک میں جراثیم کو سبب اور کوئی بھی علامت ہو اس کو بیماری تسلیم کیا جاتا ہے جو قطعی طور پر قدرت کے قانون شفا

ء کے خلاف ہے۔ جب جگر کے ماتحت غدد جاذبہ کا فعل تیز ہو جائے تو غدد ناقلہ کے فعل میں سستی ہوتی ہے اور اسی غدد ناقلہ کی سستی (ضعف و کمزوری) کو دور کرنا ہوتا ہے جب غدد ناقلہ کا فعل درست ہوگا تو پیشاب پخانہ صحیح آئے گا تو صفراء (گرمی) اعتدال پر رہے گی اور شوگر نہیں ہوگی۔ یہ شوگر کی وہ قسم ہے جو میٹھا کھانے سے نہیں بلکہ گرم اشیاء کھانے سے ہوتی ہے جب کہ ایلوپیتھی ڈاکٹر حضرات نے اسے بہت خطرناک مرض قرار دیا ہے۔ جسکی وجہ سے لوگوں میں خوف کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے اور ہر شخص میٹھا کھانے سے گریز کر رہا ہے اب جس شخص کو بھی پیشاب قدرے زیادہ آنے لگتا ہے چاہئے وہ بکثرت دودھ پینے یا ٹھنڈے مشروبات کے استعمال سے آرہا ہو اسے شوگر کا پیش خیمہ سمجھا جاتا ہے۔ جب کہ زیادہ ٹھنڈی غذا ،مشروبات کے استعمال سے ضعفِ جگر و ضعف گردہ کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ ان کے ضعف (کمزوری) کی وجہ سے پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے جس قدر کوئی شخص میٹھا کھاتا ہے اسی کے مطابق اس کے بدن میں میٹھاس کا انبار لگ جاتا ہے اور لبلبہ کو اپنی قدرتی ڈیوٹی دیتے ہوئے جس قدر میٹھاس کی ضرورت ہوتی ہے اتنی ہی جذب کرتا ہے تاکہ وہ جزو بدن بن جائے اور باقی فالتو میٹھاس کو خارج کر دیتا ہے جب یہ میٹھا خارج کرتا ہے تو ڈاکٹر حضرات واویلا مچا دیتے ہیں کہ آپ کو شوگر ہوگئی ہے اور مریض میٹھا بند کر دیتا ہے اور دوائیاں شروع ہو جاتی ہیں اس حالت کے مریض کا میٹھا بند نہیں کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر حضرات اتنا تو جانتے ہیں لبلبہ شوگر کنٹرول کرتا ہے مگر اس کی تین حالتوں کو نہیں جانتے کہ وہ کس طرح دل، دماغ اور جگر کے ماتحت رہ کر کام کرتا ہے۔

(۱) جب لبلبہ کے غدد میں شدید ضعف ہوتا ہے تو شوگر غیر حقیقی کا عارضہ ہوتا ہے۔

(۲) جب غدد جاذبہ لبلبہ میں تسکین ہوتی ہے تو اس کو بلڈ شوگر کہا جاتا ہے یہ غیر حقیقی شوگر ہوتی ہے۔

(۳) جب غدد ناقلہ میں تسکین ہوتی ہے تو عضلاتی شوگر کہا جاتا ہے۔ یہ حقیقی شوگر ہوتی ہے۔

شوگر کے 90 فی صد مریض جگر میں حرارت کی زیادتی کی وجہ سے پائے جاتے ہیں اور ان کا علاج ممکن ہے اس شوگر میں جگر کا فعل درست کرنا ہوتا ہے اگر جگر کے فعل کو درست نہ کیا جائے تو شوگر کے علاوہ مزید علامات بڑھ سکتی ہیں۔ مثلاً جوڑوں میں درد و سوزش، ٹانگوں پر ورم، قبض، پخانہ کھل کر نہیں

آتا تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور مریض سمجھتا ہے کہ قبض ٹھیک ہو جائے تو شوگر ٹھیک ہو جائے گی۔ ہائی بلڈ پریشر ، انتشار نامکمل، آہستہ آہستہ نامردی ہو جاتی ہے۔ ہیپا ٹائٹس C، الرجی، دمہ کبدی، پتہ کی پتھری، اکثر شوگر کے مریض کی پتہ میں پتھری ہو جاتی ہے اور ڈاکٹر حضرات آپریشن کر کے نکال دیتے ہیں۔ بعض اوقات یہ تمام بیماریاں شوگر کے مریض کو لاحق ہوتی ہیں اور بعض آہستہ آہستہ ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

بعض شوگر کے تندرست مریض سمجھتے ہیں کہ وہ صبح واک کرتے ہیں، ورزش کرتے ہیں اور انھوں نے خود کو بہت فٹ رکھا ہوا ہے۔ شوگر بھی کنٹرول رہتی ہے اور باقی کوئی بیماری بھی نہیں ہے لیکن وہ شوگر کے مریض نہیں ہوتے کیوں کہ جس کو وہ شوگر سمجھتے ہیں اصل میں وہ جگر کی حرارت کی وجہ سے ہے۔ دوسری طرف بنی بنائی انسولین کا انجکشن لگواتے ہیں اس طرح لبلبہ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ انسولین بنائے کیوں کہ اسے تو بنی بنائی انسولین مل رہی ہے جس سے مریض کو وقتی طور پر آفاقہ محسوس ہوتا ہے جب کہ مزید انسولین ڈایانل وغیرہ کا استعمال کرنے سے لبلبہ ناکارہ ہو جاتا ہے جو تھوڑی بہت انسولین تیار کرتا تھا وہ ان ادویات کے استعمال سے چھوڑ دیتا ہے ایسی صورت میں جگر، لبلبہ اور گردے کے فعل کو اعتدال پر لانا ضروری ہے۔

سعید دواخانے پر مریض آیا کہنے لگا کہ حکیم صاحب! میں بہت پریشان ہوں۔ ہاتھوں اور پاؤں میں جلن ہے پیشاب زرد رنگ کا جلن کے ساتھ آتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ غصہ، چڑچڑا پن، ہائی بلڈ پریشر بھی ہے چہرہ سرخ اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ میں بہت سختی سے پرہیز کرتا ہوں دوائیں بھی وقت سے کھاتا ہوں پھر بھی شوگر کنٹرول نہیں ہوتی۔ جب اسے بتایا گیا کہ آپ کی شوگر گرم چیزوں کے استعمال سے بڑھے گی اور ٹھنڈی اشیاء کے استعمال سے کم ہوگی۔ اور آپ کی شوگر میٹھی ٹھنڈی چیزیں کھانے سے کنٹرول میں رہے گی جیسے دودھ، سوڈا، کچی لسی، گنے کا رس، گاجر کا جوس، شربت بزوری، صندل وغیرہ۔ کہنے لگا کہ میں تو ہفتے میں دو تین بار مرغی کا گوشت، بریانی اور بکرے کا گوشت لازمی کھاتا ہوں۔ لہٰذا غدی شوگر میں میٹھا بند کرنے کے بجائے گرم اشیاء سے پرہیز کرنے سے شوگر کنٹرول میں رہتی ہے۔

دردِ پتہ اور پتھریاں

پتہ غدی مزاج کا حامل ہے اس پر دو پردے چڑھے ہوئے ہیں اعصابی پردہ اور دوسرا عضلاتی پردہ۔

(1) اعصابی پردہ: یہ پتہ کے اوپر واقع ہے۔

(2) عضلاتی پردہ: اس پردہ کی بدولت پتہ سکڑتا اور پھیلتا ہے اور اپنے اندر کے صفراء کا اخراج کرتا ہے۔

جس طرح مثانہ پیشاب کو سٹور کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اخراج بھی کرتا ہے اسی طرح پتہ کے بھی دو فعل ہیں جگر سے صفراء لے کر اپنے اندر سٹور کرتا ہے۔ دوسرا فعل صفراء سے بھر جانے کی صورت میں بارہ انگشتی آنت میں گراتا ہے۔ پتے کی خرابی اُس وقت شروع ہوتی ہے جب جگر غدد اپنی کیمیائی تحریک شروع کر دیتے ہیں جیسے غدد جاذبہ کا فعل کیمیائی تحریک کی وجہ سے تیز ہو جاتا ہے اور غدد ناقلہ کے فعل میں سستی و کمزوری ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں صفراء بنتا تو ہے لیکن خون میں جمع ہوتا رہتا ہے پتہ صفراء کو نکالنا تقریباً بند کر دیتا ہے جو صفراء پتہ میں ہوتا ہے وہ بھی خارج نہیں ہوتا تو اس صفراء کی (گرمی خشکی) شدت کی وجہ سے جو پتہ کی تھیلی کے اندر دیواروں کے ساتھ لبریکشن (چکنائی) کی رطوبت ہوتی ہے وہ رطوبت گرمی خشکی کی زیادتی کی وجہ سے خشک ہو جاتی ہے اور صفراء گاڑھا ہو کر جمنے لگتا ہے یہی صفراء ریزوں اور کنکریوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے جسے پتہ کی پتھری کہتے ہیں۔ عام طور پر شوگر کے مریض کے پتہ کا آپریشن ہوا ہوتا ہے۔

یرقان

یرقان کے معنی ہیں جسم کی رنگت کا تبدیل ہونا۔جسم میں تین اعضائے رئیسہ ہیں دل، جگر اور دماغ۔ان میں سے جس کا فعل تیز ہوگا اسی کی خلط کی علامات جسم پر ظاہر ہوگی۔

دماغ

جب دماغ میں تحریک ہوتی ہے تو بکثرت بلغمی رطوبات ترشح ہوتی ہیں جس سے یہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں جسم کا سفید پلپلا ہونا، بلڈ پریشر لو ہونا، نیند زیادہ آنا، نزلہ، زکام، پیشاب کا بار بار سفید رنگ میں آنا۔ایسی حالت میں جسم کا سفید ہونا اس کو (ہیپاٹائٹس A) کہتے ہیں۔

یرقان اسود (کالا یرقان):

اس میں جسم کی رنگت سیاہ ہوتی ہے اس کو ہیپاٹائٹس B کہتے ہیں۔

یرقان اصغر (پیلا یرقان):

اس میں جسم کی رنگت زرد ہو جاتی ہے اس کو ہیپاٹائٹس C کہتے ہیں۔

جسم کی رنگت خون کے اندر اخلاط (بلغم، صفراء اور سودا) پر منحصر ہوتی ہے۔جس کی مقدار زیادہ ہوگی اُس کی علامت ظاہر ہوگی کیوں کہ یہ اخلاط پیدا ہوتے رہتے ہیں اور خون میں جمع ہوتے رہتے ہیں جو خلط ضرورت سے زیادہ جمع ہو جاتی ہے اُسی خلط کی رنگت جسم پر ظاہر ہوتی ہے۔

ایک سروے رپورٹ کے مطابق ہیپاٹائٹس میں مبتلا کل مریضوں کی تعداد پانچ کروڑ ہے ہیپاٹائٹس کا عالمی دن 19 مئی کو منایا جاتا ہے اور لوگوں کو تازہ ترین تعداد سے آگاہی دی جاتی ہے۔

انگریزی ادویہ میں کوئی ایسی دوائی نہیں ہے جو خون کو صاف کرے اور ہیپاٹائٹس کا جراثیم خون میں ہی

موجود رہتا ہے جب کہ اس کو مارنے کے لیے انٹی بائیوٹک ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے قوتِ مدافعت (قوتِ مدبرہ) بھی متاثر ہوتی ہے۔

ہیپاٹائٹس C

ہیپا کے لفظی معنی جگر اور ٹائٹس کے لفظی معنی سوزش کے ہیں یعنی جگر کی سوزش۔ جگر کی سوزش کب اور کیوں ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جگر پر سوزش گرم غذا، گرم ادویہ، گرم موسم اور گرم مشروبات کے بکثرت استعمال سے ہوتی ہے اگر جگر میں گرمی کی زیادتی ہوگی تو گرم اشیاء کھانے سے حرارت اور بڑھے گی جب حرارت بڑھے اور اس کے ساتھ ساتھ زیادہ دیر صفراوی مادے جسم میں رکے رہیں تو ان میں خمیر در خمیر اور تعفن پیدا ہو جائے گا جس سے ہیپاٹائٹس کے وائرس پیدا ہو جائیں گے۔ بعض اوقات پیلا یرقان ظاہر ہوتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ صفراء کا علاج بہت ضروری ہو گیا ہے۔ بعض دفعہ پیلا یرقان ظاہر نہیں ہوتا لیکن جگر و خون میں یرقان کی کیفیت رہتی ہے جس کو ہم ہیپاٹائٹس C کہتے ہیں جب غدد جاذبہ کا فعل بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے مریض کے بدن میں گرمی خشکی کا بکثرت اضافہ ہو جاتا ہے اور صفراء کے اجتماع سے جگر متاثر ہوتا ہے چونکہ جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی بہت زوروں پر ہوتی ہے جس سے جگر کے فعل میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے تو خون کا اعتدال قائم نہیں رہتا جب یہ صفراء گردوں میں جاتا ہے تو گردوں کے غشائی پردے متاثر ہو جاتے ہیں جس سے گردوں میں سوزش و ورم پیدا ہو جاتا ہے اور گردے سکڑنے لگتے ہیں غدد جاذبہ کا فعل مزید تیز ہو جاتا ہے غدد ناقلہ کا فعل سست ہو جاتا ہے عضلات میں شدید تحلیل ہوتی ہے جس کی وجہ سے گردے پیشاب تیار نہیں کرتے ایک طرف پیدائش بند ہو جاتی ہے تو دوسری طرف اخراجی صورت معطل ہو جاتی ہے ایسی صورت میں مریض کے منہ کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے اور پیشاب مقدار میں کم آتا ہے۔ رنگت زرد پیلی ہو جاتی ہے گھبراہٹ

محسوس ہوتی ہے پیٹ پھولا ہوا ٹانگوں پر ورم، پیٹ میں مروڑ اور ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا ہے ایسی حالت میں شربت صندل، بزوری، دودھ کی لسی، کھیر، شلغم، گھیا، توری، مولی، گاجر، بھنڈی اور امرود وغیرہ استعمال کرنا مفید ہے۔

کالا یرقان (ہیپاٹائٹس B)

یہ سوداوی مادے جمع ہونے اور خارج نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے مریض کو اکثر قبض رہتی ہے گیس، نفخ، معدہ کی شکایت رہتی ہے زبان، منہ، گلا، حلق خشک رہتا ہے۔ بدن کی رنگت سیاہ، داغ دھبے چھائیاں، چہرہ پچکا ہوا، بے رونق ہوتا ہے۔ بدن میں خشکی تیزابیت کی وجہ سے ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیاں بھی پھٹی ہوتی ہیں۔ اس حالت میں عضلاتی تحریک شدید ہوتی ہے اور جگر میں تسکین ہونے کی وجہ سے بدن میں حرارت کی کمی ہوتی ہے کیوں کہ خون میں خشکی تیزابیت کی وجہ سے خون گاڑھا سیاہی مائل ہو جاتا ہے خلط صفراء، خلط سودا مرکب ہو جاتی ہے جس کو ڈاکٹر ہیپاٹائٹس B-C کا مریض کہتے ہیں۔

ہیپاٹائٹس کے لیے دم

سورۃ الرحمٰن کو عرقِ کاسنی پر دم کر کے پئیں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

جوڑوں کی دردیں

لوگوں میں یہ مرض عام پایا جاتا ہے اور بعض حضرات اپنے خاندانی نسخہ جات بھی استعمال کرتے ہیں لیکن درد سے مکمل نجات نہیں ملتی اور پھر انگریزی ادویات کی بھرمار شروع ہو جاتی ہے اکثر معمولی دردیں وغیرہ ان ادویہ سے ٹھیک ہو جاتی ہیں لیکن پھر کبھی نہ کبھی یہ درد دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔

عام لوگوں کا خیال ہے کہ درد پٹھوں کی سردی سے ہے یعنی بادی درد ریح (عضلاتی مزاج) کی وجہ سے ہے لیکن لوگوں میں یہ معلومات بہت کم ہیں کہ درد جگر کی حرارت (صفراء) یعنی گرمی کی وجہ سے ہے جب ان کو کہا جائے کہ کچی لسی، دودھ، سوڈا، گنے کا رس، شربت صندل استعمال کریں تو جواب دیتے ہیں کہ حکیم صاحب! دردوں میں ٹھنڈی اشیاء کون استعمال کرتا ہے اور اس طریقہ علاج سے حیران ہوتے ہیں۔

دردوں کی اقسام

دردوں کی تین اقسام ہیں۔

(۱) آرام وسکون کی حالت میں درد میں اضافہ ہوتا ہے اور چلنے پھرنے، حرکت کرنے سے درد میں آرام محسوس ہوتا ہے ایسی درد اعصابی (سردی والی) ہوتی ہے۔

(۲) آرام وسکون کی حالت میں درد میں سکون رہتا ہے مگر معمولی حرکت، چلنے پھرنے سے مقام درد میں فوراً اضافہ محسوس ہوتا ہے ایسا درد غدی (گرمی) ہوتا ہے۔

(۳) درد کا احساس صرف اسی وقت ہوتا ہے جب مقام ماؤف پر دباؤ ڈالا جائے یا اس کو حرکت دی جائے بعض دفعہ ہلکے دباؤ اور ہلکی حرکت سے درد کا احساس نہیں ہوتا لیکن شدید حرکت سے درد کا احساس ہوتا ہے اس قسم کا درد عضلاتی (ریح) ہوتا ہے۔

گرمی سے جوڑوں کی درد

یہ درد گرم غذا و دوا کھانے سے ہوتا ہے گرم موسم، گرم ہوائیں ایسے مریضوں کے لیے نقصان دہ ہیں کیوں کہ مریض کے خون میں گرمی خشکی اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے جس سے جگر کے کیمیاوی فعل میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں مریض میں درج ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

پیشاب کی رنگت زرد، مریض کو غصہ زیادہ آتا ہے مریض کے چلنے، پھرنے، حرکت کرنے سے دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہے۔ جس سے اس کو گھبراہٹ اور گرمی محسوس ہوتی ہے ٹانگوں پر ورم، دونوں گھٹنوں پر سوزش ہوتی ہے۔ درد سے بعض اوقات سیڑھی بھی نہیں چڑھی جاتی، جوڑوں کا سوزش کے ساتھ درد کرنا۔ ایسے مریض میں شوگر، ہائی بلڈ پریشر، سرعت انزال کی علامات پائی جاتی ہیں۔

اکثر ڈاکٹر حکماء کے خلاف پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ دیسی ادویات مت کھائیں وہ آپ کے گردے خراب کر دیتی ہیں حالانکہ ڈاکٹروں کے علاج سے سوزش، ورم اور درد کا مستقل آرام نہیں آتا صرف بیماری کو دباتے رہتے ہیں لاسکس، زائلورک وغیرہ ادویہ دیتے ہیں جن کے استعمال سے پیشاب آتا ہے یہ گردوں کا فعل تیز کر کے جسم کو نچوڑ کر پیشاب لاتی ہیں اور وقتی طور پر درد، سوزش میں افاقہ محسوس ہوتا ہے حالانکہ ایسی ادویہ جو زبردستی پیشاب لائے جب کہ جسم میں قدرتی طور پر پیشاب نہ ہو ایسی ادویہ گردوں کو زیادہ نقصان دیتی ہیں اور مستقل شفاء بھی نصیب نہیں ہوتی اور دیسی ادویہ نہ صرف جسم سے فضلات خارج کرتی ہیں بلکہ پیشاب قدرتی طور پر بنا کر خارج کرتی ہیں جس سے گردے بالکل متاثر نہیں ہوتے بلکہ یہ صرف لوگوں کو دیسی ادویات سے بھگانے کی ایک سازش ہے۔

دوائے مالش

شیر مدار دو تولہ، میٹھا تیلیہ نیم کوفتہ ایک تولہ، کسٹر ائیل ایک پاؤ، کافور دو تولہ، روغن تارپین چار تولہ۔

ترکیب:

پہلے شیر مدار اور میٹھا تیلیہ اور کسٹر ائیل کو کڑاہی میں جلا کر چھان لیں پھر کافور، روغن تارپین میں حل کر کے تیار شدہ میں ملا دیں۔

پنڈلیوں کی درد، بائیں ٹانگ رینگن کی درد میں مالش کریں۔ سر درد، شقیقہ، جسم کے سوکھے حصے پر مالش کرنے سے اسے موٹا صحت مند بناتی ہے جسم کے متاثرہ حصے پر مالش کریں۔

سردی سے جوڑوں میں درد

یہ درد بکثرت ٹھنڈی اشیاء، ادویہ کے استعمال سے ہوتا ہے بلغمی رطوبت کے خارج نہ ہونے اور اچانک سردی کے لگ جانے سے جوڑوں میں درد ہوتی ہے۔

سعید دواخانہ پر مریضہ تشریف لائی جس کی عمر 21 سال تھی اس کے دائیں گردے میں درد تھی الٹرا ساؤنڈ سے معلوم ہوا اس کے گردے میں پانی کی تھیلی بنی ہوئی ہے جب صبح بستر پر زیادہ آرام کرے تو درد محسوس ہوتی ہے جب وہ بستر سے اُٹھ کر چہل قدمی کرے تو درد میں کمی ہوتی ہے جب تقریباً 10 منٹ چہل قدمی کرے تو درد ٹھیک ہو جاتی ہے۔

ایسی دردیں سردی سے ہوتی ہیں اس کے لیے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ملین، اکسیر، تریاق وغیرہ استعمال کریں۔

خشکی تیزابیت (رتح) سے جوڑوں میں درد

یہ درد جسم میں خشکی تیزابیت کے زیادہ ہونے اور خارج نہ ہونے کے سبب ہوتا ہے. جس میں خشک اغذیہ ادویہ کا بکثرت استعمال ہوتا ہے مثلاً بڑا گوشت، کڑاہی گوشت، زیادہ گرم مصالحہ، ترش اغذیہ کا استعمال، سگریٹ نوشی، شراب نوشی، افیون، چرس کے استعمال۔ اگر غذائی قلت کے سبب جسمانی رطوبت خشک ہو جائے اور پھر اس کی پیدائش ہی بند ہو جائے جس کی وجہ سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اگر درد کی ابتداء بدن کے چھوٹے جوڑوں میں ہو اس کو نقرس کہتے ہیں۔ اگر تیزابیت کی وجہ سے بڑے جوڑوں میں درد ہو تو وجع المفاصل کہتے ہیں۔ اگر عرصہ دراز یہ بیماری چمٹی رہے تو یہ بگڑ کر تحجر مفاصل (جوڑوں کا پتھرا جانا) میں تبدیل ہو جاتی ہے دائیں ٹانگ کا درد (لنگڑی کا درد) اسی سبب ہوتا ہے۔

علاج بالدواء:

غدی عضلاتی سے عضلاتی غدی، غدی اعصابی ادویہ استعمال کریں۔

درد کے لیے دم

جو شخص اپنے جسم میں درد محسوس کرے تو یہ دم کرے۔

اپنا ہاتھ جسم کے اس حصے پر رکھیں جس میں تکلیف ہے پھر پڑھو بِسمِ اللہ (تین بار)

اور سات مرتبہ یہ پڑھو

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ

"میں اللہ تعالی کی عزت اور قدرت کی پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔"

جلدی امراض

تمام جلدی امراض کے مریضوں کا مرض لاعلاج ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جلد پر ظاہر ہونے والی ہر علامت کو بیماری قرار دیا گیا ہے اور اس پر ستم یہ کہ ہر بیماری کے لیے تشخیص سے پہلے ہی کوئی ایک اسپیشل میڈیسن تیار کر لی جاتی ہے اور بلند و بانگ دعوؤں کے ساتھ فروخت کی جاتی ہے جس کے استعمال کے بعد مریض کی مایوسی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے میں نے تمام جلدی بیماریوں کو علامت اور ہر علامت کے پیچھے جسم اور خون میں پیدا ہونے والی اخلاط کی زیادتی اور کمی کو اصل سبب جان کر مکمل تشخیص کے بعد کامیاب علاج کیا جاتا ہے مثال کے طور پر اگر جسم اور خون میں صفراوی رطوبات کا غلبہ ہو جائے تو پھر جلد کے نیچے صفراوی رطوبات جمع ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور اگر ان کا اخراج نہ کیا گیا یا زیادہ دیر تک یہ رطوبات جلد کے نیچے جمع رہیں تو ان میں تعفن پیدا ہو جائے گا اور علامت کے طور پر الرجی، پھلبہری، چنبل، جلد پر جلن، پھنسیاں پھوڑے ہو جائیں گے۔ ہمیں جاننا چاہیے کہ جلد کی بیماری کن اسباب کے تحت لاحق ہوتی ہے۔ سعید دواخانہ پر اسباب کو بالاعضاء تشخیص کر کے علاج کیا جاتا ہے۔

میری دُعا ہے کہ جو بھی آئے شفاء پائے (آمین)

فنگس

فنگس انگریزی زبان کا لفظ ہے پنجابی میں اُلی لگنا۔ اردو میں پھپھوندی لگنا کہتے ہیں۔ چونکہ ہماری خوبصورتی، پرکشش شخصیت کے لیے جلد کا صاف اور نرم وملائم ہونا ضروری ہے۔

فنگس میں جلد اپنی رنگت سے تھوڑا سا علیحدہ رنگ اختیار کر لیتی ہے داغ کی طرح واضح محسوس ہوتی ہے اس کو فنگس کہتے ہیں بعض لوگ اس کو بھی پھلبہری سمجھتے ہیں لیکن پھلبہری کے داغ بالکل سفید ہوتے ہیں۔ ہماری جلد کا مزاج گرم تر ہے اس کے غشائے مخاطی غدی مادے سے بنے ہوئے ہیں لہذا جلد غشائے مخاطی ہونے کی وجہ سے غدی مزاج کی حامل ہے چونکہ اس کے اندر لاکھوں سوراخ (مسامات) ہیں جن کے ذریعہ سے اندرونی فضلات خارج ہوتے ہیں لہذا اس کا مزاج گرم تر ہے اکثر علامتِ فنگس میں نوجوان طبقہ ہی مبتلا ہوتا ہے کیوں یہ طبقہ طاقتور رہنے کے شوق میں گرم غذائیں استعمال کرتا ہے۔ موجودہ دور میں تمام بیماریوں کا سبب برائلر مرغی، بکرے کا گوشت، کڑاہی گوشت، شراب کا بکثرت استعمال ہے۔ جب کہ کچھ لوگ ان غذاؤں کو ہی طاقتور سمجھ کر کھاتے ہیں اور ان کی نسبت دودھ، دہی، گنے کا رس، کھیر، دیسی گھی وغیرہ کو معمولی سمجھتے ہیں حالانکہ ہر انسان اپنی طبیعت کے مطابق غذا استعمال کرے تو تندرست رہتا ہے۔ جب ہم گرم غذا زیادہ استعمال کریں گے تو ہمارے خون میں گرمی بڑھ جائے گی اور خارج نہیں ہوگی جس کی وجہ سے فنگس، ہیپاٹائٹس C، پیشاب کی رنگت زرد، گرمی گھبراہٹ، دل کی دھڑکن تیز، سانس پھولنا جیسی علامات پیدا ہوسکتی ہیں۔

علاج بالدوا:

اعصابی غدی، اعصابی عضلاتی ملین، غدی اعصابی ادویہ ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

چنبل

خشک چنبل کے اندر سے کسی طرح کی رطوبت نہیں بہتی یہ چنبل بدن کے کسی بھی حصہ پر نمودار ہوسکتی ہے جیسے ہاتھوں، پاؤں کی ہتھلیاں، سر، انگلیوں اور ٹانگوں پر۔ اکثر اس کی ابتداء ٹانگوں اور ہاتھوں سے ہوتی ہے اور درست علاج نہ ہونے پر تمام بدن پر پھیل جاتی ہے یہ عضلاتی تحریک کا مظہر ہے جس میں خشکی، تیزابیت کی زیادتی، حرارت کی کمی ہوتی ہے اکثر لوگوں کے ہاتھ پاؤں پھٹ جاتے ہیں وہ بھی اسی سبب ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کو اکثر قبض رہتی ہے بعض اوقات کئی کئی روز پخانہ نہیں آتا پیٹ میں بکثرت گیس، ہوا بننا اور خارج ہونے میں کافی پریشانی ہوتی ہے۔ اس میں بدن کی رنگت سیاہ، بدن میں کھردارہ پن، چہرہ پچکا ہوا، خشک خارش اور الرجی ہوتی ہے۔

اس مرض میں مبتلا حضرات کافی مایوس ہوتے ہیں کیوں کہ ایسے مریض ہمیشہ ایسے معالجین کے پاس جانا پسند کرتے ہیں جو اس کا علاج دنوں میں کرے اور گارنٹی بھی دے پھر وہ اپنی ناکام کوشش کرتے کرتے بیماری کو بڑھا لیتے ہیں جب ان سے پوچھا جائے کتنی دیر سے چنبل ہے تو جواب ملتا ہے 3-5-10 سال سے ہے۔ جب ان کو کہا جائے اس کا علاج 2 ماہ کا ہے تو جواب دیتے ہیں حکیم صاحب آرام آنا چاہئے آپ 6 ماہ بھی کہیں گے تو دوائی کھائیں گے بس آرام آجائے۔ جب بیماری نئی نئی حملہ کرتی ہے تو ان کو سمجھ نہیں ہوتی کہ مرض کس نوعیت کا ہے اس کو بھی نزلہ زکام سمجھ کر علاج کروانے اور شفاء پانے کے خواہش مند ہوتے ہیں جب بیماری میں دربدر ہونا پڑتا ہے تو پھر سمجھ آتی ہے یہ کتنی نامراد بیماری ہے۔

علاج بالدوا

غدی عضلاتی ملین، اکسیر، تریاق، مسہل 4، حب اکسیر جدید بہت مفید ہے۔

ترچنبل

اس چنبل سے پیلی، سفید لیسد ار رطوبت بہتی ہے اس سے متاثرہ جلد پر کافی خارش اور بے چینی ہوتی ہے جس کو مریض بڑی بے رحمی سے خارش کرتا ہے جس سے جلد چھل جاتی ہے اور رطوبت بہنے کے بعد خون بھی بہنے لگتا ہے۔

یہ چنبل غدی عضلاتی تحریک کا مظہر ہوتی ہے اس میں صفراوی مادے رکے ہوتے ہیں اس قسم کی چنبل میں غدی عضلاتی ادویہ بالکل فائدہ نہیں کرتیں۔

علاج بالدوا

اعصابی عضلاتی ملین، اکسیر، اعصابی غدی تریاق ۔

ملین 2 وغیرہ استعمال کرائیں اس کے چند دنوں کے استعمال کے بعد رطوبت بہنی بند ہو جاتی ہے اور داغ ٹھیک ہونا بھی شروع ہو جاتے ہیں۔

پھوڑے پھنسیاں

جلد کی رنگت زرد ہونا، جلن دار خارش، الرجی، چھپاکی (دھپڑی) نکلنا، جلندار پھنسیاں نکلنا اور ہمہ قسم کے پھوڑے۔

بعض مریضوں کے کولہوں کے قریب دائیں بائیں پھوڑے بنتے ہیں اور پھوٹ کر گندہ مواد بہہ جاتا ہے اور پھر دوبارہ نکل آتے ہیں یہ پھوڑا گلٹی نما ہوتا ہے جو ٹانگوں اور کولہوں کے قریب ہوتا ہے۔ صفرا کی شدت اور خون میں زیادہ دیر رکنے کی وجہ سے جلد کے قریب جو مواد ہوتا ہے وہ جلد کو پھاڑ کر بہنے لگتا ہے۔ یہی رطوبت صفرا (گرمی خشکی) مقام ریکٹم پر اثر انداز ہو جائے تو اس کے کنارے پر پھوڑا بنتا ہے پھر وہاں پر شدید درد، جلن ہوتی ہے جب یہ پختہ ہو کر پھٹ جاتا ہے تو لیسدار پیپ خارج ہونے سے مریض کو سکون محسوس ہوتا ہے اور بعض اوقات معالج اس کو بواسیر کی تکلیف سمجھتا ہے اکثر شوگر کے مریضوں کو بھگندر (پھوڑا) نکلتا ہے۔

زخم پھوڑے پھنسی کا دم

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةٍ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يَشْفِيْ سَقِيْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

"شروع اللہ کے نام سے زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ مل کر ہمارے رب کے حکم سے شفا دیتی ہے۔"

نملہ

یہ ایک قسم کی پھنسی ہے جس میں چیونٹی کے کاٹنے کی طرح تکلیف محسوس ہوتی ہے نملہ چیونٹی کو کہتے ہیں ڈاکٹری میں اس کو ہرپز Herpes کہتے ہیں۔ نملہ کی پھنسی جہاں نکلتی ہے وہاں اردگرد بہت جلد پھیل جاتی ہے کبھی بدن کا بہت سا حصہ گھیر لیتی ہے کبھی اپنی تیزی کی وجہ سے گوشت کو کھا کر زخمی کر دیتی ہے اور اگر یہ پھنسی حشفہ پر نکل آئے جس سے اکثر بخار ہو جاتا ہے کیوں کہ یہ صفرا کی شدت کے سبب نکلتی ہے لہذا گرم اشیاء اغذیہ ادویہ، گرم موسم سے بچنا چاہیے۔

شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرتؐ مکان میں تشریف لائے اس وقت میں حضرت حفصہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ حفصہ کو نملہ کا دم کیوں نہیں سکھاتی جیسا کہ تم نے لکھنا سکھایا۔ آپ نے نملہ کے لیے یہ دم فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ صَلَّتْ حَتّٰى تَفُوْرَ مِنْ اَفْوَاهِهَا اَللّٰهُمَّ اَكْشِفُ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ

چھائیاں

نظریہ مفرد اعضاء نے جو شیش گونہ تشخیص و علاج پیش کیا ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں لیکن پھر بھی طبیب کو چاہیے کہ تسلی سے تشخیص کرے تاکہ علاج کو کامیاب کیا جا سکے۔ تمام طبی کتب میں چھائیاں، داغ دھبے، کیل مہاسے، احتلام، رسولی، بالوں کا گرنا، چنبل وغیرہ اِن علامتوں کو عضلاتی تحریک کا مظہر تسلیم کیا جاتا ہے لیکن بہت عرصہ کے مشاہدات و تجربات سے یہ تحقیق سامنے آئی ہے کہ علامت کوئی بھی ہو آپ اپنی قدرتی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بہتر سے بہتر تشخیص کریں تاکہ علاج میں سو فیصد کامیابی مل سکے۔ بہر کیف مندرجہ بالا علامات کو غدی عضلاتی تحریک میں پایا اور اس کا کامیابی کے ساتھ علاج بھی کیا گیا ہے نوجوان لڑکے لڑکیوں کے چہروں پر دانے نکلتے ہیں اِن دانوں کے مُنہ پیلے رنگ میں ہوتے ہیں۔ چہرے پر چھائیاں (چھیپ) داغ دھبے ہوتے ہیں۔ بعض مریضوں کے چہرے کی رنگت سیاہ اور بعض مریضوں کی آنکھوں کی سائیڈ والی ہڈی سے چہرے والی ہڈی تک جلد کی رنگت بہت گہری سیاہی مائل ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے عضلاتی مریض ہو لیکن ساری علامات غدی عضلاتی ہوں گی۔ مثلاً جلد پر جلن، ہاتھ پاؤں میں جلن، چلنے پھرنے سے سانس پھولنا، دل کی دھڑکن تیز ہونا وغیرہ علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

علاج بالدوا

اعصابی عضلاتی سے غدی اعصابی ادویہ استعمال کریں۔

پھلبہری

اردو	عربی	انگریزی
پھلبہری	برص	لوکوڈرما، ورٹی لائیگو

یہ مرض ایسا ہے جس کے متعلق لوگوں اور ڈاکٹر حضرات کے مطابق کافی مایوسی اور نا امیدی پائی جاتی ہے۔لوگوں میں اس بیماری کے متعلق یہ خیال پایا جاتا ہے کہ اس بیماری کی کافی اقسام ہیں۔اکثر لوگ سوال پوچھتے ہیں حکیم صاحب پھلبہری کی کئی اقسام ہوتی ہیں تو اس کے جواب میں بتایا جاتا ہے نہیں پھلبہری کی ایک ہی قسم ہے۔لوگ یہ سوال اس لیے پوچھتے ہیں کہ پھلبہری کے نشان بالکل سفید ہوتے ہیں لیکن دیکھنے میں کیوں کہ مختلف لوگوں کے مختلف نشان نظر آتے ہیں۔اس کی چند وجوہات ہیں۔

جن لوگوں کی پھلبہری 15-20 سال پرانی ہو یا اس سے بھی زیادہ پرانی ہو تو ان کے نشان بالکل دودھ کی طرح سفید ہوتے ہیں وہ اس لیے کہ ان کی جلد میں خون کی سرکولیشن (خون کا دورانیہ) اُس مقامی نشان میں کم ہوتا ہے۔

جن لوگوں کے پھلبہری کے نشان سفید سرخی مائل ہوتے ہیں اُن کی مقامی نشان والی جلد میں خون کا دورانیہ (سرکولیشن) موجود ہوتی ہے اس لیے یہ نشان سُرخی مائل سفید ہوتے ہیں۔

جن لوگوں میں پھلبہری کے داغ تیز سُرخ ہوتے ہیں تو ایسے مریضوں کے خون کا دورانیہ تقریباً بحال ہوتا ہے۔

جن لوگوں کی پھلبہری کے نشان گندمی یا اُس مریض کی رنگت کے مطابق پھلبہری والا نشان سفیدی مائل سا نظر آتا ہے تو یہ پھلبہری کے نشانوں کی ابتداء ہوتی ہے۔

تو لوگ پھلبہری کے مریضوں کی مختلف حالتوں میں نشان دیکھتے ہیں جس وجہ سے یہ خیال

کرتے ہیں کہ پھلبہری کی کئی اقسام ہیں۔ لیکن جلد کے نیچے جتنی زیادہ رُکاوٹ موجود ہوگی خون کا جلد تک پہنچنا اُتنا ہی مشکل ہوگا اور جلد کو خوراک مِلنا مشکل ہوگا جس کی وجہ سے نشان بالکل دودھ کی طرح سفید نظر آتے ہیں۔ جلد کے نیچے رُکاوٹ جتنی کم ہوگی خون کا دورانیہ اُتنا ہی بحال رہے گا اور جلد کو خوراک کم و بیش ملتی رہے گی جس کی وجہ سے پھلبہری کے نشان سُرخی مائل نظر آتے ہیں جن لوگوں کے پھلبہری کے نشان تیز سُرخ ہوتے ہیں ایسے مریضوں کے نشانوں میں خون کا دورانیہ تقریباً بحال ہوتا ہے جس کی وجہ سے نشان سُرخ ہوتے ہیں۔

طبِ یونانی کے مطابق پھلبہری بلغم کے تعفن سے پیدا ہوتی ہے۔ ایلوپیتھی کے مطابق یہ کیلشم کی کمی، ریڈ سیلز کی کمی، وائیٹ سیلز کی زیادتی سے ہوتی ہے۔ پگمنٹ سیل کا مکمل طور پر ناکارہ ہو جانا جو جلد کی رنگت کو برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں، کٹ لگنا، آگ میں جلنے سے یا کسی حادثے کے بعد پھلبہری نکل آتی ہے۔

طبِ یونانی، ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی پھلبہری کے اسباب تو بیان کرتے ہیں لیکن بالاعضاء بیان اور تشخیص نہیں کی جاتی۔ دواخانہ میں سب سے زیادہ معدہ، جگر اور جلدی امراض کے مریض تشریف لاتے ہیں۔ اور 80-90 فیصد لوگوں کا کامیاب علاج ہوتا ہے جب ہم مریض سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سے علاج کروائے ہیں تو وہ بڑے عجیب و غریب قسم کے طریقہ تشخیص و علاج بتاتے ہیں مثلاً کچھ معالج ایسے ہیں جو مقامِ برص پر سوئی چبھو کر دیکھتے ہیں کہ برص کے نیچے خون پایا جاتا ہے یا پانی اگر پانی نکلے تو برص لاعلاج ہے اگر خون نکلے تو قابل علاج ہے ایسے حضرات بھی ہیں جو سوئی کو جلد میں داخل کر کے توڑ دیتے ہیں کچھ تو سوئی یا بلیڈ سے پھلبہری والی جلد کے نیچے سے پھلبہری کی جڑوں کو کاٹنے کا علاج کرتے ہیں۔ یہ تمام بے بنیاد تھیوری کے حامل ہیں۔ سوئی کے ذریعے یہ معلوم نہیں کیا جاسکتا کہ یہ پھلبہری لاعلاج ہے یا قابلِ علاج۔ جب کہ ایلوپیتھی ڈاکٹر اس کو لاعلاج قرار دیتے ہیں۔

ایلوپیتھی حضرات پھلبہری کو اس لیے لاعلاج قرار دیتے ہیں کہ ان کے پاس جو ادویات

ہوتی ہیں وہ معدہ و جگر کو متاثر کرتی ہیں جس کی وجہ سے پھلبہری کے نشان ٹھیک کرتے کرتے مریض معدہ و جگر کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اکثر لوگوں کو پیلا یرقان (جنڈس) ہو جاتا ہے یا معدہ کی تکلیف ہو جاتی ہے اس لیے پھلبہری کو لاعلاج قرار دیتے ہیں اگرچہ پھلبہری صرف دیکھنے میں بُری لگتی ہے خوبصورت انسان کی خوبصورتی داغ دھبے بننے کی وجہ سے خراب ہو جاتی ہے اور پُرکشش شخصیت بھی اس کی وجہ سے کافی متاثر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کوئی بھی دُکھ تکلیف نہیں ہے نہ ہی یہ موذی جان لیوا مرض ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کو زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے یہ ایسا موذی مرض ہرگز نہیں ہے۔

پھلبہری کی بالا اعضاء تشخیص

نظریہ مفرد اعضاء پھلبہری کو علامت کہتا ہے اور مفرد اعضاء کے فعل میں جو خلل خرابی پیدا ہوتی ہے اُس کو اسباب کہتا ہے اور اسی سبب کے تحت پھلبہری کی تشخیص و علاج کرتا ہے۔ کیوں کہ انسانی بدن میں تین اعضائے رائیسہ ہیں جن کو مفرد اعضاء کہتے ہیں۔ دل، جگر اور دماغ یہ تینوں اعضائے رائیسہ ہیں۔

اور باقی تمام اعضائے جسمانی یہاں تک چھوٹے چھوٹے ذرات جو مل کر سیل بناتے ہیں اور آپس میں مل کر بافتیں (ٹشوز) بناتے ہیں یہ بھی ان مفرد اعضاء کے ماتحت ہیں ہم پہلے مفرد اعضاء کے آپس میں تعلقات اور ماتحت و انتظامیہ پر مختصر روشنی ڈال چکے ہیں اس لیے یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب کہ ایلوپیتھی پگمنٹ سیل کے ناکارہ ہونے کو سبب مانتی ہے لیکن پگمنٹ سیل بھی اِن ہی اعضائے رائیسہ کے ماتحت ہیں جب اِن تینوں اعضائے رائیسہ میں سے جس کے فعل میں خرابی پیدا ہو گی ہم اُسی عضو کے فعل کی خرابی کو درست کر کے پھلبہری کے علاج کو یقینی اور شفایابی کی طرف لے کر جائیں گے جس سے پھلبہری کے مریض کو سو فیصد کامیابی ملتی ہے۔ بفضلِ خدا دواخانہ نے اسی نظریہ کے تحت بہت کامیاب علاج کیے جس سے دُکھی انسانوں کی دُعائیں اور ہمدردیوں کے ساتھ 11 سال سے دواخانہ اپنی خدمات کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

اسباب مرض

گرم غذا ادویات کا بکثرت استعمال جس طرح اکثر خواتین دورانِ حمل غیر ضروری ادویہ استعمال کرتی ہیں اور جب ڈلیوری کا وقت آتا ہے تو غیر ضروری ادویات کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ صرف روپے بٹورنے کے لیے جس کا مریض کو نقصان یہ ہوتا ہے اکثر زچہ بچہ کو پیلا یرقان ہو جاتا ہے۔ پھلبہری نکل آتی ہے جگر میں سوزش ہو جاتی ہے۔ اِن کے علاوہ اُن لوگوں کو بھی پھلبہری نکل آتی ہے جو لوگ خون کا بے ڈھنگا عطیہ پہ عطیہ دیتے ہیں اور خون کی کمی کے باعث پھلبہری نکل آتی ہے۔

پھلبہری کے مریض کے پورے بدن میں پھلبہری کے اثرات موجود ہوتے ہیں۔ اس لیے مریض کا حادثہ ہو جائے، کٹ لگ جائے، جل جائے تو زخم ٹھیک ہونے کے بعد پھلبہری کا نشان بن جاتا ہے۔ مریض یہی سمجھتا ہے کہ پھلبہری کا نشان اِن اسباب کے تحت نکلا ہے حالانکہ یہ نشان مزید دو تین ماہ بعد نکلنا ہی تھا لیکن اللہ پاک نے اپنے بندے کی بھلائی چاہی اور کسی نہ کسی صورت میں مریض کو پہلے ہی معلوم ہو گیا اور اُس نے متاثرہ جلد کا بروقت علاج شروع کر لیا جس سے پھلبہری کے داغ پورے جسم پر پھیلنے سے پہلے ہی مرض پر قابو پا کر بفضلِ خدا اس مرض سے نجات حاصل کر لی۔

پھلبہری کے مریض اور بے حس معاشرہ

پھلبہری کا مریض کسی بھی شعبے میں ملازمت کرتا ہو اکثر ساتھی اُس پھلبہری والے سے دُور دُور رہتے ہیں تاکہ اُس کے ساتھ کھانے پینے سے گریز کیا جائے تاکہ اُس کے مرض سے محفوظ رہ سکیں۔

ایک لڑکی کے لیے اچھا رشتہ آیا لڑکے میں کسی قسم کی خامی نہ تھی حسب نسب، گھر بار، کاروبار کسی قسم کی کمی نہ تھی لیکن لڑکے کو پھلبہری کے داغ تھے جس پر لڑکی نے انکار کر دیا۔ اسی طرح ایک تعلیم یافتہ لڑکا جو مذہبی تعلیمات سے بھی آراستہ تھا اُس کی شادی ہوئی اور اُس نے اپنی بیوی کو جب دیکھا

تو اُس نے اپنی بیوی کو کہا کہ میں آپ کے ساتھ اپنی ازدواجی زندگی استوار نہیں کر سکتا۔ لڑکا صاحب ولیمہ کے فوری بعد مُلک سے باہر چلے گئے اور لڑکی کو دُکھی اور روگی چھوڑ گئے۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے اگر لڑکے کو پھلبہری ہوتی تو کیا وہ بیوی کو اجازت دیتا کہ وہ اُس کو چھوڑ کر چلی جائے یا لڑکی یہی سلوک کرتی تو کیا لڑکا اس رویے کو برداشت کر سکتا تھا۔ فرض کریں یہی لڑکا کسی دوسری لڑکی سے شادی کرے اِن دونوں کو پھلبہری نہیں ہے تو اِن کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہو اور اُس کو جوانی میں پھلبہری نکل آتی تو کیا مسٹر حافظ اسی طرح اپنی ذمہ داریاں چھوڑ کر مُلک سے باہر بھاگ جائے گا یا اُس بیٹی کے دُکھ میں خود بھی شریک ہوگا۔

پھلبہری سے نفرت

پھلبہری کا مریض نفسیاتی دباؤ کا شکار ہوتا ہے وہ خود ہی سمجھتا ہے کہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں میرے قریب آنے، کھانے اور پینے سے کتراتے ہیں ہم لوگ ان سے نفرت کر کے ان کے نفسیاتی دباؤ کو بڑھا دیتے ہیں جس کی وجہ سے مریض کی مایوسی میں مزید اضافہ ہوتا ہے پھلبہری کے مریض کے علاج کو کامیاب بنانے کیلئے اس کے نفسیاتی دباؤ کو دور کرنا ضروری ہوتا ہے۔

کویت کا واقعہ

دواخانہ پھلبہری سنٹر پر مریض آیا اس نے بتایا حکیم صاحب! میں کویت میں کام کرتا ہوں ایک مرتبہ میں بلڈنگ کی لفٹ میں سوار تھا کہ سیکنڈ فلور سے ایک پھلبہری کا مریض داخل ہوا تو میں نے اُسے دیکھ کر نفرت و کراہت محسوس کی کہ یہ شخص کتنا بدصورت ہے لفٹ سے نکلنے کے بعد میں بھول گیا رات کو سویا اور صبح اُٹھ کر واش روم میں غسل کیلئے گیا تو میرے جسم پر پھلبہری کے داغ نکل آئے میں نے شیشہ دیکھا تو چہرے پر بھی سفید داغ تھے۔ میں بہت پریشان ہوا تو پھر میں نے سوچا کل جس شخص سے میں نے نفرت کی تھی اُس کو تو معلوم نہیں تھا لیکن میرے اللہ پاک کو یہ بات پسند نہیں آئی۔

شاد باغ سے مریض آیا وہ صبح کا ناشتہ فروخت کرتا تھا اُس کے پاس پھلبہری کا مریض کھانے کیلئے آیا تو اُس نے بھی اپنے دل میں کراہت محسوس کی لیکن یہ عمل اللہ پاک کو پسند نہیں آیا اور چنے بیچنے والے کو پھلبہری نکل آئی اور بعد میں وہ شخص اب تک اپنے اس عمل کی توبہ کرتا ہے۔

کیا بیماری ایک سے دوسرے کو لگ سکتی ہے؟

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے بیماری میں طاقت نہیں ہوتی کہ وہ خود بخود کسی اور کو چل کر چمٹ جائے بلکہ ہمارا توکل اللہ پر ہونا چاہئے کہ بیماری اللہ کی طرف سے آتی ہے اگر کمزوری ایمان کی وجہ سے ہمیں ڈر ہو تو پرہیز کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے دواخانہ پر ایک ہی گلاس ہے جس میں مریض اور ہم پانی پیتے ہیں اور اگر آپ اجتماعات پر جائیں تو دیکھیں گے مسلمان بھائی ایک ہی برتن میں کھانا کھاتے اور پانی پیتے ہیں ایک دوسرے کا جھوٹا پانی پیتے ہیں۔

ایک کوڑھ کا مریض آپ کے دربار میں سلام پیش کرنے کیلئے آیا تو آپ کو آنے والے کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا اُس سے کہو تیرا اسلام قبول ہے تو واپس چلا جا تا کہ جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس سے نفرت نہ کریں۔ اور اُس شخص کا دل نہ دُکھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام کے مریض کے ساتھ ایک ہی پیالے میں کھانا کھایا۔

اگر آج مسلمانوں نے اپنی مایوسیوں کو دور کرنا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آئیڈیل بنانا ہوگا۔ جب بھی کسی بہن، بھائی کو مایوسی ہو۔ چاہئے وہ کوئی بھی معاملہ ہو تو صحابہ کرامؓ کی خلافت کا مطالعہ کریں ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے مایوسی، نا اُمیدی دور ہوگی اور خوشحالی لوٹ آئے گی اگر انگریزوں کو آئیڈیل بنانا ہے تو بدحالی آئے گی اگر دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ کی پیروی اور اتباع کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

پھلبہری کی اقسام بالاعضاء ہیں جس طرح عضو رئیس تین ہیں دل، دماغ اور جگر۔ بالکل

اسی طرح پھلبہری کی قسمیں بھی تین ہیں۔

(سردی) اعصابی تحریک سے پھلبہری

ہم جو روزمرہ غذائیں کھاتے ہیں انہیں کی وجہ سے ہمارے مزاج کی کیفیت میں تبدیلی آتی ہے اگر ہم دودھ، چاول، کھیر، ٹھنڈی غذائیں اور ٹھنڈے مشروبات کا بکثرت استعمال کریں تو ہمارے جسم میں اعصاب کی تحریک بڑھ جائے گی جس کی وجہ سے بلغمی رطوبت پیدا ہوگی اور خون میں جمع ہوگی اور خارج نہیں ہوگی تو یہ علامات پیدا ہوں گی۔ مثلاً نزلہ، زکام، کیرا، دمہ، کثرت چھینک، بلڈ پریشر لو، خون کی کمی، حیض کی بندش، خروجِ رحم اور رحم کا باہر نکلنا۔ اس کے ساتھ ساتھ بدن میں حرارت کا کم ہونا، بدن ٹھنڈا، سفید، نرم اور پلپلا ہوتا ہے پیشاب مقدار میں زیادہ، رنگت میں سفید آتا ہے۔ بدن میں سستی، غنودگی، حواس میں کندی اور نیند زیادہ آتی ہے۔

ہمارے دیکھنے میں آیا ہے کہ جن علاقوں میں چاول صبح و شام کھائے جاتے ہیں ان علاقوں میں پھلبہری کے مریض زیادہ ہوتے ہیں اکثر مریض نارووال، ظفروال، ڈسکہ، سیالکوٹ اور شکر گڑھ سے آتے ہیں یہاں چاول صبح و شام کھائے جاتے ہیں تو جب ان کو چاول کا پرہیز بتایا جائے تو کہتے ہیں کہ حکیم صاحب! صبح و شام ہم چاول کھاتے ہیں۔ روٹی کا کم استعمال ہوتا ہے۔

علاج بالدوا

مغز کرنجوہ، پوست آملہ ہر ایک آدھا کلو پھٹکڑی بریاں ایک کلو، ہلیلہ سیاہ بریاں دو کلو نہایت باریک پیس لیں۔

قرص برص

بلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، ایلوا، انزروت، گوگل، تمہ۔ ہر ایک 250 گرام

رائی، صعتر فارسی، کلونجی، زیرہ سفید، مصطگی رومی، نمک لاہوری ہر ایک 50 گرام۔

ان تمام ادویہ کا باریک سفوف بنالیں۔ زیرو سائز کیپسول بھرلیں۔ رات سونے سے پہلے ایک کیپسول پانی کے ساتھ کھائیں۔ صبح دو، تین پاخانے آئیں گے پریشان نہ ہوں اس سے بلغمی موٹاپہ کم ہوتا ہے۔ یہ دوا بلغمی، صفراوی امراض میں مفید ہے۔

(گرمی) غدی تحریک سے پھلبہری

جب ہم جانے انجانے میں گرم غذاؤں کو زیادہ طاقتور غذا تصور کر کے کھائیں گے تو ہمارے خون میں گرمی زیادہ جمع ہوجائے گی اور خارج نہیں ہوگی تو ہمارے غدد جاذبہ کا کیمیاوی فعل تیز ہوجائے گا اور غدد ناقلہ کا فعل سست ہوجائے گا جس سے جگر غدد تیز ہوکر صفرا کو بکثرت پیدا کریں گے تو ابتداء میں الرجی، دھپڑی، جلد پر جلن، خارش ہوسکتی ہے اور ایسی حالت میں خدانخواستہ اگر حادثہ ہوجائے تو مریض اپنے زخموں کو ٹھیک کرنے کے لیے انٹی بائیوٹک استعمال کرتا ہے جس کی وجہ سے جگر کا فعل تیز ہوجاتا ہے زخم ٹھیک ہونے کے بعد علامت پھلبہری نکل آئے تو مریض سمجھتا ہے کہ حادثے کی وجہ سے پھلبہری نکل آئی ہے اُسے عضوی اسباب معلوم نہیں ہوتے۔ کسی بھی قسم کی گرم اغذیہ وادویہ خاص طور پر انگریزی ادویہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں جس سے پھلبہری ہوجاتی ہے جب خون میں صفراوی خلط زیادہ ہوگی تو یہ علامات پیدا ہوگی۔

جسم کی رنگت زرد، پیشاب کی رنگت زرد، پخانہ تھوڑا تھوڑا آنا۔ بعض مریضوں کا اگر درست علاج نہ ہو تو دل پھیل جاتا ہے جس سے ہائی بلڈ پریشر، ہیپاٹائٹس C، سرعت انزال، نامکمل انتشار، دل کی گھبراہٹ، دل کی دھڑکن تیز اور ہاتھ پاؤں میں جلن وغیرہ۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ تمام علامات ایک ہی مریض میں ایک ساتھ پائی جائیں جیسے جیسے مرض پرانا ہوگا ویسے ویسے علامات میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

ایسے مریضوں کو بابچی، گندھک کے مرکبات استعمال کروانے سے پیلا یرقان ہوجاتا ہے ابتدائی طور پر پہلے جگر کے فعل کو درست کیا جائے تاکہ جو صفراء کی زیادتی ہے وہ خارج ہوجائے پھر

پھلبہری کا علاج شروع کیا جائے۔صفراء کی زیادتی سے ہونے والی پھلبہری کے مریضوں کی تعداد 70-80 فیصد ہے۔سب سے زیادہ اسی کی وجہ سے پھلبہری نکلتی ہے۔

اکثر پھلبہری کے مریض بہت تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں دھوپ میں نکلنے سے بہت ہی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔جلد پر جلن، الرجی، سینہ میں جلن، کھانا کھانے سے بہت بیزاری بلکہ بھوکے رہنا پسند کرتے ہیں۔منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے ایسے مریضوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ہماری جلد چاہنے ٹھیک نہ بھی ہو لیکن ہماری تکلیفیں دور ہوجائیں تاکہ زندگی تو سکون سے گزر سکے۔جلد کی رنگت خراب ہو گئی تو کیا ہوا زندگی کی ابھی بہت لذتیں باقی ہیں۔

علاج

اعصابی غذائیں ادویہ، غدی اعصابی مسہل، ملین اور اعصابی غدی تریاق وغیرہ استعمال کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے چار چیزوں کیلئے چار چیزوں کو برا نہیں سمجھنا چاہئے۔

(۱) آنکھ کا دکھنا اندھا ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۲) زکام کا ہونا برص کے روگ سے نجات دیتا ہے۔

(۳) پھوڑے، پھنسی ہوجانے سے برص سے حفاظت رہتی ہے۔

(۴) کھانسی کے ہونے سے فالج سے حفاظت رہتی ہے۔

آنکھ دکھنے سے جو فاضل رطوبت جمع ہوتی ہے اس کے نکلنے، بہنے سے نظر محفوظ رہتی ہے۔ زکام، پھوڑے پھنسی ہوجانے سے جلد کے نیچے موجود مواد خارج ہوجاتا ہے۔اگر یہ فاضل مواد خارج نہ ہو تو غدی پھلبہری کی آمد یقینی ہے۔

دھوپ کا گرم پانی برص پیدا کرتا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ یہ برص پیدا کرتا ہے۔

حبِ اکسیر جگر

نسخہ

ترپھلہ 1.5 کلو، بالچھڑ 1 پاؤ، پتھری فولاد 1 پاؤ

تمام ادویہ پیس کر 1 گرام گولی یا زیرو سائز کیپسول بھرلیں ہر کھانے کے بعد ایک خوراک دیں۔

محرک عضلات، مسکن جگر غدد ہے بلغم کو خشک اور ریاح کو خارج کرتا ہے۔ اعصابی صفراوی مزاج کے لوگوں کے لیے از حد مفید ہے خون کی کمی کو پورا کرتا ہے۔

عضلاتی تحریک سے پھلبہری

یہ پھلبہری سودا (تیزابیت) کا خون میں ضرورت سے زیادہ جمع ہونے اور خارج نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے جب ہم خشک قسم کی غذائیں زیادہ استعمال کریں گے تو ہمارے خون میں سوداوی (تیزابی) مادے زیادہ رہیں گے تو یہ علامات پیدا ہوگی۔ خون کا گاڑھا پن، بدن میں خشکی، کھردرہ پن،

بدن میں خشک خارش، اکثر قبض، گیس، ہوا کا بننا اور خارج نہ ہونا۔ یہ علامتیں خشک غذا کے استعمال سے ہوتی ہیں مثلاً سموسے، پکوڑے، بڑا گوشت، کڑاہی گوشت، تیز گرم مصالحہ۔ ایسے لوگوں کی پھلبہری کے نشانوں میں سختی ہوتی ہے جلد میں کھچاؤ ہوتا ہے اس طرح کے نشانوں پر بیرونی استعمال کے لیے تیز خراش پیدا کرنے والی مرہم بالکل فائدہ نہیں کرتی بلکہ نشانوں میں مزید سختی پیدا کرتی ہے پھلبہری کے داغوں کو ٹھیک نہیں ہونے دیتی۔

غدی پھلبہری کے مریضوں کے نشانوں پر آبلے، چھالے بن جاتے ہیں تو مریض اور اس کے لواحقین ہائی دوہائی مچا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دواء ریکشن کر گئی ہے حالانکہ یہی وہ مواد و رطوبت ہے جو جلد کو پوری خوراک نہیں ملنے دیتی تھی اور جس سے جلد کی رنگت تبدیل ہوگئی تھی۔ یہ رطوبت پیلی، سفید اور لیسدار مواد کی شکل میں آبلے و چھالے سے بہہ جاتی ہے اور اس کے بعد پھلبہری کے سفید داغ میں جلد آنی شروع ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ گبھرا کر مریض کو ہسپتال لے جاتے ہیں اور ڈاکٹر سے اپنی اچھی خاصی عزت کرواتے ہیں اور وہ مریض کا انجانے میں علاج لمبا کر دیتے ہیں۔ کیوں کہ اسی رطوبت کو ادویہ کے ذریعے تحلیل کر کے پیشاب پخانے، پسینہ کے ذریعے خارج کرنا ہوتا ہے اور جو جلد کے قریب مواد ہو وہ آبلے و چھالے کی صورت میں بہہ جاتا ہے ڈاکٹر حضرات آبلے و چھالے کاٹ کر پٹی وغیرہ کر دیتے ہیں اور انٹی بائیوٹک میڈیسن کے ذریعے مواد کو دوبارہ خشک کر کے پھلبہری کا حصہ بنا دیتے ہیں جس کو ہم جسم سے نکالنا چاہتے ہیں۔

علاج بالدوا

ملین 4، ملین 5، مسہل 4 کا ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

بابچی، پنواڑ، مٹھا تیلیہ، گھونگچی، ریوند چینی تمام ادویہ ہم وزن لیں اور 1 کلو تلوں کے تیل میں جلائیں اور تیل کو چھان لیں۔ پھر بوتل میں محفوظ کر لیں۔ صبح و شام سفید داغوں اور فنگس کے داغوں پر لگائیں۔ یہ روغن تینوں حالت میں استعمال کر سکتے ہیں۔

پھلبہری کیلئے دم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ مِنْ سَیِّءِ

الْاَسْقَامِ.

"اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ، برص جنون و پاگل پن ، کوڑھی پن اور ہر بُری

بیماری سے۔"

دن میں 3 مرتبہ گیارہ تسبیح مکمل کر کے اپنے سفید داغوں پر دم کریں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

(رجسٹرڈ)

السعید دواخانہ وکتب خانہ

پھلبہری کورس

جلد پر پھلبہری کے سفید نشان انشاءاللہ ایک ماہ میں واضح ٹھیک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

نزد برکت ٹاؤن سٹاپ جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور

0322-4506765

saeeddawakhana.wordpress.com

موٹاپا اور سوزش

آج کل موٹاپا بھی شہرت حاصل کرنے والا مرض بن چکا ہے۔ اب ہر مرد و عورت موٹاپا آنے سے پہلے ہی احتیاطی تدابیر اپنا لیتے ہیں اپنی معلومات کے مطابق کھانا پینا کم کر دیتے ہیں صبح و شام کی واک کو معمول بنا لیتے ہیں ایسے حضرات جو موٹاپا آنے سے پہلے ہی خوفزدہ ہیں اور احتیاطی تدابیر سے اپنی فٹنس کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں کسی حد تک کامیاب بھی رہتے ہیں لیکن کچھ عرصے بعد موٹاپے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ کونسی غذا دواء ہمارے مزاج کے مطابق ہے اور ہمیں فائدہ کرے گی اور دوسری طرف ٹی وی، اخبارات پر موٹاپا کم کرنے والی ادویات بڑے بڑے دعوؤں کے ساتھ فروخت کی جا رہی ہیں پھر ان دواؤں کی تعریف میں بیان کیا جاتا ہے یہ ایک نیچرل ہربل (دیسی) جڑی بوٹیوں یا پھلوں کے رس، کنوں، مالٹا، سیب وغیرہ سے تیار شدہ سو فیصد ہربل پروڈکٹ ہے۔ انگلینڈ و یورپ کے ممالک کی حیرت انگیز ایجاد ہے۔ فلاں ملک کی دوا بہت اچھی اور بہترین ہے جب کہ یورپین ممالک میں دیسی ادویات پر پابندی ہے نہ آپ بنا سکتے ہیں اور نہ کھا سکتے ہیں تو پھر یہ ادویہ ہمارے ملک میں کیوں فروخت کی جاتی ہیں اگر یہ ادویہ جدید ہیں تو ان ادویہ کو یورپی ممالک میں استعمال کرنے پر پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ بہرکیف ہم اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہیں کہ آج کل جو موٹاپا ہے وہ حقیقی موٹاپا نہیں ہے بلکہ یہ موٹاپا ہمارے جگر کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے یہ موٹاپا غدی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔

مریض کے چہرے پر سوزش، چہرہ ابھرا ہوا، آنکھوں کے پپوٹے بھی قدرے سوزش، آنکھوں کے نیچے والی جلد پر سوزش اور اُبھری ہوتی ہے۔ چلنے پھرنے سے سانس پھولتا ہے۔ مریض کے دل کی دھڑکن تیز، گھبراہٹ، پٹھوں میں کمزوری۔ اگر کروٹ لے کر سوئے تو بازو سو جاتا ہے اگر ایک دم کھڑا ہو تو سر چکرا جاتا ہے آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جاتا ہے۔ ایسا مریض لمبا سفر کرے تو اس کے پاؤں، ٹانگوں

پر ورم، سوزش آ جاتی ہے۔ آرام کرنے پر سوج رفع ہو جاتی ہے ایسے ہی لوگوں کی بیماری کچھ عرصہ قائم رہے تو اور علامات بھی ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

جن میں شوگر، سرعتِ انزال، جوڑوں کا درد، ہیپاٹائٹس C، ہائی بلڈ پریشر، دل کا پھیل جانا وغیرہ شامل ہیں۔ جیسے جیسے تحریک میں شدت پیدا ہوگی ویسے ویسے طبیعت مزید خراب ہوگی۔ بیماریاں بھی بڑھتی جائیں گی۔ ایسے لوگوں کو بالکل نہیں معلوم ہوتا کہ ان کا موٹاپا کن چیزوں کے استعمال سے بڑھتا ہے نہ مریض ان باتوں پر توجہ کرتا ہے اسی لیے اُسے شفایابی نہیں ملتی۔ ایسے لوگوں کو ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے مثلاً اخروٹ، چلغوزہ، آم، خوبانی، ساگ، میتھی، مسور کی دال، مرغی و بکرے کا گوشت وغیرہ۔ ان چیزوں سے پرہیز کریں اور اعصابی غذا و دواء استعمال کریں۔

اکسیر موٹاپا

ھوالشافی

فلفل دراز	200 گرام
سونٹھ	200 گرام
تخم مکوہ	200 گرام
سہاگہ بریاں	200 گرام
تخم کاسنی	200 گرام

ترکیب استعمال

تمام ادویہ کو نہایت باریک پیس لیں اور ہر کھانے کے بعد چائے والی آدھی چمچ ہمراہ پانی سے

دمہ

دمہ کے عضوی اسباب تین ہیں دل، دماغ اور جگر۔ ان تینوں اعضاء کے فعل میں کمی بیشی کے سبب دمہ ہوتا ہے دمہ ایسا مرض ہے جس سے مریض مایوسی و ناامیدی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے اکثر لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے۔

اعصابی دمہ

اعصابی دمہ (بلغمی دمہ) بکثرت ٹھنڈی غذا ادویہ کے استعمال کرنے سے، اچانک سردی کا لگنا، موسم کا زیادہ سرد ہونا اور ٹھنڈی ہواؤں کا چلنا وغیرہ۔ یہ دمہ بلغم کے فاسد مواد کے رکنے اور خارج نہ ہونے سے ہوتا ہے مریض میں اعصابی کمزوری، بلڈ پریشر لو، خون کی کمی، جسم میں حرارت کی کمی ہوتی ہے اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو حیض کی بندش، لیکوریا، نزلہ زکام کثرت چھینک وغیرہ بھی ہوتی ہے۔

علاج بالدوا

عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ملین، اکسیر، تریاق، مسہل استعمال کرائیں۔

عضلاتی دمہ

عضلاتی (خشک) دمہ بکثرت خشک گرم غذا اور نشہ آور ادویہ کے استعمال کرنے سے ہوتا ہے جس سے خون مین گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے بدن کی رنگت سیاہ، چہرے پر چھائیاں، داغ دھبے ہوتے ہیں۔ پیشاب کی رنگت زرد سرخ ہوتی ہے۔ ایسے مریض کے پھیپھڑوں میں خشکی کی وجہ سے سانس لیتے

وقت سیٹی بجتی ہے خشک کھانسی، پھیپھڑوں سے خون آنا، سینہ کی خشکی، جلن ہوتی ہے۔ مریض کو ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے گلا تنگ ہوتا جا رہا ہے ایسے مریض کو ٹی بی، بواسیر خونی ہوتی ہیں۔ اس دمہ کو قلبی دمہ کو کہتے ہیں۔

علاج بالدوا:

غدی اعصابی ملین، اکسیر اور اعصابی غدی تریاق ادویہ استعمال کریں۔

غدی (گرمی) سے دمہ

جگر کا فعل تیز ہونے کی وجہ سے خون میں بکثرت صفرا پیدا ہوتا ہے اور خارج نہیں ہوتا گرمی و خشکی کی وجہ سے کھانسی کا عارضہ ہو جاتا ہے کھانسی کی شدت سے پھیپھڑوں میں سوزش ہو جاتی ہے اس کھانسی سے گلے میں خراش، خشکی اور کانٹے کی طرح چبھن ہوتی ہے کھانسی اتنی شدید آتی ہے کہ مریض کے کھانسی کر کر کے آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے تھوڑا سا پانی پینے سے گلا تر ہو جاتا ہے اور کچھ دیر کیلئے آفاقہ محسوس ہوتا ہے بعض اوقات ایسے مریضوں کو ایلوپیتھی حضرات ٹی بی کا مریض سمجھ کر علاج شروع کر دیتے ہیں ایسے مریض دیکھنے میں آئے ہیں جو ٹی بی کے مریض نہیں تھے اُن کو ٹی بی کا کورس کروا دیا گیا۔ صرف یہ دیکھا گیا کہ کھانسی میں شدت ہے اور عام انگریزی دواؤں سے ٹھیک بھی نہیں ہو رہی ہے۔ صرف اس علامت پر ٹی بی کا علاج شروع نہیں کرنا چاہیے جب تک مرض کا اصل سبب سمجھ نہ آئے۔

کیوں کہ اس سے مزید مندرجہ ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

ایسے مریض کو مقعد پر سوزش و درد ہوتا ہے پخانہ تھوڑا تھوڑا آتا ہے پیشاب زرد سرخی مائل ہوتا ہے ایسے مریض کی کھانسی کا بہترین علاج ایک کپ دودھ میں ایک چمچ دیسی گھی ملا کر پینے میں ہے۔ تین راتیں مسلسل استعمال کرنے سے غدی کھانسی، مقعد (پخانے والی جگہ) کی سوزش تین دن میں انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گی۔

دمہ کے علاج میں سب سے بڑی غلط فہمی بلغم ہے ہم سمجھتے ہیں کہ بلغم بیماری ہے جب کہ بلغم

بیماری نہیں ہے بلکہ شفا حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ پھیپھڑوں میں بلغم پتلی لیسدار ہوتی ہے گوند کی طرح۔ جس کو مریض کھانسی کر کر کے بمشکل خارج کرتا ہے اور جب بلغم خارج ہو جاتی ہے تو مریض سکون محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بلغم ختم ہو جائے تو میں ٹھیک ہو جاؤں گا ڈاکٹر صاحب بھی یہی سمجھتے ہیں۔ یہ بلغم جگر کی حرارت کی وجہ سے پتلی ہو جاتی ہے اور پھیپھڑوں میں پھنس جاتی ہے یہ بلغم کچی سفید جھاگ دار ہوتی ہے۔ اصل بیماری بلغم نہیں بلکہ جگر کی حرارت ہے جس کی وجہ سے بلغم پتلی اور کم ہوگئی ہے جس سے دمہ کی بیماری لاحق ہوئی۔

اس کا علاج اگر بلغم کو ختم کرنے کا کریں گے تو قیامت تک بھی کامیابی ناممکن ہے کیوں کہ بلغم ہمارے بدن کا اہم جزو ہے جو ختم نہیں ہو سکتی اگر ختم ہوگی تو زندگی کے ساتھ ہوگی۔

اصل علاج بدن میں رطوبات (بلغم) کو بڑھا کر پتلی لیسدار بلغم کو گاڑھا کر کے خارج کرنا ہے جب بلغم پتلی سے گاڑھی ہوگی تو باآسانی خارج ہوگی۔ بدن میں رطوبات بڑھانے والی ادویہ اغذیہ استعمال کرائیں انشاءاللہ دمہ ٹھیک ہو جائے گا۔ جس طرح پانی کو گرم کریں اور مزید گرم کریں تو آبی بخارات بن کر پانی اُڑ جائے گا اور مقدار میں کم ہو جائے گا اسی طرح جگر کی حرارت کی وجہ سے بلغم کم ہو کر پتلی ہو جاتی ہے اور دمہ کا باعث بنتی ہے 70 فیصد لوگ اسی دمہ میں مبتلا ہیں یہ بالکل لا علاج نہیں ہے اور 80 فیصد لوگوں کو کیرا اور الرجی بھی اسی تحریک میں ہوتی ہے۔ کیرے کو خشک کرتے کرتے صدیاں گذر جاتی ہیں لیکن بد قسمتی سے مستقل آرام نہیں آتا۔

علاج بالغذا

مربہ گاجر، ساگودانہ، کھیر، کدو، گھیا توری، ٹینڈے، مولی، گاجر، شلغم، مونگرے، دال مونگ ماش، لوبیا اور بھنڈی وغیرہ۔ ملک شیک، شربت صندل، شربت بزوری معتدل، دودھ کی لسی وغیرہ استعمال کریں۔

علاج بالدوا

غدی اعصابی مسہل، اعصابی عضلاتی ملین، عضلاتی اعصابی ملین کے ساتھ اعصابی غدی تریاق دیں۔

ان کے استعمال سے مریض کے بدن میں رطوبات بڑھتی ہیں اور مریض سمجھتا ہے کہ میری بیماری بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے وہ علاج چھوڑ دیتا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ بلغم بلغم کا پراپیگنڈہ وہ شور ہے ہر آدمی بلغم کو بیماری سمجھتا ہے۔ اگر مریض کا سانس بلغم کے بڑھنے کی وجہ سے خراب ہونے لگے اور وہ مطمئن نہ ہو تو اس کو ملین 2 تریاق 6 مسہل 5 اور ملین 5 ملا کر دیں اس کے استعمال سے بلغم گاڑھی ہو جائے گی اور مریض بھی مطمئن رہے گا۔ یہ گولی بھی استعمال کریں۔

مغز بادام 50 گرام، ست ملٹھی 30 گرام، گوند کیکر اصلی 20 گرام، کوزہ مصری 250 گرام۔

ترکیب استعمال

تمام ادویہ پیس لیں اور کھانے برابر گولی بنالیں اور اسٹرپسلو کی طرح چوس کر کھائیں۔

معاشرے کی بے حسی اور جنسی بے راہ روی

اسلام مرد اور عورت دونوں کی جسمانی ساخت اور فطرتی صلاحیتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے دونوں کے دائرہ کار کا تعین کرتا ہے۔ اسلام کا موقف یہ ہے کہ مرد اور عورت اپنی اپنی جسمانی ساخت اور طبعی اوصاف کی بنیاد پر الگ مقصد کے حصول کے لیے تخلیق کئے گئے ہیں۔ جسمانی ساخت کے اعتبار سے بلوغت کے بعد مردوں کے اندر کوئی جسمانی تبدیلی واقع نہیں ہوتی سوائے اس کے چہرے پر داڑھی ،مونچھ کے بال ظاہر ہونے لگتے ہیں اور ان کے اندر جنسی جذبات بیدار ہونے لگتے ہیں جب کہ عورت کے اندر بلوغت کے بعد جنسی بیداری کے علاوہ بڑی نمایاں تبدیلی یہ واقع ہوتی ہے کہ عورت کو ہر ماہ حیض کا خون آنے لگتا ہے۔ جس سے اس کے جسمانی نظام میں کچھ تبدیلیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ عورت کا نظام تنفس، نظام ہضم، نظام عضلات، گردشِ خون، ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں۔ گویا پورا جسم اس سے متاثر ہوتا ہے بالغ مرد وخواتین اچھی طرح جانتے ہیں کہ عورت کو قدرت ہر ماہ اس تکلیف دہ صورت حال میں محض اس لیے دوچار کرتی ہے کہ اسے نوع انسانی کی بقا جیسے عظیم مقصد کیلئے تیار کیا جاتا۔

عورت کی تخلیق کا مقصد نوع انسانی کی بقا جیسے عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے عورت کا بلوغت کے بعد ہر ماہ میں ایک ہفتہ تکلیف دہ صورت حال سے دوچار رہنا، پھر زمانہ حمل میں سختیوں پر سختیاں برداشت کرنا، حمل کے 9 ماہ تک اپنے جسم کا خون نچوڑ کر بچے کو اپنے پیٹ میں رکھنا اور پیدائش کے بعد کمزوری کی حالت میں دو سال تک اپنے بچے کی رضاعت، پرورش، نگہداشت اور تربیت

کرنا، گھر کی چار دیواری میں اپنی اور اپنے مرد کی عزت کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس کے بجائے اگر عورت مرد کے شانہ بشانہ ہر شعبے میں حصہ لے جس کو صرف نوع انسانی کے بقا کی ذمہ داری دی گئی ہے تو وہ نئی نسل کی اچھی تربیت کس طرح کر سکتی ہے۔ آج کی عورت یہ ذمہ داریاں بھول کر خود کو جسم فروشی کی آگ میں جھونک رہی ہے اور کچھ روشن خیال لوگ خواتین مرد کے ساتھ ہر شعبے میں کام کرنے کو برا نہیں سمجھتے جو لوگ اس نظریہ کے خلاف ہیں ان کو چھوٹی سوچ، انتہا پسند اور جاہل سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اگر عورت کوئی کام کرنا چاہئے تو بہت کام ہیں جو چار دیواری میں ہو سکتے ہیں۔

جب کہ مرد کے طبعی اوصاف کے اعتبار سے مرد کو اللہ تعالی نے حاکمیت، قیادت، سیادت، مزاحمت، جنگجوئی اور خطرات کو انگیخت کرنے جیسی صفات سے نوازا ہے جب کہ عورت کو اللہ تعالی نے ایثار، قربانی، خلوص، بے پناہ قوت برداشت، لچک، نرمی، حسن، دلکشی اور دل لبھانے کی صفات سے نوازا ہے مرد اور عورت کی جسمانی ساخت الگ الگ ودیعت کی گئی ہیں اس طرح دونوں کی صفات بھی الگ الگ ہیں۔

ہمارے معاشرے میں روشن خیالی کی لہر نے اپنی اپنی ذمہ داریاں بھولا دیں ہیں۔ اب صرف ہمارے جوان لڑکے لڑکیاں چاہئے گلی محلہ ہو یا کالج، یونیورسٹی ہو یہی سوچتے اور کوشش کرتے ہیں کہ کس طرح خوبصورت لڑکیوں کو دوست بنانا ہے اور لڑکیاں سوچتی ہیں لڑکے کا مال دار گھر بار، حسب نسب میں پرفیکٹ ہو اس کے ساتھ خود ہی چکر چلانے میں ذرا نہیں شرماتی بلکہ اپنی ماؤں کو سب سے پہلے اس کام میں ملوث کرتی ہیں اور آگے پر اعتماد طریقے سے لڑکے کے ساتھ چکر چلانے میں مصروف ہو جاتی ہیں اس کا بنیادی سبب صرف آرائش و آرام کی زندگی گزارنے کی خواہش ہے۔ لیکن معاشرے میں کچھ عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو صرف روپوں، آسائش و آرام کیلئے کسی مال دار مرد کیساتھ خفیہ رشتہ قائم کر لیتی ہیں جنسی خواہش بھی پوری کرتی ہیں اور روپے بھی کماتی ہیں کچھ ادھیڑ عمر کی خواتین اپنے پاس سے مردوں کی خدمت بھی کرتیں ہیں اور محض جنسی لذت کی خاطر اس کا جیب خرچ بھی چلاتی ہیں۔ اب اس کام کو بطور پرفیشن اپنایا جا رہا ہے اس کام کو نہ برا اور نہ حرام سمجھا جاتا ہے بلکہ اس کو بطور انٹرٹینمنٹ سمجھ کر

کیا جاتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں جنسی ہیجان اور انتشار کو پھیلانے والے ہتھیاروں میں ٹی وی۔ وی سی آر۔ بازاری ناول، فحاشی پھیلانے والے لٹریچر رسائل اور جدید طریقہ موبائل دوستی ہیں جو کہ ناپختہ ذہن اور اُٹھتی ہوئی عمر میں بچوں کو متاثر کررہے ہیں جس کی وجہ سے بے حیائی کا مرض اس قدر عام ہو چکا ہے کہ باحجاب خواتین اب ڈھونڈھنے سے نہیں ملتیں۔ موبائل گپ شپ سے نوجوان طبقہ جنسی طور پر زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ 18-20 سال کے لڑکے لڑکیاں آپس میں غیرضروری فحاش گفتگو کرتے ہیں تو دونوں جنسی طور پر بیمار ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ لڑکوں میں جریان، احتلام، ذکاوتِ حس، سوزاک، مادہ منویہ کا پتلا ہونا۔ جب کسی خوبصورت چہرے کو نظر بھر دیکھا تو کام تمام ہوجاتا ہے ذکاوتِ حس کا اتنا زبردست مریض بن جاتا ہے کہ وہ ذرا سی جھلک پڑے تو پانی پانی ہوجاتا ہے چلنا پھرنا دشوار ہوجاتا ہے کیوں کہ عضوتناسل سے لیسدار رطوبت فوری طور پر نکل آتی ہے۔ یہ مرض کافی عرصہ رہے تو بدن میں کمزوری، لاغری، سستی اور نقاہت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور لڑکیوں میں لیکوریا، کمر درد، خون کی کمی، حیض کی تنگی اور اس کا تکلیف درد سے آنا، ہسٹریا، جنون وغیرہ کی علامات پیدا ہوسکتی ہے جس سے جنسی اعضاء شدید متاثر ہوتے ہیں جو کہ دوسرے کئی خطرناک امراض کو دعوت دیتے ہیں۔

بہترین ازدواجی زندگی

میاں بیوی زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں جب شوہر بیمار ہو جائے تو بیوی دیکھ بھال کرتی ہے اور جب بیوی بیمار ہو جائے تو شوہر۔ جو لوگ شادی نہیں کرتے اور اکیلے زندگی گزارنے کا فیصلہ کرتے ہیں کیوں کہ ان کی پسند کی شادی نہیں ہوئی اس لیے زندگی بھر کنوارہ رہنے کی قسم کھا لیتے ہیں اور جب بڑھاپا آتا ہے اور کوئی رفع حاجت دھونے والا نہیں ہوتا تب سوچتا ہے کاش بیوی بچے ہوتے تو آج میرا خیال رکھتے۔ اگر اتنی زیادہ خدمت نہ کرتے تو کم از کم رفع حاجات اور کھانے پینے کا خیال تو رکھتے۔ اسی لیے تو کہتے ہیں کہ دینِ اسلام فطرت کے مطابق دین ہے ایسے لوگ جذباتی ہو کر نکاح نہیں کرتے جب کہ نکاح نہ کرنے والا نکاح کی سنت واجر و ثواب سے محروم رہتا ہے۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایسا شخص تمہارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس (سے اپنی بیٹی) کا نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور زبردست فساد برپا ہو گا۔"

(ترمذی)

فتنہ فساد سے مراد ہے کہ بدکاری، زناکاری اور اغلام بازی میں لوگ مبتلا ہو جائیں گے۔

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ نے ازواج مطہرات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا (پوچھنے کے بعد) ان میں سے ایک نے کہا میں عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا ایک نے کہا میں رات کو آرام نہیں کروں گا صرف نوافل پڑھتا رہوں گا ایک نے کہا روزہ رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ

نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا ان لوگوں کو کیا ہوا جنہوں نے ایسی ایسی باتیں کہی میں رات کو نوافل پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں روزہ رکھتا ہوں ترک بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو شخص میرے طریقے سے منہ موڑے گا وہ مجھ سے نہیں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کرنا ضروری ہی نہیں بلکہ اجر و ثواب بھی ہے اور راحت و تسکین کا باعث بھی ہے نکاح سے پہلے منگیتر کو دیکھنا جائز ہے ہاتھ، پاؤں کے علاوہ منگیتر کے باقی کسی حصہ کو دیکھنا یا دکھانا منع ہے۔ جو لوگ نکاح کرتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ وہ کن کن قباحتوں و گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس صحبت کرنے کے لیے آئے اور دوبارہ صحبت کرنا چاہئے تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔"

(مسلم شریف)

اگر دوبارہ مباشرت کرنا چاہئے تو پہلے شرمگاہ کو دھوئے پھر دوبارہ وضو کرے پھر دوبارہ لطف اندوز ہو۔

جمعہ کی رات صحبت کرنا مستحب ہے بیوی سے دن میں صحبت کرنا جائز ہے اگر کرنے کے بعد سونا ہو تو غسل کرے ورنہ وضو ضرور کرے۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ دھو کر نماز کی طرح وضو فرماتے اور سو جاتے"

(بخاری شریف)

"حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے لیے اچھا ہے۔"

(حاکم)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خادم یا عورت کو کبھی نہیں مارا۔"

"حضرت مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔"

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے اور جب اذان ہوتی تو نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے۔"

- نیک بیوی خوش بختی کی علامت ہے اور بری بیوی بدبختی کی علامت ہے۔

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں خوش بختی کی علامت ہیں۔

(۱) نیک بیوی

(۲) کھلا گھر

(۳) نیک ہمسایہ

(٤) اچھی سواری

اور چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں۔

(۱) بری بیوی

(۲) برا ہمسایہ

(۳) بری سواری

(٤) تنگ گھر۔"

جو عورت اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی وہ اللہ کا حق بھی ادا نہیں کر سکتی کسی عورت کے لیے اپنے شوہر کے حقوق کما حقہ ادا کرنا ممکن نہیں۔

"حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شوہر کا بیوی پر حق اس قدر ہے کہ اگر شوہر کو زخم آ جائے اور بیوی اس کو چاٹ لے تب بھی شوہر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔"

شوہر کی ہر جائز خواہش کا احترام کرنا بیوی پر واجب ہے اگر بیوی اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے تو پہلے مرحلے میں اسے سمجھائے اور دوسرے مرحلے میں اپنے بستر سے الگ کرنے اور تیسرے مرحلے میں ہلکی مار مارنے کی اجازت ہے۔

عورت کے حقوق کی قانونی حیثیت وہی ہے جو مرد کی ہے عورت کے حقوق ادا کرنا واجب ہے عورت کے حقوق ادا نہ کرنا باعثِ ہلاکت ہے۔

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو ہلاک کرنے کے لیے اتنا گناہ کافی ہے کہ جس کا خرچ اس کے ذمہ ہے اسے خرچ نہ دے۔"

عورت کے جنسی حقوق ادا کرنا مرد پر واجب ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی صحت اور اس کی تکلیفوں کا بھی احساس کرے اور اس کو دور کرنے کیلئے تدابیر اختیار کرنی چاہیۓ اگر اپنی بیوی سے اولاد چاہیۓ تو اس کے جسمانی نظام کے پرزوں کو تندرست صحت مند ہونا چاہیۓ۔

جلق اور ذکاوتِ حس

جلق درحقیقت نام ہے عضو مخصوص کی ایسی رگڑ کا جس سے انتشار پیدا ہو کر منی خارج ہو جائے جلق کے معنی مشت زنی کے ہیں۔ مشت کے لفظی معنی مٹھی کے ہیں فارسی لفظ زن کے معنی عورت کے ہیں اس سے مراد اپنی مٹھی کے ذریعے وظیفہ زوجیت (لذت) غیر طبعی طریقہ سے پورا کرنا ہے۔ ایسے لوگ ذہنی طور پر ایما جن (خواب) دیکھتے ہیں اور ساتھ غیر طبعی طریقہ سے لذت حاصل کرتے ہیں آج کل انٹرنیٹ اور موبائل فحاش ویڈیو کا انتہائی محفوظ طریقہ ہے نہ کوئی رُوک نہ ٹوک، نہ وارنٹ نہ گرفتاری۔ ان چیزوں سے آج کے نوجوان لڑکے زیادہ برباد ہو رہے ہیں انٹرنیٹ کیفے میں رقم اور وقت ضائع کرتے ہیں جس سے ہمارے جسم پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ انتہائی خطرناک ہوتے ہیں جب جوان لڑکا دن میں خواب دیکھتا ہے اور ہاتھ ہلاتا ہے اور غیر طبعی طور پر مادہ منویہ خارج کرتا ہے جس سے جسم کے عضلات میں کمزوری اور درد پیدا ہوتا ہے جس سے سر درد، چکر آنا، ٹانگیں کمزور ہو کر لڑکھڑانے لگتی ہیں جلق سے حرام مغز پر برا اثر پڑتا ہے جس سے اعصاب ناکارہ ہو جاتے ہیں علاوہ ازیں کثرت جلق، غدہ قدامیہ، او مجریٰ بول کے اندر اجتماعِ خون ہو جاتا ہے جس سے وہاں پر حس بڑھ جاتی ہے جو ذکاوتِ حس کا باعث بنتی ہے جلق سے جو عام علامات پیدا ہوتی ہیں عضو خاص کمزور، ڈھیلا، جڑ بالکل پتلی ہو جاتی ہے کسی ایک طرف ٹیڑھا ہو جاتا ہے جلق سے اعصاب اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہاتھ کانپنے لگتے ہیں قوت حافظہ کمزور ہو جاتی ہے بھولنے کا عارضہ ہو جاتا ہے اس وقت جوان لڑکے یہ بھول جاتے ہیں کہ مستقبل میں ہماری شادی ہوگی اور زندگی میں یہ بہت بڑی تبدیلی ایک بھاری ذمہ داری ہوتی ہے ان کا اس طرف کوئی دھیان نہیں ہوتا جب شادی کا وقت قریب آتا ہے تو گھبراہٹ ہونے لگتی ہے کہ شادی کے بعد کیا ہوگا ازدواجی زندگی کامیاب ہوگی یا نہیں لڑکوں میں ایک ایسا طبقہ ہے جو دیکھنے میں نہایت شریف، فرمانبردار اور نمازی ہوں گے اور اپنی زبان سے اپنی کوئی خواہش ظاہر نہیں

کرتے بلکہ خاموشی سے اطاعت بجالاتے ہیں اور صرف اپنی مدد آپ کے تحت وقت گذار کر شادی تک کا سفر طے کرتے ہیں اور کچھ لڑکے ایسے ہوتے ہیں جو زنا، اغلام بازی کا راستہ اختیار کرتے ہیں پہلا طبقہ خطرناک بیماریوں کا شکار نہیں ہوتا۔ جب کہ دوسرا طبقہ خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے مثلاً سوزاک، آتشک، عضو خاص میں جلن، پیشاب کرنے میں تکلیف، عضو خاص پر دانے، پھنسیاں، پیلی رنگت میں نکل آتی ہیں عضو سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے ایسے لوگ زیادہ تر سوزاک کی زہر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

سوزاک

یہ علامت غدی عضلاتی تحریک (گرمی خشکی) کے سبب سے ظاہر ہوتی ہے چونکہ صفرا کا اخراج بند ہوتا ہے یعنی کیمیاوی تحریک زوروں پر ہوتی ہے جس سے مقامی طور پر شدید گرمی خشکی ہوتی ہے جس سے رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ اور پیشاب مقدار میں کم آنے لگتا ہے بعض اوقات قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ آتا ہے بالاخر پیشاب کی نالی میں سوزش ہو کر زخم بن جاتے ہیں جن سے کبھی کبھار خون بھی آنے لگتا ہے پھر بعد میں پیپ آنے لگتی ہے مگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو پھر یہی زخم قرحہ بن جاتے ہیں جو پھر زندگی بھر جان نہیں چھوڑتا چونکہ سوزاک خلط صفراء کے خمیر در خمیر کے بعد زہر میں تبدیل ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ سوزاک پیشاب کی (نائزہ واحلیل) میں سوزش، ورم اور زخم کا نام ہے کیوں کہ اس نالی میں مریض کو بہت شدید تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات پیشاب کرنے سے ڈرتا ہے چیخیں بھی نکل جاتی ہیں اس نالی کی غشائے مخاطی کا تعلق جگر غدد سے ہوتا ہے گویا جگر و غدد گردوں اور جسم کے تمام غدد اس سے متاثر ہوتے ہیں اس لیے سوزاک کے علاج میں جگر، گردے اور غشائے مخاطی کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کیوں کہ بیماری کا اصل مرکز جگر غدد ہے جو کہ انسانی مشینری میں ایک سردار کی حیثیت رکھتا ہے یعنی یہ عضو رئیس ہے جب جگر سے خلط صفراء کا اخراج ہوگا تب ہی سوزاک ٹھیک ہوگا البتہ گرم چیزوں کے استعمال سے پرہیز بتائیں۔ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی سوزاک کا مرض پایا جاتا ہے بلکہ عموماً

بازاری عورتیں اس نامراد بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں یہی عورتیں اوباش، بدمعاش اور ذاتی قسم کے لوگوں سے یہ بیماری منتقل کرتی ہیں جب ایسے مرد اپنی بیویوں سے جنسی ملاپ کرتے ہیں تو وہ بھی اس خطرناک بیماری میں مبتلا ہو جاتی ہیں سوزا کی مرد اور عورت سے بھی ایک دوسرے کو یہ مرض لگ جاتا ہے یہ مرض اس لیے زیادہ پھیل رہا ہے کہ لذت، آرائش و آرام کے شیدائی کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں۔ ایسے ہی مردوں کے خصیہ میں رسولی ہونا، ہوا بھرنا، خصیہ پر سوزش ورم ہونا، پیشاب قطرہ قطرہ آنا، بعض دفعہ جلن کے بغیر پیشاب سفید رنگ میں قطرہ قطرہ آتا ہے۔ بعض مرد حضرات ٹائم کو بڑھانے والی بازاری ادویات استعمال کرتے ہیں جن کے ری ایکشن سے بھی خصیوں کا عارضہ ہو جاتا ہے۔

اغلام

"حضرت لوط علیہ السلام کا بھی ذکر کرو جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا۔ کیا تم مردوں کے پاس آتے ہو اور راستے بند کرتے ہو اور اپنی عام مجلسوں میں بے حیائیوں کا کام کرتے ہو اس کے جواب میں اس کی قوم نے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہا کہ بس جا۔ اگر سچا ہے تو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ۔"

اس بدکاری سے مراد وہی لواطت ہے جس کا ارتکاب قوم لوط علیہ السلام نے ہی سب سے پہلے کیا جیسا قرآن نے صراحت کی ہے یعنی تمہاری شہوت پرستی اس انتہا کو پہنچ گئی ہے کہ اس کیلئے طبعی طریقے تمہارے لیے ناکافی ہو گئے ہیں اور غیر طبعی طریقہ تم نے اختیار کر لیا ہے جنسی شہوت کی تسکین کیلئے طبعی طریقہ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کی مباشرت کی صورت میں رکھا ہے حضرت لوط علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی گئی اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو قوم لوط کو ہلاک کرنے کیلئے بھیج دیا اور وہ فرشتے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں اسحٰق علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری دی اور ساتھ ہی بتلایا کہ ہم قوم

لوط علیہ السلام کی بستی ہلاک کرنے کیلئے آئے ہیں حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کے بیٹے تھے اور آپ دونوں کا زمانہ ایک تھا دین اسلام کو اسی لیے دین فطرت کہا جاتا ہے کہ تمام پابندیوں میں انسان کی فلاح اور تمام احکام میں انسان کیلئے بھلائی ہے لیکن جو انسان پابندیوں کو توڑتے ہیں چاہئے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم وہ نقصان اٹھاتے ہیں آج کل حسین وجمیل لڑکے کم عمری میں ہی شکار ہو جاتے ہیں شکاری گناہ تو کماتا ہی ہے صحت بھی گنواتا ہے یہ فعل کرنے سے عضو مخصوص پر خراش، وسوزش پیدا ہو جاتی ہے رگڑ سے تو اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا گندگی والی جگہ سے نقصان ہوتا ہے اور انتہائی مہلک بیماری چمٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے یورپ میں اس کام کو (ہم جنس پرستی) کو آئین اور قانون کے مطابق تحفظ دیا گیا ہے۔ اب تو انڈیا کی عدالتوں نے بھی اس کو آئین اور قانون کا تحفظ دے کر اپنے ملک میں نافذ کر دیا گیا ہے اور اس فیصلے پر انڈین گورنمنٹ خاموش ہے یہ خبر جولائی 2009 کی ہے۔

"تمہاری عورتیں تمہاری کھیتاں ہیں اپنی کھیتوں میں جیسے چاہو آئو (بقرہ)

کھیتی سے مراد ہے جس طرح کسان زمین پر ہل چلاتا ہے زمین کو زرخیز بنا کر پھر بیج بوتا ہے اور اس کھیتی سے اپنی محنت وصول کرتا ہے اسی طرح عورت کا رحم کھیتی ہے جہاں تخم کے جاتے ہی حمل قرار پاتا ہے اور جہاں سے کچھ بھی حاصل نہ ہو اس جگہ سے پرہیز کرو۔ دین اسلام صرف اپنی بیویوں کے ساتھ فطرتی طریقہ اپنانے کی اجازت دیتا ہے لیکن کچھ شیدائی اپنی بیویوں سے بھی زبردستی غلط کاروائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا کر لیتے ہیں ان کیلئے نبی کریم کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے کہ بیوی سے دبر (پاخانے والی جگہ) میں صحبت کرنا منع ہے۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس کی دبر (پاخانے والی جگہ) سے صحبت کرے وہ ملعون ہے۔" (مسند احمد)

ایسے حضرات جو فاعل بننے کی بجائے مفعول بن جاتے ہیں یعنی لواطت کروانے کے عادی ہوتے ہیں ان کے مقعد کے غدد میں تسکین ہوتی ہے ان میں سوداوی فضلات رکتے ہیں جس کی وجہ سے

مقعد کے غدد پھول کر مسوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں پھر آہستہ آہستہ اپنی انگلی کا استعمال شروع کرتے ہیں پھر ڈیمانڈ بڑھتی ہے تو لڑکوں کی طرف رجوع شروع کر دیتے ہیں۔ مسوں کے فضلات کی وجہ سے بے چین ہو جاتے ہیں اور یہ فعل کرتے ہیں اور جن حضرات کو بظاہر بواسیری مسے نہیں ہوتے لیکن وہ کروانے کے شوقین ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے خون میں بواسیری زہر ہوتا ہے جو عضلاتی اعصابی تحریک کی وجہ سے خارش کا سبب بنتا ہے۔

احتلام

لفظ احتلام عربی کا لفظ ہے اس کا مادہ حلم ہے جس کے معنی ہیں خواب دیکھنا یا خواب میں جنسی لذت حاصل کرنا ہے۔ اس کو دوسرے لفظوں میں شیطان آنا بھی کہتے ہیں خواب میں احتلام کی کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے اس میں مباشرت واغلام اور جلق وحظ وغیرہ۔ حقیقت یہ ہے کہ نیند کی حالت میں جب منی اور اس کے اعضاء کا جسم پر دباؤ ہوتا ہے تو طبیعت جنسی جذبہ کو تحریک دیتی ہے جس سے انسان بے قابو ہو جاتا ہے اور اس کا انزال ہو جاتا ہے۔ خواب میں منی خارج ہونا ہی احتلام کہلاتا ہے پرانے احتلام کے مریض عضلاتی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتے ہیں لیکن میں نے ایسے مریضوں کا بھی علاج کیا ہے جو غدی عضلاتی تحریک میں مبتلا تھے اور وہ جب سوتے ہیں احتلام ہو جاتا ہے چاہئے وہ دن کو سوئیں۔ دن کو بھی دو تین مرتبہ احتلام اور اگر رات کو سوئیں تو رات کو زیادہ شدت سے احتلام ہوتا ہے ایسے لوگ ٹھنڈی اشیاء بڑے شوق سے استعمال کرتے ہیں اور گرم کھاتے ہی طبیعت بے چین ہو جاتی ہے ایسے مریضوں کو پیشاب کی رنگت زرد، اکثر ہلکے ہلکے بخار کی شکایت ہوتی ہے پرانے بخار ٹائیفائیڈ وغیرہ میں بھی اکثر مبتلا ہو سکتے ہیں جو مریض عضلاتی اعصابی تحریک کے ہوتے ہیں ان میں کثرت تیزابیت (خشکی) سے احتلام روزانہ ہونے لگتا ہے اور اکثر کو قبض کی شکایت رہتی ہے تمام بدن میں کھچاؤ اور تکلیف محسوس ہوتی ہے بدن کھردارہ، چہرہ بے رونق، مرجھایا ہوا، گالیں پچکی ہوئی، بدن دبلا پتلا،

جسمانی وزن کم، نقاہت کمزوری پیدا ہو جاتی ہے جنسی تحریکات انسان میں اس وقت تک نہیں ابھرتیں جب تک جنس غدد اپنی نشو ونما مکمل نہیں کر لیتے جب مردوں میں خصیے، اعضائے تناسل، خزانہ منی اپنی نشو ونما مکمل کر لیتے ہیں تو خصیے منی بنانا شروع کر دیتے ہیں اور خزانہ منی میں جمع کرنا شروع کر دیتے ہیں جب خزانہ منی اس سے بھر جاتی ہے تو لہروں کی صورت میں جنسی تحریک پیدا کر کے منی خارج ہوتی ہے اگر شادی کر لی جائے تو بہتر ورنہ طبیعت احتلام کی صورت میں منی خارج کر دیتی ہے ایسا احتلام جو پندرہ دِن مہینے میں ایک دفعہ ہو جائے بہتر ہے اس سے صحت بہتر رہتی ہے جب کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن میں مادہ منویہ پیدا ہی نہیں ہوتا ایسی علامات غیر طبعی ہیں۔

سُرعتِ انزال

آج کل یہ بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے ہر شخص اسی بیماری سے پریشان ہے شادی شدہ آدمی کی پریشانی تو سمجھ میں آتی ہے جو بغیر شادی کے حضرات پریشان ہیں یہ بہت فکر کی بات ہے اس کی وجہ معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی عورتیں ہیں جو جسم فروشی کی عادی ہیں ان کی وجہ سے یہ حضرات پریشان ہیں سرعت انزال کا مرض غدی تحریک کا سبب ہوتا ہے اس تحریک کی وجہ سے عضلات میں تحلیل ہوتی ہے جس وجہ سے عضلات کمزور ہوتے ہیں حرارت کی وجہ سے منی میں امساک نہیں ہوتا مادہ منویہ زیادہ پتلا ہوتا ہے اس میں بالکل ٹھہراؤ نہیں ہوتا کیوں کہ امساک کیلئے خون کی حرارت کو اعتدال پر لانا اور قلب کا قوی ہونا ضروری ہے جس سے عضلات میں طاقت پیدا ہوگی اور ریاح صالح قائم رہے گی مگر غدی تحریک (گرمی خشکی) کی وجہ سے قلب کی طرف حرارت کی زیادتی ہوتی ہے جس کی وجہ سے قلب میں تحلیل (گرمی) شدید ہوتی ہے جس سے طبعی امساک قائم نہیں رہتا بلکہ بعض مریض ایسے بھی دیکھنے میں آئے ہیں جو وظیفہ زوجیت سرانجام دینے کیلئے تیار ہوئے اور جب بیوی کے قریب گئے تو معاملہ پہلے ہی صاف ہو گیا ایسے میاں بیوی کے تعلقات میں بدمزگی پیدا ہوتی ہے بیوی کے جنسی جذبات ادھورے

رہ جاتے ہیں آدمی پریشانی، خوف اور ندامت کے شکار ہو جاتے ہیں اور نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں جس کا اثر بیماری میں مزید اضافہ کر دیتا ہے وہ اضافہ یہ ہوتا ہے جب شوہر بیوی کے قریب جاتا ہے تو شہوت بالکل ختم ہو جاتی ہے اور جب وقت خاص سے پہلے اور بعد میں شہوت چیک کرتا ہے تو ٹھیک ہوتی ہے لیکن جب قریب جانے کا وقت آتا ہے تو شہوت بالکل نہیں ہوتی اس کی وجہ اعصاب میں تسکین ہوتی ہے جس کی وجہ سے دماغ کو پیغام صحیح طور پر موصول نہیں ہوتے جس کی وجہ سے جو تھوڑا بہت انتشار ہوتا ہے وہ بھی ختم ہو جاتا ہے اس لیے ہم مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی بیوی سے بالکل فری ہو کر خواشگوار موڈ میں ملیں یہ مسئلہ تو خوشگوار ماحول سے ہی ٹھیک ہو جاتا ہے بعض لوگوں کی شادی کا عرصہ زیادہ گذر جائے اور تعلقات میں بہتری نہ آئے تو طلاق تک نوبت آجاتی ہے کچھ نیک صفت بیویاں بھی دیکھی ہیں جو اپنے شوہر کی عزت کی خاطر بالکل بھی اپنا دکھ بیان نہیں کرتیں۔

دوسری طرف آدمی ایسے معالج کی تلاش میں ہوتا ہے جو آناً فاناً بیماری سے نجات دلا سکے اور ایسے حضرات کرشمہ ساز معالج کے متلاشی ہوتے ہیں اور ایسے حضرات فطرتی، قدرتی طریقہ علاج کی طرف مائل نہیں ہوتے بلکہ یہ چاہتے ہیں ایک دو دن زیادہ سے زیادہ ہفتہ تک لیکن قدرت کا قانون ان جذباتی لوگوں کیلئے نہیں بدل سکتا یاد رکھیں جب تک آپ کے جگر و خون کی حرارت کو اعتدال پر نہ لایا جائے تو مرض میں شفا کی منزل تک پہنچنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

ایک نوجوان لڑکا سعید دواخانہ پر تشریف لایا اور اس کو اپنے علاج میں بہت جلدی تھی اس کو سب کچھ بہت جلدی کرنا تھا جب اس نے اپنی تکلیفیں بتانی شروع کی تو ایک لمبی داستان سنائی معدہ میں ایسے لگتا ہے جیسے آگ رکھی ہوئی ہے۔ روٹی حلق سے نیچے نہیں اترتی۔ الٹی سی آنے لگتی ہے متلی گھبراہٹ، سانس پھولنا، سینہ میں جلن، طبیعت میں غصہ، چڑچڑاپن، بیوی کے قریب جانے سے پہلے ہی معاملہ صاف پھر اس نے بتایا ڈاکٹروں سے بہت علاج کروائے اس نے SGOT-SGPT ٹیسٹ کرایا جو کہ 28 تک تھا ڈاکٹر نے کہا رپورٹ نارمل ہے لیکن طبی طور پر یہ رپورٹ نارمل نہیں کیوں کہ رپورٹ جو مریض بتا رہا ہے وہ بے چارہ آپ کے سامنے اپنی تکلیفیں بیان کر رہا ہے اور آپ اس کو جھوٹی تسلی دے

رہے ہیں۔ ہر انسان کی اپنی طبیعت کے لحاظ سے SGPT-SGOT نارمل ہوتی ہے جہاں اسے کوئی پرابلم نہیں وہی اس کی نارمل رپورٹ ہے۔ چاہیے 15-17 ہو ایسے مریض کی حرارت کو اعتدال پر لایا جائے گا اور پھر دوسرا مرحلہ طبعی امساک کا شروع ہوگا جس میں عضلاتی اعصابی مغلظ ،ملین ،اکسیر وغیرہ استعمال کریں گے کیوں کہ ہم نے اس کی منی میں ٹھہراؤ پیدا کرنا ہے تاکہ مریض کا وقت زیادہ ہو مریض اپنی اصل پریشانی ٹائم کی کمی سمجھتا ہے باقی علامتوں کو ترجیح نہیں دیتا۔ اُس کا علاج پہلے جگر ،معدہ، گردے کی اصلاح کرنا پھر عضلات کو مضبوط کرنا ہے پھر ہی طبعی امساک پیدا ہوگا ہر مریض کے اسباب کی تشخیص کریں پھر اس کی تحریک کے مطابق علاج شروع کریں۔

سفوف مغلظ جدید

ثعلب مصری، شقاقل مصری، مصطگی رومی، دارچینی ،بنسلوچن، تج، تالمکھانہ، گوکھرو، سنگاڑہ خشک ،بسپستان ہر ایک 50 گرام اور مصری 500 گرام لیں۔ ان کو نہایت باریک پیس لیں اور صبح وشام کھانے سے پہلے چائے والی آدھی چمچ دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اس کے استعمال سے منی کا قوام گاڑھا ہوگا اور ٹھہراؤ پیدا کرے گا اور شہوت کو بڑھاتا ہے عضو مخصوص کو مضبوط کرتا ہے۔ مرد کا اصل جوہر منی ہے جب خون میں حرارت بڑھتی ہے اس کی شدت کی وجہ سے منی میں تولیدی جراثیم بھی ختم ہونے شروع ہو جاتے ہیں جو کہ بے اولادی کا ایک سبب بنتا ہے لیکن پریشان نہ ہوں۔ اس کا علاج ممکن ہے۔ شہوت کی مضبوطی کا منی کے ساتھ ہی تعلق ہے جب خزانہ منی کی تھیلی بھر جائے گی تو طبعی طور پر جسم میں جنسی لہریں جوش مارتی ہیں جس کا مطلب ہوتا ہے کہ مباشرت کے لیے جنسی اعضاء تیار ہیں۔ لیکن آج کل نہ لہروں کا انتظار ہوتا ہے نہ خزانہ منی بھرنے کا صرف لذت کی خاطر بار بار مباشرت کی جاتی ہے جو قطعی غلط ہے ہفتے میں ایک بار نیا جوڑا دو بار کرلے اس سے میاں بیوی کی صحت تندرستی قائم رہتی ہے اور بچے بھی تندرست، صحت مند اور خوبصورت پیدا ہوتے ہیں۔

امساکی

لوبان، لونگ، دارچینی، تخم بھنگ، تخم جوز ماثل، تخم تالمکھانہ، اجوائن خراسانی تمام ادویہ دو حصے اور شنگرف مدبر ایک حصہ بقدر نخود گولیاں بنائیں۔

جو حضرات اپنے خوشگوار لمحات کو بڑھانے کیلئے در بدر پھرتے ہیں ایسے حضرات صرف اپنا وقت بڑھانے کی خواہش رکھتے ہیں اور وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں کس وجہ سے ان کا وقت بالکل نہیں لگتا اس سبب کو دور کیا جائے تو ان کا وقت بڑھ جاتا ہے لیکن وہ کہتے ہیں حکیم صاحب آپ باقی باتیں چھوڑیں صرف وقتِ خاص بڑھائیں تو ایسے حضرات کا وقت نہیں بڑھتا جب تک آپ کے نظامِ جسم میں لگے ہوئے پرزے درست کام نہیں کریں گے اور اعضاء بیمار رہیں گے اُس وقت تک آپ کا وقت نہیں بڑھے گا پہلے آپ بیمار اعضاء کے فعل کو درست کریں پھر آپ کے خوشگوار لمحاتِ بھی بڑھیں گے ۔انشاءاللہ

نامردی

عضلاتی غدی نامردی

ایسے حضرات جن کی قوت باہ میں کمزوری ہو جس میں ہوشیاری تو آتی ہے مگر نزدیک جانے پر بالکل کمزور یا ختم ہو جاتی ہے اس کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً گرم خشک ادویہ کا استعمال کشتہ شنگرف، کشتہ سم الفار، کشتہ تانبا، شراب، چرس، بھنگ اور دیگر منشیات کا متواتر استعمال اغذیہ میں کباب، کڑاہی گوشت، چٹ پٹے، تیز مصالحے کھانا، کثرت جماع، کھانا کھانے کے بعد فوراً جماع کرنا اور ایسے معمول

بنالینا اس سے معدہ میں تیزابیت، سوزش پیدا ہو جاتی ہے جس سے نظام ہضم بگڑ جاتا ہے بھوک ختم ہو جاتی ہے اکثر قبض اور تبخیر معدہ، بواسیر خونی، بادی، ریح گردہ، درد گردہ، پتھریاں،، خصیوں کی خارش، ورم خصیہ اس تحریک میں تیزابیت کی زیادتی ہونے کی وجہ سے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں دماغ بذات خود ماؤف ہو جاتا ہے اعصاب اپنا کام طبعی طور پر صحیح سرانجام نہیں دے سکتے مادہ منویہ کی پیدائش اور اخراج میں غدد کا بہت بڑا عمل دخل ہوتا ہے جب تک مادہ منویہ متحرک نہ ہو مکمل انتشار کا ہونا ناممکن ہے۔ جن لوگوں کو نامردی کے مرض میں شفا نہیں ملتی اس کی وجہ ہے جس معالج کے پاس جا کر اپنی کہانی سناتا ہے تو بعض معالج اس کو وہی طاقتور ادویہ اغذیہ دیتے ہیں جن کی وجہ سے بیمار ہوا ہے اور ایسے حضرات در بدر پھرتے رہتے ہیں ان حضرات کے علاج میں احتیاط برتنی چاہئے پہلے صحیح تشخیص کریں پھر غذائی علاج تجویز کریں اس میں غذا تر گرم سے گرم تر ہونی چاہئے یعنی اعصابی غدی، غدی اعصابی۔ تاکہ معدہ کی سوزش، قبض، گیس وغیرہ دور ہو جائے۔

اعصابی عضلاتی نامردی

جنسی مرض کی دوسری وجہ اعصابی عضلاتی (تری سردی) ہے اس تحریک کے مریض میں فعل مباشرت کی خواہش بالکل نہیں ہوتی۔ فعل مباشرت سے کنارہ کش ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے رغبت مفقود ہو جاتی ہے۔ یہ علامت زیادہ ٹھنڈی غذائیں، دوائیں کھانے سے پیدا ہوتی ہے اس تحریک میں جگر، غدد میں تحلیل ہوتی ہے دل میں تسکین ہوتی ہے جگر غدد میں تحلیل ہونے کی وجہ سے پھیل جاتے ہیں اور ان کے منہ فراخ ہو جاتے ہیں جس وجہ سے رطوبات شدت کے ساتھ خارج ہونے لگتی ہیں ان میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے رطوبات سے مراد پیشاب پسینہ کثرت سے آتا ہے بدن میں حرارت کی کمی ہو جاتی ہے اور مریض کے جسم میں کڑل پڑنے لگتے ہیں قلب عضلات میں تسکین ہوتی ہے۔ جس سے دوران خون نہایت سست ہو جاتا ہے بلڈ پریشر لو، طبعی حرارت کم ہونے لگتی ہے جب دوران خون میں پریشر کم ہوگا تو انتشار کیسے ہوگا ان کا علاج عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ سے کریں اگر مریض کے بدن میں

حرارت کی زیادتی یا کمی ہو تو عضلاتی غدی ادویہ دیں۔ آٹھ دس روز میں حالت بہتر ہو جائے گی۔

غدی عضلاتی نامردی

اس نامردی میں جگر، غدد کی خرابی اصل سبب ہے جگر کی گرمی حرارت کی وجہ سے قلب، عضلات میں شدید تحلیل ہوتی ہے جس کی وجہ سے دل پھیل جاتا ہے جس کو ڈاکٹر حضرات دل کا بڑھنا کہتے ہیں اس میں مریض کو گبھراہٹ، خفقان القلب، سانس پھولنا، بلڈ پریشر ہائی ہونا، شوگر ہونا وغیرہ علامات نمودار ہوتی ہیں کیونکہ جگر کا کیمیائی فعل تیز ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے خون میں حرارت بڑھ جاتی ہے جس سے دماغ اعصاب میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ اپنا طبعی فعل درست سرانجام نہیں دیتے دماغ اعصاب میں کمزوری ہوتی ہے جس سے دماغ کو مکمل میسج نہیں ملتے۔ جس کی وجہ سے عضو تناسل ڈھیلا رہتا ہے اس میں احساس مکمل طور پر نہیں پیدا ہوتا جس سے بھرپور طریقے سے اپنا کام سر انجام دے سکے جب یہی گرم خون دل عضلات کی طرف جاتا ہے تو دل میں گبھراہٹ، دل کی دھڑکن تیز، سانس پھولنا، دل کا پھیل جاتا وغیرہ کا عارضہ ہو جاتا ہے اس سے عضلات پٹھوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے جس کی وجہ سے پٹھوں میں کمزوری پیدا ہوتی ہے انتشار نامکمل ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

وقت خاص میں کمی، مادہ منویہ پتلا ہونا، حرارت کی وجہ سے تولیدی جراثیم بھی مرنا شروع ہو جاتے ہیں بعض حضرات کے زیر دیا 10-20 فیصد ہوتے ہیں ان کا بھی کامیابی کے ساتھ علاج کیا ہے۔ منی میں امساک نہیں ہوتا لہٰذا بوقت مباشرت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے انتشار کی کمی ایسے مریض سرعتِ انزال، الرجی، ذکاوتِ حس، سوزاک وغیرہ میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں ایسے مریضوں کے علاج میں سب سے پہلے ان کے جگر گردوں کی اصلاح کی جائے تاکہ ان کی سوزش ختم ہو پھر ہی کامیابی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے آج کل 75 فیصد لوگ اسی سبب کے تحت مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اعصابی غدی سے غدی اعصابی غذا دواء استعمال کرائیں۔

حیض کیا ہے؟

جب سے یہ کائنات بنی ہے اس کا کوئی بھی قانون نہیں بدلا اگر بدلہ ہے تو انسان اور انسانوں کا رہن سہن۔ اس کے علاوہ قانونِ فطرت اسی طرح چلا آ رہا ہے دنیا میں ہزاروں لاکھوں میں کوئی ایسی عورت ہوگی جس کو ماہواری نہ آتی ہو ورنہ ہر نوجوان لڑکی کو ماہواری آتی ہے پاک و ہند کی عورت اس کو مختلف ناموں سے پکارتی ہیں۔ مثلاً تاریخ آنا، کپڑے آنا، پھول آنا۔ آج کل زیادہ تر انگریزی نام استعمال ہو رہا ہے مینسس آنا۔

حیض رحم کے فضلات ہیں جو ہر ماہ حیض کی صورت میں خارج ہوتے ہیں اس کو رحم کا پخانہ یا الٹی بھی کہہ سکتے ہیں جو ہر ماہ آیا کرتے ہیں جس طرح ہم روزانہ پخانہ و پیشاب کی صورت میں فضلات خارج کرتے ہیں اور ہمارا جسم ہلکا پھلکا اور چست رہتا ہے اور صحت بھی قابلِ رشک رہتی ہے انسانی جسم کے کسی بھی طبعی راستہ مثلاً آنکھ، کان، منہ، مقعد، احلیل رحم یا جلد کے مسامات وغیرہ سے فضلات خارج ہوتے ہیں یہ فاضل مادے کہلاتے ہیں جن کی جسم کو ضرورت نہیں ہوتی۔

خواتین کی ماہواری میں تین حالتیں پیدا ہوتی ہیں ہر عورت کی حالت مختلف ہوتی ہے جیسے

(۱) بندشِ حیض (۲) عسر طمث یعنی تنگی حیض (۳) کثرتِ حیض

بندشِ حیض

بندشِ حیض اس میں ماہواری بالکل نہیں آتی۔ اعصابی تحریک میں دماغی و اعصابی سوزش کے نتیجہ میں بدن میں بلغمی رطوبات بڑھ جاتی ہیں جس سے خون کا دورانیہ سست ہو جاتا ہے بدن میں حرارت کی کمی ہوتی ہے عضلات میں شدید تسکین ہوتی ہے مریض میں خوف اور مایوسی کی کیفیت زیادہ ہوتی ہے بدن سرد و نرم ہوتا ہے بعض اوقات بلڈ پریشر لو ہو جاتا ہے سکون و آرام کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے اور

حرکت کرنے سے جسم کی تکلیف کم ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں میں سیلان الرحم، سوزش رحم، فراخی رحم، رحم کا باہر نکلنا رحم کا اس قدر فراخ ہو جاتا ہے کہ حمل بغیر کسی تکلیف کے اچانک گر جاتا ہے اور بجائے خون خارج ہونے کے بلغمی رطوبت کا بہاؤ زیادہ ہوتا ہے ایسے مریضوں کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ اغذیہ دینی چاہئے۔ جب خشکی پیدا ہوگی تو فاضل رطوبات خشک ہو جائے گی اور ماہواری آنے لگے گی۔

عسر طمث

عسر طمث میں حیض (ماہواری) تنگی، درد اور تکلیف کے ساتھ آتی ہے اور خون کا اخراج تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے ماہواری مکمل صحیح طور پر نہیں آتی خون صرف داغ کی صورت میں نکلتا ہے اس میں جلن کے ساتھ شدید درد، لئی مروڑ بھی پڑتا ہے خصیۃ الرحم میں شدید سوزش ہو جاتی ہے یہ علامت غدی اعصابی تحریک (گرمی تری) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب غدی عضلاتی (گرمی خشکی) تحریک ہوتی ہے اس میں جب خشکی بڑھتی ہے تو خون کثیر مقدار میں بغیر درد کے آتا ہے۔ اس تحریک میں رطوبات خشک ہو جاتی ہیں اور شریانیں پھٹ جاتی ہیں بعض اوقات خون مقدار میں زیادہ اور درد تکلیف کے ساتھ آتا ہے جس سے خون کی کمی ہو جاتی ہے اور بلڈ پریشر لو ہو جاتا ہے اسی حالت میں مریضہ کا حمل ضائع ہو جاتا ہے اور وہ اسقاطِ حمل میں مبتلا ہو جاتی ہے مریضہ کا سانس پھولنا، دل میں گھبراہٹ، دل کی دھڑکن تیز جس سے مریضہ اپنا علاج صحیح طرح نہیں کرتی ایسی مریضہ چاہتی ہے پہلے گھبراہٹ، بے چینی ختم ہو کیوں کہ قلب میں شدید تحلیل (گرمی) ہوتی ہے۔ پہلے اس کا تحلیل کے تحت علاج کر کے اس کی گھبراہٹ، سانس پھولنا دور کریں پھر بعد میں اُصولِ علاج کے تحت علاج مکمل کریں تحلیل کے علاج میں انجبار کا شربت اور عضلاتی اعصابی ادویہ دیں بعد میں اعصابی عضلاتی، غدی اعصابی سے علاج مکمل کریں جب خون میں گرمی خشکی کی زیادتی کم ہوگی تو خصیۃ الرحم میں سوزش کم ہو جائے گی پھر خون میں جو رکاوٹ پیدا ہوئی ہے وہ ختم ہو جائے گی جس سے عسر طمث، اٹھرہ، ہسٹریا، ذکاوت حس جتنی بھی غدی امراض ہیں اُن کا خاتمہ ہو جائے گا اور مریضہ تندرست ہو جائے گی۔ (انشاء اللہ)

علامتِ کثرت حیض

کثرت حیض سوادوی (خشکی تیزابیت) کی وجہ سے مقامی طور پر شدید خشکی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خارش کا عارضہ ہو جاتا ہے خشکی سے رحم کی اندرونی شریانیں پھٹ جاتی ہیں یا کثرت تیزابیت سے رحم کے اندر زخم ہو جاتے ہیں بعض اوقات رسولی کا عارضہ ہو جانے کی وجہ سے کثرت حیض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور ہر ماہ ماہواری زیادہ مقدار میں آتی ہے اکثر عورتوں کی ماہواری بند ہونے میں نہیں آتی جس سے مریضہ از حد کمزور ہو جاتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے مطابق کثرت حیض دو تحریکوں میں آتی ہے۔

(۱) عضلاتی غدی (کثرت تیزابیت) خشکی کی وجہ سے۔

(۲) غدی عضلاتی (گرمی خشکی) صفراء کی زیادتی سے خون بکثرت خارج ہوتا ہے عورتوں میں غدی عضلاتی تحریک میں اسقاطِ حمل یا کثرت حیض کی شکایت ہوتی ہے۔

علاج میں ملین 1، ملین 5، ملین 6، تریاق 6 وغیرہ کا استعمال کریں۔ دوران حیض یا دوران ماہواری صحبت کرنا منع ہے۔

اکثر خواتین کا خون بند نہیں ہوتا مسلسل 15-10 دن تک بھی آتا رہتا ہے اگر انگریزی ادویہ سے آرام نہ آئے تو رحم کا آپریشن کر کے نکال دیتے ہیں حالانکہ اس کا علاج ناممکن نہیں اگر مریضہ کی زندگی کو خطرہ ہو تو آپریشن بھی کیا جا سکتا ہے لیکن ہربل ادویہ سے اس کا علاج ممکن ہے بعض خواتین کے رحم میں رسولی ہوتی ہے جس کی وجہ سے بلیڈنگ ہو سکتی ہے اس کو بھی آپریشن کر کے نکال دیتے ہیں اگر جوان عورتوں میں رسولی بن جائے اور بچے وغیرہ نہ ہوں تو ایسے لوگوں کو زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ پریشان نہ ہو اس کا علاج ممکن ہے۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حائضہ سے صحبت کرے یا عورت کی دبر میں جماع کرے یا نجومی کے پاس

آئے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل تعلیمات کا انکار کیا (ترمذی)۔"

کچھ لوگ ایسے ہیں جو حیض کے دنوں میں مباشرت کرتے ہیں ان کے لیے وعید ہے اور جو لوگ حیض ختم ہو گیا اور غسل سے پہلے صحبت کی ان کیلئے فرمایا۔

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض والی عورت کے خون کا رنگ جب سرخ ہو تو (جماع کرنے کا کفارہ) ایک دینار سونا ہے اور اگر خون کا رنگ زرد ہو یعنی خون آنا رک چکا ہو لیکن غسل نہیں کیا ہو تو جماع کرنے کا کفارہ نصف دینار سونا ہے (ترمذی)"

ایک دینار کا وزن چار گرام کے برابر ہے۔

حصولِ اولادِ نرینہ

نکاح ہونے کے بعد پہلی رات سے ہی اولاد کے حصول کیلئے کوشش شروع ہو جاتی ہیں کچھ میاں بیوی بہت جلد اپنا ہدف پورا کر لیتے ہیں اور کچھ لمبی آزمائشوں میں گھیر جاتے ہیں۔

یہ آزمائش کسی بیماری کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے مثلاً اٹھراہ، اسقاطِ حمل، رحم میں رسولی، رحم کا سکڑ جانا، رحم کا باہر نکلنا۔ ان میں سے کسی بھی علامت میں مریضہ مبتلا ہو سکتی ہے۔ اٹھراہ اور اسقاطِ حمل یہ ایسی بیماری ہے جو شادی کے فوراً بعد ایک ماہ، دو ماہ میں اس بیماری کی بھنک تک نہیں لگتی اس کا بیماری کا پتہ تب چلتا ہے جب ایک دو بچے پیدا ہو کر فوت ہو جائیں یا دورانِ ایام دو چار مرتبہ حمل ضائع ہو جائے تو پھر گھر میں جو بزرگ ہوں تو وہ بتاتے ہیں کہ اس کو اٹھراہ کی بیماری لاحق ہو گئی ہے ایسے پریشان مریض اولاد جیسی نعمت کو پانے کیلئے ہر طرح کی کوشش جتن کرتے ہیں تو دوسری طرف رشتے دار اور محلے داران کی دل آزاری کرنے میں کسر نہیں چھوڑتے۔ کچھ ایسے جاہل لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اپنے بچوں کو ان کے پاس کھیلنے، کودنے، ہنسنے کے لیے نہیں دیتے ان کو منحوس سمجھتے ہیں حالانکہ مال و اولاد دینا صرف اللہ پاک کا کام ہے جسے چاہئے زیادہ دے یا کم دے یا بالکل نہ دے، ہم کون ہوتے ہیں جو کسی کی دل آزاری کریں۔

اس تعلیم یافتہ باشعور دور میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے خاندان اور معاشرے کی فضول من گھڑت کہاوتوں پر اُسی طرح یقین رکھتے ہیں جیسے اسلامی تعلیم ہو مثلاً اگر کسی گھر میں اللہ پاک اپنی رحمت سے اولاد جیسی نعمت عطا کر دے تو اُس گھر کے بڑے بوڑھے بزرگ سب سے پہلے پورے محلے پر پابندی عائد ہوتی ہے کہ جو بھی ہمسائے سے لین دین ہو وہ گھر سے باہر ہوگا۔ اس کے بعد جب لوگوں نے تعویذ پہنا ہو اور خاص طور پر اُن لوگوں کیلئے زیادہ سخت پابندی ہوتی ہے جو اٹھراہ، اسقاطِ حمل کی مریضہ ہو یا بے اولاد ہو اِن پر پابندیاں سوا مہینے کیلئے لگائی جاتی ہیں کیوں کہ اِن کو خدشہ ہوتا ہے کہ اِن کی بیماری یا نحوست کہیں ماں اور بچے پر منتقل ہو جائے گی اس لیے اِن لوگوں پر پابندی ہوتی ہے بچہ اور

اُس کی ماں سوا مہینہ پورا کرنے تک تمام فضول باتوں کا نا صرف خیال رکھے گی بلکہ عمل پیرا ہوگی ماں اپنے بچے سمیت نہ تو نہر، دریا جیسی جگہوں کے اوپر سے گزرے کسی کی شادی میں بھی نہ جائے اگر خدا نخواستہ سوا مہینے کے دوران لڑکی (ماں) کی طرف سے کوئی رشتہ دار یا لڑکے (باپ) کی طرف سے کوئی رشتہ دار مبارک باد دینے کیلئے آ جائے اور اُس کے گھر سے جانے کے بعد جو بھی گھر میں واقع رونما ہوگا اُس واقعے کا ذمہ دار وہ آنے والا مہمان ہوگا اور ایسی ایسی قصہ کہانیاں ہمارے معاشرے میں بے مقصد گردش کر رہی ہیں جو کہ خلوص محبت و پیار کو قتل کرنے والی باتیں ہیں لہٰذا مجھے لگتا ہے ہمیں اللہ پر توکل کم اور قصہ کہانیوں پر زیادہ ہے اللہ سے زیادہ طاقتور اس کی پیدا کردہ مخلوق جن سائے وغیرہ ہو گئے کیوں کہ لوگ ان سے زیادہ ڈرتے ہیں اور اللہ سے کم ڈرتے ہیں یہ سب غلط فہمیاں اس لیے ہیں کہ ہمیں اللہ سے ڈر، خوف نہیں ہے اس سے بڑھ کر ایمان کی کمزوری کیا ہوگی۔ بہرکیف ایسے محروم لوگ حقیقی والدین سے زیادہ پیار محبت کرتے ہیں ان کے راستے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہئے بلکہ حوصلہ افزائی اور دعا گو رہنا چاہئے کہ اللہ ان کو بھی اولادِ نرینہ سے نوازے اولاد نہ ہونیکی مختلف وجوہات ہوتی ہیں مرد میں درج ذیل خرابی پیدا ہو جائے تو بھی اولاد پیدا ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

تولیدی جراثیم کی تعداد میں کمی یا بالکل نہ ہونا۔ خصیہ اوپر چڑھ جانا، خصیوں کا سکڑنا، عضو تناسل کا چھوٹا ہونا، نامرد ہونا۔

ایسے مرد حضرات جن کے عضو تناسل میں انتشار کی کمی، ڈھیلا پن، ٹیڑھا پن ہو وہ اولادِ نرینہ پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں لیکن اگر تولیدی جراثیم (کرم منی) کی تعداد کم یا بالکل نہ ہو تو اولاد نہیں ہو سکتی۔

اللہ پاک نے جہاں مرد عورت کی مشینری بنائی ہے ساتھ ہی حمل قرار پانے کیلئے کچھ اُصول بھی بتائے ہیں جب مرد کا مادہ تولید عورت کے مادہ تولید سے مل جاتا ہے یعنی کرم منی اور بیضہ انثی کا باہم ملاپ ہوتا ہے تو رحم کی اندرونی جھلی پر کسی جگہ جونک کی طرح چمٹ جاتا ہے اس لیے اس کو علقہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

"جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔"

اگر مرد میں کوئی کمی نہ ہو عورت میں کوئی علامت ہو جس کی وجہ سے اولاد جیسی نعمت سے محروم رہنا پڑے۔ مثلاً رحم کا چھوٹا ہونا، خصیۃ الرحم کا کمزور ہونا، رحم کا ٹل جانا، رحم کا جھک جانا، رحم کا باہر نکلنا، رحم میں رسولیاں، رحم میں چربی کا بڑھ جانا، زخمِ رحم، کثرت بلیڈنگ، بندشِ حیض، قاذف نالیوں کا بند ہو جانا۔ جس سے بیضہ انثیٰ رحم میں آنے سے قاصر ہو جاتا ہے رحم کے بیضہ انثیٰ (انڈوں) کا نہ بننا، اٹھرہ وغیرہ۔

اللہ پاک نے جیسے دنیاوی کائنات میں موسم بنائے (گرمی، سردی، خشکی، تری) یہی کیفیت ہمارے جسم میں پائی جاتی ہے جب رحم میں ان میں سے کسی ایک کی کمی بیشی ہوتی ہے تو رحم کسی نہ کسی علامت میں گرفتار ہو جاتا ہے مثلاً اگر جسم میں سردی بڑھے تو بندشِ حیض، بلڈ پریشر، خون کی کمی ہوتی ہے۔ جب سردی کی شدت ہو جائے تو رحم شدت سردی کی وجہ سے سکڑ جائے گا اور اس کا منہ بند ہو جائے گا تو کرم منی رحم میں داخل نہیں ہو سکے گا اور حمل نہیں ہوگا بانجھ پن میں تو زندگی بھر حمل نہیں ہوتا لیکن بعض دفعہ ایک دو بار حمل ہوتا ہے پھر حمل قائم نہیں ہوتا ایسی عورتیں اس قدر استقرار حمل کیلئے پریشان رہنے لگتی ہیں پھر میاں بیوی درباروں، مزاروں پر جا کر منتیں مانتے ہیں جس کی دین اسلام اجازت نہیں دیتا۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر منت سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی ہوتا وهی هے جو تقدیر میں هے مسلم کی حدیث میں صاف یوں هے کہ نذر نہ مانا کرو اس لیے کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی۔"

حالانکہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے مگر آپ نے جس نذر سے منع فرمایا ہے وہ اس نذر سے جس میں یہ عقیدہ ہو کہ نذر ماننے سے بلا ٹل جائے گی جیسے اکثر جاہلوں کا عقیدہ ہوتا ہے لیکن اگر یہ جان کر نذر کرے کہ نافع اور رضا اللہ ہی ہے جو اس نے قسمت میں لکھا ہے وہی ہوگا تو ایسی نذر منع نہیں بلکہ اس کو پورا کرنا عبادت ہے واجب ہے۔ ان لوگوں کے حال پر افسوس ہے کہ جو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے بزرگوں، درویشوں، پیروں، فقیروں کے نام کی نذر مانیں وہ گنہگار ہونے کے علاوہ اپنا ایمان بھی کھو بیٹھتے ہیں کیوں کہ نذر و منت ایک مالی عبادت ہے لہٰذا اللہ کے علاوہ کسی اور کی نذر منت ماننے والا مشرک ہو جاتا

ہے یعنی شرک کرتا ہے۔ (باب تقدیر بخاری)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جاھلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک اعتکاف کروں گا آنحضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو (منت پورا کرو) ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہا اس کی طرف سے تم پڑھ لو۔"

ہم لوگ منت ماننے کو ایک عام روزمرہ کا معمولی سا کام سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ایک عبادت ہے ہر طرح کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جب آخری مرض طاری ہوا تو آپ ﷺ اپنی چادر چہرہ مبارک پر ڈال لیتے تھے اور جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ کھول لیتے اور اسی حالت میں فرمایا یہود و نصاریٰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو گئے انھوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ (صحیح مسلم و بخاری)

"حضرت ابو مرثد کنا زین حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے اوپر بیٹھو (گدی نشین) ۔"

بے اولادی ایک بہت بڑی آزمائش ہے اور انسان حصول اولاد کیلئے بتائی ہوئی ہر جگہ جاتا ہے ہر کام کرتا ہے چاہئے وہ شرعی ہو یا غیر شرعی ہو اس کے لیے یہ سب باتیں بے معنی و بے مقصد ہوتی ہیں اگر دکھی مسلمان اپنے اللہ سے رجوع کرے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے، روئے، آنسو بہائے تو اللہ پاک ضرور سنتے ہیں اور آزمائش سے نجات دیتے ہیں۔ جس طرح یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں 40 دن تک محفوظ رہے اور اپنے رب کو پکارتے رہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

"نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا تیری ذات پاک ھے بے شک میں ھی ظالموں میں ہو

گیا۔"

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں پکارتے رہے اللہ پاک فرماتے ہیں

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

"تو ہم نے اس کی پکار سن لی"۔

وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ

"اور اسے غم سے نجات دے دی۔"

وَكَذٰلِكَ نُـجِي الْمُؤْمِنِيْنَ

"اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔"

اللہ پاک نے یہ پورا واقعہ بیان کر کے ہمیں سمجھایا ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی مشکل، مصیبت میں پھنس جائے تو وہ اللہ کو پکارے اور اللہ پاک مدد کرتے ہیں اسی بات کو مزید واضح کرنے کے لیے واقع کے آخر میں یہ الفاظ فرمائے یہ الفاظ نُـجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ہر مسلمان کیلئے ہیں۔ ہر مومن کی اسی طرح اللہ تعالیٰ مدد فرماتے ہیں اللہ پاک تو چاہتے ہیں کہ مسلمان صرف اللہ ہی کو پکارے اور تمام حاجتیں اللہ ہی سے مانگے۔

"واقعی تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم جیسے بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیے کہ تمہارا کہنا کر دیں اگر تم سچے ہو (سورۃ الاعراف ۱۹۳)۔"

"اور تم جن لوگوں کی اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں (الاعراف ۱۹۶)"۔

جب مسلمان اللہ کو پکارے اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے آنسو بہائے تو اللہ معاف فرما کر اس کی مصیبتیں، تکلیفیں دور کر دیتے ہیں مسلمان کا ہتھیار دعا ہے۔

"اور اللہ کے اچھے اچھے نام لے کر یاد کیا کرو۔" (الاعراف ۱۸۰)

مانگو گے تو مالک دے گا

اسی جگہ زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔ پس فرشتوں نے آواز دی جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تعالی تجھے یحیی علیہ السلام کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالی کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا، سردار، عورتوں سے بے رغبتی اختیار کرنیوالا اور نبی ہے نیک لوگوں میں کہنے لگے اے میرے رب میرے ہاں بچہ کیسے ہو گا میں بالکل بوڑھا ہو گیا ہوں میری بیوی بانجھ ہے فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے۔"

حصولِ اولاد کے لیے دعا

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ

"اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما تو یقیناً دعا سننے والا ہے۔" (سورۃ آل عمران ۳۸)

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

"اے میرے رب مجھے صالح اولاد عطا فرما۔" (سورۃ صافات پ ۱۰)

کچھ ایسے مایوس مریض بھی ہیں جن کی تمام میڈیکل رپورٹ درست ہوتی ہیں لیکن اولاد نہیں ہوتی۔ سعید دواخانہ پر ایسے مریض آئے جن کی میڈیکل رپورٹ ٹھیک تھی لیکن اولاد نہیں تھی یہ ایک ایسی جسمانی خرابی ہے جو صرف غدی اعصابی تحریک میں ہوتی ہے اور گھر والے اور باہر والے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان میاں بیوی پر جادو ٹونہ ہوا ہے اس لیے اولاد نہیں ہوتی حالانکہ بیماری کا سبب موجود ہے۔

کچھ ایسے میاں بیوی ہیں جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں لڑکا پیدا نہیں ہوتا ان میاں بیوی دونوں میں غدی عضلاتی (گرمی خشکی) کی تحریک ہوتی ہے جس سے ان کے ہاں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ حاملہ عورت اگر کھجور، آم یا ان کا ملک شیک یا ان کے علاوہ گرم تر اشیاء استعمال کرے تو اس کی وجہ سے بھی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ حاملہ عورت کو چاہئے کہ پہلے 3 ماہ میں خشک اغذیہ استعمال کرے مثلاً مربہ آملہ، چنے کی دال، بیسن والی اشیاء، بڑے کا گوشت اور قیمہ وغیرہ۔ ان اغذیہ کے استعمال سے انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ جن حضرات کے لڑکیاں ہیں اور لڑکے کی خواہش رکھتے ہیں ان کے لیے یہ غذا بہت فائدہ مند ہے اگر کورس بھی کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے کیوں کہ اصل سبب تو ادویہ کے استعمال کرنے سے دور ہوگا۔ انشاء اللہ

جن کے گھر صرف لڑکیاں ہیں اور لڑکے کے خواہش مند ہیں ایسے حضرات سعید دواخانہ پر رابطہ کریں۔

اٹھراہ

یہ بیماری عورتوں میں عام پائی جاتی ہے اور یہ مرض انتہائی پیچیدہ ہوتا ہے کیوں کہ اس بیماری میں بعض خواتین حاملہ تو ہوتی ہیں لیکن بچے کی بناوٹ صحیح نہیں ہوتی لیکوئڈ سا رہتا ہے اور بعض عورتوں میں بعض دفعہ بچے کو پیدا کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں تو بچہ مردہ حالت میں پیدا ہوتا ہے اور بعض عورتوں کے بچے دو دن، آٹھ دن، آٹھ مہینے، آٹھ سال یا نو سال کے بعد بھی مر جاتے ہیں کئی عورتوں کے حمل تین مہینے، چار مہینے، چھ مہینے کے دوران ہی ضائع ہو جاتا ہے۔ اٹھرہ کے کامیاب علاج کے لیے دونوں ماں باپ کو دوا کھانی چاہئے حقیقت میں یہ کیفیت ماں، باپ کی طرف سے بچوں کو منتقل ہو جاتی ہے جس کی شدت بیماری کی وجہ سے بچے فوت ہو جاتے ہیں اس حالت کا تب پتہ چلتا ہے جب دو چار بچے فوت ہو جائیں یا حمل نامکمل ہو یا دوران ایام میں ہی ضائع ہو جائے تو اس بیماری کی سمجھ آتی ہے تو پھر یہ حضرات تعویذ گنڈوں، دم جھاڑوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو جیسا ٹوٹکہ بتاتا ہے اس پر عمل کرتے

ہیں اگر کسی نے کہا کہ فلاں جگہ جاؤ، کنواں کے پانی سے نہاؤ تو شفا ہوگی یا کسی نے دربار کا بتایا۔ تب کسی بھی صورت میں کسی بھی جگہ کسی بھی قیمت پر یہ حضرات اپنی کوشش جاری رکھتے ہیں بعض خواتین اتنی خود غرض ہو جاتی ہیں کہ جادو ٹونہ کی طرف چل پڑتی ہیں اور الٹے الٹے ٹوٹکوں پر عمل کرنا شروع کر دیتی ہیں مثلاً کالی مرغی کو بند کر کے اوپر نہائے، چھلے کے بچے کے اترے ہوئے بالوں پر نہائے اور کچھ خواتین ان عورتوں کو تلاش کرتی ہیں جو ڈلیوری سے فارغ ہو چکی ہوں دو چار دن میں ان کے پاس آ کر اس عورت کی خدمت کے بہانے اپنی بیماری کو اس پر اتارنے آتی ہے تا کہ اس کو چھونے، دبانے سے اٹھرا منتقل ہو جائے لیکن ان خود غرض خواتین کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ بیماری تو خون کی بیماری ہے چھونے دبانے سے منتقل نہیں ہوتی۔ اگر بیماریاں چھونے سے لگنا شروع ہو جائیں تو ہر عورت اٹھراہ میں مبتلا ہو جائے۔ یہ تمام لغو باتیں ہیں۔ من گھڑت افواہوں پر مشتمل اشتہار ہیں جو سینہ بہ سینہ منتقل ہو رہے ہیں۔ ہمیں اپنے رب سے صحت یابی کے لیے دعا کرنی چاہیے اور اپنی بہتر سے بہتر کوشش کو جاری رکھنا چاہیے اور ان تمام کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے جو اللہ کو ناراض کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے خلاف ہو۔

اٹھرہ کیلئے دم

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّ أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

"اے میرے رب مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔"

بریسٹ (پستان) کی رسولی

یہ عورت کے سینے پر دو ابھار نما گوشت کے غدد ہیں جن کو پستان کہتے ہیں پستان بھی غدی عضلاتی اور اعصابی ٹشوز کا مرکب ہے۔ جب غدی عضلاتی تحریک ہوگی تو بائیں پستان میں گلٹی (رسولی) بادام کے برابر اور سخت ہوگی اور جب عضلاتی دباؤ ہوتا ہے تو دائیں پستان گلٹی (رسولی) بن جاتی ہے یہی وجہ ہے چھاتی کا کینسر ایک ہی وقت میں دونوں چھاتیوں میں نہیں ہوتا۔ عورت کے پستان، بچے کی نشوونما اور پرورش کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جس سے بچوں کی نشوونما ہوتی ہے پستان، گردے اور خصیوں کی طرح نالی دار غدد ہیں جس طرح گردوں کے پاس خون آتا ہے تو وہ اس میں سے پیشاب علیحدہ کر دیتے ہیں جب خصیوں کے پاس خون آتا ہے تو وہ اس سے منی کے اجزاء نکال کر منی بنا لیتے ہیں بالکل اسی طرح جب پستان کے پاس خون آتا ہے تو اس میں سے یہ اپنی خوراک حاصل کر کے اس کو دودھ کی صورت میں خارج کر دیتے ہیں جو آنے والے بچے کی غذا بنتا ہے۔ جیسے قرآن پاک میں حکم ہے بچے کو دو سال تک دودھ پلائیں تاکہ بچے کی نشوونما اچھی طرح ہو بعض اوقات بچے دودھ نہیں پیتے کیوں کہ ان کو پستان منہ میں لینا نہیں آتا جس سے ماں اور بچہ دونوں پریشان ہو جاتے ہیں اور دودھ کے جمنے کی وجہ سے ایک یا دونوں پستانوں میں گلٹیاں بن جاتی ہیں جس کو غدی اعصابی ادویہ سے باآسانی ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔

بعض دفعہ دودھ پلاتے وقت بچہ کا سر پستان سے ٹکرا جاتا ہے جس سے پستان کی نالیاں پچک جاتی ہیں اسکی اور بھی وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً چوٹ لگنا۔ بچے کی پیدائش کے بعد جب پستانوں کو دھویا جاتا ہے اگر نپلوں کو زیادہ زور سے مَسل کر دھویا جائے تو نپلوں میں بھی سوزش ورم پیدا ہو جاتا ہے جس سے ماں اور بچے کو دودھ پلانے میں دقت و تکلیف ہوتی ہے اگر زیادہ تکلیف ہو تو دودھ نہ بچہ پیتا ہے نہ پمپ کے ذریعے دودھ کو نکالا جا سکتا ہے کیوں کہ درد و تکلیف کی وجہ سے دودھ پلانا بند ہو جاتا

ہے۔اس سوزش ورم کو دور کرنے کے لیے گل کیسو کی ٹکور کی جائے اگر درد ہو تو اجوائن خراسانی بھی ساتھ ملا کر ٹکور کریں۔

اگر سوزش و ورم جلد رفع نہ ہو تو کینسر میں تبدیل ہو جاتا ہے پستان میں سوزش و ورم نہ بھی ہو تو اس کے علاوہ گرم خشک اغذیہ ادویہ برائلر مرغی، بکرے کا گوشت، کڑاہی وغیرہ اور گرم غذاؤں دواؤں کے استعمال سے جگر کا فعل تیز ہو جاتا ہے جس سے غدد جاذبہ تیز ہو جاتے ہیں اور غدد ناقلہ ست ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے پستانوں کے فضلات خارج نہیں ہوتے اگر غدد ناقلہ کا فعل درست کر دیا جائے اور غدد ناقلہ فضلات کو خارج کرنا شروع کر دیں تو گلٹی (رسولی) تحلیل ہو جائے گی اور پستان کے اندر جمع شدہ فضلات بھی خارج ہو جائیں گے جب اسی گلٹی کا منہ بن جائے یا ویسے ہی پستان میں زخم ہو گیا ہو اس حالت کو اطباء پستان کا کینسر کہتے ہیں۔

آپریشن

آپریشن پستانوں میں موجود گلٹی کا شافی علاج قطعی طور پر نہیں ہے کیوں کہ یہ گلٹی فضلات کے اجتماع کی وجہ سے بنتی ہے اور فضلات کا جمع ہونا اور خارج نہ ہونا۔ اس میں بنیادی علاج خون کا ہوتا ہے کیوں کہ اسی میں تمام فضلات، جراثیم خون میں شامل ہوتے ہیں جن کا علاج نہیں ہو پاتا ہے جس کی وجہ سے گلٹی دوبارہ بن جاتی ہے یا جسم کے کسی اور حصہ پر بھی بن سکتی ہے لیکن کچھ خواتین جن کی صرف گلٹی ہوتی ہے اس میں کسی قسم کا درد، زخم اور پیپ نہیں ہوتی پھر بھی وہ آپریشن کو ترجیح دیتی ہیں جس کے اثرات بعض اوقات بہت برے بھگتنے پڑتے ہیں یہی آپریشن بگڑ کر ناسور بن جاتا ہے جس سے مریضہ کا لائف ٹائم کم ہو جاتا ہے اور درد، تکلیف بڑھ جاتی ہے اور آخر کار مریضہ موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔

علاج بالدوا

ملین 5، اکیسر 5، تریاق 5، وغیرہ استعمال کروائیں

مرہم رسولی

رائی سمندر جھاگ، زراوند طویل، گوگل، اُشق، گندھک آملہ سار، تخم انجرہ ہر ایک برابر وزن لیں۔

ترکیب تیاری واستعمال

گوگل اور اُشق کے علاوہ تمام ادویہ پیس لیں جب غبار کی مانند ہو جائیں اس کے بعد گوگل اور اُشق کو روغن زیتون میں حل کر کے 12 گھنٹے کھرل کریں پھر اس میں موم زرد دو حصہ پگھلا کر اضافہ کریں اور دوسری دواؤں کو ملا کر 12 گھنٹے رگڑیں تا کہ مرہم کی مانند بن جائے۔ اس مرہم کو جلد کے نیچے بننے والی رسولیوں کے اوپر لیپ کر کے اوپر پٹی باندھ دیں صبح وشام دوبارہ لیپ کر کے پٹی باندھیں اگر رسولی سخت ہو تو پہلے رسولی نرم ہونا شروع ہو گی اور اس کے بعد سائز میں کم ہونا شروع ہو جائے گی اور کچھ دن کے استعمال سے مکمل ٹھیک ہو جائے گی اور اس کے ساتھ تحریک کے مطابق ملین، اکسیر، تریاق اور مسہل بھی دیں تا کہ جلد شفا مل جائے۔

یہ مرہم میں نے اس وقت تیار کی جب میرا بیٹا عبدالوہاب سعید کی بغل میں سخت پتھر کی طرح رسولی بنی ہوئی تھی جب میں نے مختلف معالجین سے مشورہ کیا تو انھوں نے آپریشن کے ذریعے نکالنے کا مشورہ دیا مجھے ننھی سی جان پر ترس آیا کہ اتنا کمزور بچہ، پھر آپریشن کی تکلیف، پھر انٹی بائیوٹک کھلانا۔ میرے بیٹے جڑواں ہوئے تھے۔ عبدالسلام اور عبدالوہاب۔ اسی لیے صحت میں بھی کمزور تھے اسی لیے مجھے بچے پر ترس آیا اور اللہ پاک کی توفیق سے میں نے ایک نسخہ بنایا، آزمایا اور بہترین پایا۔ میرے پاس جوان 40 سالہ آدمی آیا اس کے دائیں خصیہ میں رسولی تھی یہ رسولی غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے بنی تھی۔ ہم نے اس کی تمام غدی غذائیں بند کر دیں اور دواء میں ملین ۱، ملین ۵ اور تریاق ۵ استعمال کرائیں اور بیرونی استعمال کیلئے مرہم رسولی دی ان کے استعمال سے رسولی کم ہونا شروع ہو گئی اور چند ہفتوں کے

استعمال کے بعد اللہ پاک نے تندرستی عطا فرمائی۔

معجون فربہ

موٹا ہونے کا نوجوان لڑکوں کو زیادہ شوق ہوتا ہے۔ موٹے ہونے کی چاہت میں سٹیرائڈ دوائی استعمال کرتے ہیں جس سے جسم کے علاوہ صرف چہرہ موٹا ہو جاتا ہے اور کچھ دنوں بعد وہ چہرہ پہلے سے بھی زیادہ سلوٹوں کے ساتھ پچک جاتا ہے۔ جریان، احتلام کی بھی بعض اوقات شکایت شروع ہو جاتی ہے بجائے صحت اچھی ہو پہلے سے بھی بگڑ جاتی ہے۔ تو پیشِ خدمت ہے نسخہ جو نقصان دہ مضر اشیاء سے پاک ہے۔

تودری سفید، تودری سُرخ، خشخاس، مغز بادام، مغز چلغوزہ، مغز چرونجی، مغز فندق، اسگند، دال ماش، سنگھاڑے خشک۔ تمام ادویہ برابر وزن لے کر پیس لیں۔ دیسی گھی میں ہلکا براؤن کرلیں۔ تین گنا چینی کے قوام میں تمام ادویہ شامل کر کے معجون بنالیں۔ مقدارِ خوراک ایک چائے والی چمچ صبح وشام کھانے سے پہلے ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

فوائد

جسم کو فربہ کرتی ہے سینے کی خشونت کو دور کرتی ہے گلے کی خراش، کھانسی کو دور کرتی ہے۔ مادہ منویہ کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے۔ جریان، احتلام میں از حد مفید ہے۔

ہائی بلڈ پریشر

اسرول	دھنیا	چوب چینی	گل سرخ
200 گرام	200 گرام	100 گرام	200 گرام

محرک اعصاب، محلل جگر وغدد، مسکن قلب وعضلات ہے کیمیاوی طور پر رطوبات پیدا کرتا

ہے ہائی بلڈ پریشر غدی تحریک سے ہوتا ہے جو جگر وغدد کی تحریک ہے اس تحریک میں خون میں حرارت کی وجہ سے شدید جوش ہوتا ہے جس سے قلب میں خون زیادہ مقدار میں آجاتا ہے دوسری طرف حرارت کی زیادتی سے تحلیل واقع ہو رہی ہوتی ہے یہ دواء آبِ حیات ثابت ہوتی ہے قلب میں سکون اور جگر میں تحلیل واقع ہو جاتی ہے جس سے رطوبات پیدا کر کے بے خوابی ختم کرتی ہے۔

مفرح شاہی

دھنیا خشک	زیرہ سفید	مصری
100 گرام	100 گرام	100 گرام

چھپاکی اور دماغی بے چینی کو دور کرتی ہے سوزش معدہ صفراوی، غدی اورام، یرقان اور سوزاک کیلئے از حد مفید ہے خون کے جوش کو کم کرتی ہے۔

بوپھلی

محرک عضلات، محلل اعصاب، مسکن جگر ہے۔ عضلات پٹھوں کو طاقت دیتی ہے جگر میں تسکین پیدا کرتی ہے اعصاب کو تحریک دیتی ہے بوپھلی کا استعمال مندرجہ ذیل علامات میں عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے بہت جلد فائدہ دیتا ہے۔

جریان منی، لیکوریا، سرعتِ انزال، ضعفِ باہ، اعصابی وصفراوی سوزاک، خون کی گرمی اور حدت کو کم کرتا ہے۔ مغلظ منی، شوگر، پیشاب میں جلن، بلغمی وصفراوی بخار، سنگرہنی، کمر درد اور صفراوی پیچش وغیرہ ان تمام علامات میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

مقدارِ خوراک

چائے والی آدھی چمچ صبح وشام کھانے سے پہلے میٹھے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

گلقند

گل سُرخ کی پتیاں صاف شدہ ایک سیر اور چینی تین سیر لیں۔ پہلے چینی کو پیس لیں پھر دونوں کو اچھی طرح ملا کر دھوپ میں رکھ دیں۔ بس گلقند تیار ہے بوقت ضرورت استعمال کریں۔

گلقند کے فوائد

گلقند خشک کھانسی، نفث الدم اور ہر قسم کے خون آنے کو روکتا ہے یہ دل کی گھبراہٹ، دل کی دھڑکن تیز میں نافع ہے اور قبض کو بھی رفع کرتا ہے۔

قبض کُشاء

گلقند 1 پاؤ سقمونیا 1 تولہ

سقمونیا کو باریک پیس لیں اور گل قند میں ملا لیں۔

خوراک: ایک چائے کی چمچ رات سوتے وقت استعمال کریں۔

یہ صفراوی اور سوداوی مریض کے لیے از حد مفید ہے۔ گرمی خشکی کی وجہ سے گلے کی سوزش، خراش اور کانٹا سا لگتا ہے اور ایسی کھانسی جو بمشکل رکتی ہو جس کی وجہ سے اکثر مریضوں کو صفراوی مریض کی بجائے سوداوی ٹی بی کا مریض سمجھ کر علاج کیا جاتا ہے جو کہ غلط فہمی ہے۔

بال گرنے کا سبب

بال عضلات کی کمزوری سے گرتے ہیں جب عضلات میں شدید تحلیل ہوتی ہے تو اُس کی وجہ سے بالوں کی جڑیں مضبوط نہیں رہتی جس کی وجہ سے بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔

علی ہربل ہیر آئل

چھڑیلہ	250 گرام
بالچھڑ	250 گرام
نرکچور	250 گرام
صندل سفید	250 گرام
سکاکائی	250 گرام
مازو	250 گرام
دھنیا خشک	250 گرام
خس	250 گرام
ناگرموتھ	250 گرام
بڑی ہریڑ	250 گرام
لونگ	50 گرام
گلاب کے پھول	500 گرام

یہ تمام ادویہ ثابت لیں اور لوہے کے ٹب میں بھگودیں اور 22 دن تک بھگا رہنے دیں۔ اُس کے بعد ان ادویہ کا عرق کشید کریں اس کے عرق کو 6 لیٹر سرسوں کے تیل اور 6 لیٹر تلوں کے تیل میں جلائیں جب عرق اس تیل میں سے اُڑ جائے اور تیل جلنے لگے تو اس کو چولہے سے اُتار لیں پھر اس میں سبز رنگ (تیل والا) ملائیں بس علی ہربل ہیئر آئل تیار ہے۔

ترکیبِ استعمال

رات کو سونے سے پہلے لگائیں اور صبح نہالیں اس کے چند دنوں کے استعمال سے خشکی، سکری ختم ہو جائے گی اور بال گرنا بند ہو جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ بال گھنے، سیاہ اور لمبے بھی کرتا ہے۔

دانتوں کے گرنے کے اسباب

دانتوں کے عضلات میں شدید تحلیل ہونے کی وجہ سے دانت گرتے ہیں جب جگر کا فعل غدی عضلاتی تحریک کی شدت کی وجہ سے ہو تو منہ میں کڑوا سا پانی آتا ہے بعض دفعہ یہی پانی رال کی طرح بہتا ہے منہ کا ذائقہ کڑوا سا محسوس ہوتا ہے جس سے مسوڑھوں کے عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور ایک ایک کر کے دانت پہلے ہلنا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پان کھانے والوں کے دانت نہیں گرتے۔

منجن تسلیم رضا

دنداسہ	50 گرام
سنگجراحت سفوف	200 گرام
عاقرقرعا	20 گرام
لونگ	10 گرام
الائچی	10 گرام

اِن تمام ادویہ کو نہایت باریک پیس لیں اور استعمال میں لائیں۔

سعید منجن

کیکر کی چھال 200 گرام، سنگ جراحت 100 گرام، کھتہ سفید 100 گرام، پاپڑیا 100 گرام، سپاری 100 گرام، مرچ سیاہ 100 گرام، سونٹھ 100 گرام، مازو 100 گرام، پھٹکڑی بریاں 50 گرام۔ یہ تمام ادویہ کو نہایت باریک پیس لیں اور صبح وشام دانتوں پر انگلی کی مدد سے مساج کریں۔

لیکوریا

گل دھاوا 50 گرام، گل فوکل 50 گرام، موچرس 50 گرام، گوند مولسری 50 گرام، چینی 200 گرام۔

تمام ادویہ نہایت باریک پیس لیں اور صبح نہار منہ دودھ کے ساتھ ایک چمچ چائے والا کھائیں۔

معجون مقوی

مربہ سیب 500 گرام، مربہ ہریڑ 500 گرام، مربہ گاجر 500 گرام، مربہ اولے (آملے) 500 گرام، کشتہ مرجان 60 گرام، کشتہ عقیق 60 گرام، کشتہ فولاد 60 گرام، چاندی کے ورق 12 گرام

تمام مربہ جات کو ہاون دستہ میں کوٹ لیں اور بعد میں تمام کشتہ جات ملا لیں صبح نہار منہ چائے والا چمچ ہمراہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

گرمی خشکی کی وجہ سے کھانسی کیلئے

ست ملٹھی 100 گرام، گوند کتیرا 100 گرام، گاؤزبان 100 گرام، گوند کیکر 100 گرام۔

تمام ادویہ ہم وزن لے کر باریک پیس لیں۔ چائے والی آدھی چمچ صبح وشام کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

جوشاندہ

گل گاؤزبان ایک تولہ، گاؤزبان ایک تولہ، ملٹھی ایک تولہ، بہیدانہ ایک تولہ، ابریشم خطمی ایک تولہ، ابریشم خبازی ایک تولہ

ابریشم کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کتر کر صاف کر لیں کیڑے باہر نکال دیں پھر یہ ادویہ رات کو بھگو دیں اور صبح جوش دے کر چھان کر پانی میں چینی ملا کر پی لیں۔

خون

خون ایک مرکب شئے کا نام ہے جیسے ملک شیک میں دودھ، چینی، کیلا اور سیب ڈالنے کے بعد مکس کریں تو ملک شیک کا مرکب بن جاتا ہے اسی طرح خون میں بھی مختلف اجزاء ہیں جن کے مرکب کا نام خون ہے یہ خون ہمارے پورے جسم میں سرکولیشن (دورہ) کرتا رہتا ہے۔ جیسا کہ ایک بڑا فوارہ چلانے کیلئے ایک پانی والی موٹر استعمال ہوتی ہے جو فوارہ کے ٹب میں موجود پانی کو بار بار فوارے کے ذریعے سرکولیٹ کرتا ہے پانی وہی رہتا ہے اور ٹب سے فوارہ میں دورہ کرتا رہتا ہے اسی طرح ہمارے جسم میں بھی قلب پمپنگ کے ذریعے سے خون کو دھکیلتا (سرکولیٹ کرتا) ہے۔ خون پہلے قلب کے دائیں اذن میں آتا ہے پھر دائیں بطن میں پھر وہاں سے پھیپھڑوں سے گزر کر کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دوسرے مواد سے صاف ہوتا ہے۔ اس کے بعد بائیں اذن میں

آتا ہے پھر بائیں بطن میں آنے کے بعد شریان اوطی (شریان اعظم) کے ذریعے خون دوبارہ جسم میں دورہ کیلئے چلا جاتا ہے۔ جس سے پورے جسم کے چھوٹے بڑے حصوں کو اُن کے حصے کی غذا ملتی ہے جب خون میں فضلات جمع ہورہے ہوں اور خون کی صفائی کے بعد یہ فضلات جسم کے اندر سے خارج نہ ہو تو خون کا قوام غیر معتدل یعنی بگڑ جاتا ہے۔

دل کی دھڑکن تیز اور ہارٹ اٹیک

بعض دفعہ دل کو کسی تکلیف سے دوچار ہونا پڑے تو اس میں بھی حرکاتِ قلب تیز ہو جاتی ہے۔ اس کو خفقان القلب کہتے ہیں اس مرض میں مبتلا دورِ رواں کے لوگوں کا تناسب تقریباً 80-70 فیصد ہے۔ اس کی وجہ کاروباری و گھریلو حالات کا سازگار نہ ہونا ہے۔ اس بیماری کا سبب عضو رئیس جگر کے فعل کی خرابی ہے جس کا اظہار قلب کے غدی ٹشوز میں صفراوی مادوں کے اجتماع سے ہوتا ہے اور ہم خود کو قلب کا مریض سمجھ کر قلب کی دھڑکن کو برقرار رکھنے کیلئے ادویہ کا استعمال شروع کر دیتے ہیں جو قلب کی تیز دھڑکن کو کنٹرول رکھنے کی بجائے یعنی اصل عضوی سبب کو دور کرنے کے بجائے ہم قلب کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتے ہیں اور اصل اسباب کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ ہم نے امراضِ قلب کتاب میں بھی ہارٹ اٹیک پر دو طرح سے بحث کی ہے۔ پہلی جگر کے فعل کی وجہ سے ہارٹ اٹیک میں شریان کا بلاک ہونا، تاجی شریانوں کا بلاک ہونا یا تنگ ہو جانا جو کہ ہارٹ اٹیک کا سبب بنتا ہے۔ دوسری حالت قلب کا اپنا کیمیائی فعل ہے اس میں تیزابیت، خون کا گاڑھا پن، خون کی رنگت بھی سیاہ ہوتی ہے۔ گیس قبض ہوتی ہے حال میں ایک پچاس سالہ شخص دواخانہ پر آیا اور اُس کی حالت کو دیکھ کر بتایا کہ آپ کی قلب کی شریان جگر کی خرابی سے ہے وہ شخص حیران ہوا اور بولا جی وہ کیسے؟ میں تو ہارٹ اٹیک کا مریض ہوں میری مین شریان بلاک ہے پھر اُس کو کہا کہ آپ تمام گرم اشیاء سے پرہیز کریں جیسے میتھی، ساگ، پالک، کھجور، آم، مسور کی دال دونوں قسم کی۔ گوشت ہر قسم کا خاص طور پر مرغی و بکرا کا پرہیز کریں۔ وہ بولا مرغی تو وائیٹ میٹ ہے۔ پھر میں نے اُسے کہا ایک عورت جو لاٹھیاں والا فیصل آباد کے قریب گاؤں ہے وہاں رہتی تھی اُس مریض کو بھی منع کیا لیکن اُس نے ڈاکٹروں کے کہنے پر مرغی کے گوشت کی یخنی پینی شروع کی اور وہ مریض چند دنوں میں آناً فاناً فوت ہوگئی۔ جب ایک مریض واویلا کرے مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے پھر وہی غذا دینا

جو گھبراہٹ بڑھا دے مریض کو زہر دینے کے مترادف ہوگا۔ جب خون میں صفراوی مادوں کا اجتماع ہونا پھر وہی اغذیہ ادویہ کا استعمال کرنا جو کیفیت پہلے ہی خون میں جمع ہے ایسا کرنے سے اس کیفیت میں شدت پیدا ہوگی اور پھر کوئی نہ کوئی خطرناک نتیجے سے دوچار ہو سکتے ہیں۔

دل کی دھڑکن کا کم ہونا

سوداوی رطوبات کا خون کے اندر جمع رہنا اور خارج نہ ہونا۔ ان کا بنیادی غذائی سبب گائے، بھینس کا گوشت، مصالحہ جات، کریلے، آلو بینگن، گوبھی، چنے کی دال، صبح کا ناشتہ چنے انڈے نان، افیون، چرس، بھنگ کا کثرت سے استعمال یا غذا کی کمی ہے جس کے باعث بھی خون کا قوام بگڑ سکتا ہے۔ ان کے استعمال سے گیس، قبض، تیزابیت، خون کا گاڑھا پن، بلڈ پریشر لو، سیاہی مائل ہونا، ایڑیوں کا پھٹنا، چنبل، داد، جسم پر خشکی، ناخنوں کا پھٹنا، بواسیر، خون کا بہنا وغیرہ۔ اس حالت میں اصل ہارٹ اٹیک کا مرض ہوتا ہے اسی کیفیت پر ساری حکمت زور دیتی ہے یہ مریض دل کا حقیقی مریض ہے لیکن جب علاج کی باری آتی ہے تو جواہرہ مہرہ دیا جاتا ہے جو کہ قانون فی لطب کے برعکس ہے کیونکہ مریض سوداوی دواء بھی ایسی جو سوداء پیدا کرتی ہے سکیڑ پیدا کرتی ہے سوداوی رطوبات پیدا کرتی ہے تو کیسے دل کے والو کھول دے گی۔

جب خون میں گاڑھا پن ہوگا قلب کے پیس میکر کی برقی لہریں قلب کے سکڑنے پھیلنے کے عمل میں خود بخود خون ہی بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے۔ جس وجہ سے قلب کی دھڑکن کم رہنے لگتی ہے۔ خون کو سوداوی رطوبات سے پاک کر کے پتلا کرنے کیلئے اغذیہ ادویہ درج ذیل ہیں۔ میتھی، ساگ، پالک، اخروٹ، چلغوزہ، تیتر بیٹر۔

علاج بالدواء: اجوائن دیسی، پودینہ کا قہوہ، ملین 4، تریاق 6، اکسیر 4، مسہل 4 وغیرہ۔

خون کے قوام کو معتدل رکھنے کے لیے اپنے مزاج کو سمجھ کر اُس کے مطابق غذاء استعمال کرنی چاہیے۔ خون کا گاڑھا پن ہی تو قلب کی غذا حاصل کرنے میں رکاوٹ بنتا ہے پہلے گاڑھا پن پھر سُدہ کی شکل، شریانوں کا تنگ یا بند ہونا بعد کی علامتیں ہیں پہلے تو خون کو ہی ٹھیک رکھا جائے تاکہ ہم قلب کے کسی بھی مرض میں مبتلا نہ ہوں اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو صحت عطا فرمائے۔ آمین

خون کے گاڑھے پن کا دوسرا رخ

جب مریض ایک طویل عرصہ تک دل کی دھڑکن کنٹرول کرنے والی ادویہ استعمال کرتے رہے اور غذا بھی ایسی استعمال کرے جس سے صفراء کی پیدائش ہوتی رہے اور خون میں مواد جمع ہوتا رہے تو ایک وقت ایسا آجائے گا جب اس کا خون گاڑھا وزنی ہو کر اس کی رفتار کم ہو جائے گی اور دل کو بھی ایسا خون دھکیلنے میں زیادہ دشواری پیش آئے گی۔ بہ نسبت نوجوان آدمی کا خون پتلا ہوا یسے شخص کا خون دل آسانی سے دھکیل سکتا ہے کیونکہ خون میں روانی ہے اس کے خون میں گاڑھا پن وزنی نہیں ہے۔ ایسے آدمی کے دل کی دھڑکن بھی کم نہیں ہوگی بلکہ اگر کبھی کوئی علامت آئے تو یہ ہوگی۔ گھبراہٹ ہونا، دھڑکن تیز ہونا، غصہ آنا، طبیعت میں چڑچڑا پن ہونا وغیرہ۔ خون کے گاڑھے پن کی وجہ غذا کی کمی ہر غذا کا زہریلے کھادوں کے ذریعے پیداوار کا حصول زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کا لالچ، مہنگائی نے ہر چیز قوتِ خرید سے باہر کر دی ہے جیسے دودھ دہی یہ ہر عام و خاص کی ضرورت ہے لیکن اب یہ بھی صرف خاص ہی خرید سکتے ہیں۔

خون کو پتلا کرنے کیلئے اعصابی غذی (تر گرم) سے غدی اعصابی (گرم تر)، اعصابی عضلاتی (سرد تر) ادویہ اغذیہ استعمال کرنی چاہیے۔ جیسے شلغم، کدو، توری، بھنڈی، ٹنڈے، کیلا، انگور شریں، انار شیریں، سیب وغیرہ۔ یہ غذائیں خون میں بڑھے ہوئے صفراوی مادوں کو خون سے خارج کرتی ہیں۔ اور خون کے قوام کو بہتر کرنے میں معاون ہیں۔ ہم لوگوں نے ان غذاؤں کی بجائے فیشن کے طور پر ان غذائیں کو استعمال کرتے ہیں۔ برگر، شوارما، چکن و مٹن کی کڑاہی، تیتر، بٹیر، زیادہ تیز گرم مصالحہ جات والی غذا یہ اپنائی ہوئی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے جگر گردوں میں سوزش، معدہ میں تیزابیت، سینے میں جلن، پیشاب زرد اگر زرد نہ ہو تو پیشاب سفید اور بار بار آئے گا یہ علامت بھی گردوں کی کمزوری سے ہے اور دودھ دہی، لسی، کھیر، برفی، گنے کا رس یہ غذائیں پینڈو فیشن سمجھ کر ہم نے اِن کا استعمال چھوڑ دیا جو مندرجہ بالا تمام علامات کو ختم کرتی ہیں۔

دل کے وال کھولنے والی ادویات

معزز قارئین آپ نے اکثر ایسے اشتہارات پڑھے اور دیکھے ہوں گے جو دل کے وال کھولنے کے متعلق ہیں۔ یہ اشتہار ایک لمبی تمہید کے ساتھ شروع ہوتے ہیں اور آخر میں فی سبیل اللہ لکھا ہوتا ہے دل کے وال کھولنے والے معالجین یہ جانے بغیر علاج شروع کر دیتے ہیں کہ مریض کا مزاج کیا ہے اور کس اسباب کی وجہ سے دل کے وال بند یا تنگ ہو چکے ہیں یا یوں کہہ لیں ان کو مریض کی تحریک معلوم نہیں ہوتی اور مریض کے وال کھولنے والی ادویہ دے دی جاتی ہیں میں نے اکثر نام اور طبیب کو بھی اسی طرح علاج کرتے دیکھا ہے اور پھر بھی اللہ پاک کی رحمت کی طرف دیکھتا ہوں تو وہ بہت وسیع ہے مریض شاید مکمل صحت یاب نہ ہو لیکن اُس معالج سے مطمئن رہتا ہے (اس کی وجہ بھی آگے صفحات میں آئے گی) اور معالج کو اللہ تعالیٰ عزت سے بھی نوازتا ہے ایسا ہوتا میں نے دیکھا ہے ایسے معالج کی لوگ تعریف کے پل باندھتے ہیں یہ سب اللہ پاک کی رحمت ہے جس پر چاہے کر دے اور کچھ قابل معالج بھی ہیں لیکن ان کی ہوا اتنی نہیں ہوتی بس گزر بسر کرتے ہیں یہ سب مالک کی مرضی ہے۔ دل کے وال کھولنے سے پہلے مریض کی تحریک کو سمجھنا اس کے بنیادی اسباب کی تشخیص کرنا پھر پرہیز اور دواء تجویز کرنا صحیح علاج کی طرف اچھی پیشرفت ہے دل کے والو کھولنے والی ادویہ مشہور و معروف ہیں ان کے اجزاء گھوم گھوم کر پھر وہی سامنے آتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کون سی دواء کس طرح سے دل کے والو کھولتی ہے اور کیوں اس کا بنیادی فعل کون سا ہے جس کے تحت یہ دواء کام کرتی ہے۔ یہ دواء کیسے دل کے وال کھول سکتی ہے جب کہ سب سے زیادہ یہی دواء دل امراض کیلئے شفاء کلی سمجھا جاتا ہے سوداوی ہارٹ اٹیک مریض کیلئے غدی غذا اور دواء فائدہ کریں گی جو کہ قانون الطب کے مطابق ہے۔ خشک سرد جمی ہوئی رطوبات کو گرم تحلیل پتلا کر کے خارج کیا جا سکتا ہے بجائے خشک سرد ادویہ دے کر ہم یہ سمجھیں کہ اس دواء سے وال کھل سکتے ہیں جیسا حکیم یسٰین دنیاپوری نے علاج تجویز کیا ہے۔

قہوہ: اجوائن 3 ماشہ، پودینہ باغی 3 ماشہ، آدھا کپ پانی لیں اُس میں دونوں اجزاء ڈال کر پانی کو پکائیں جب ایک کپ رہ جائے تو اس میں حسب ضرورت شہد ملا کر نوش فرمائیں۔

اکسیر درد دل: اجوائن دیسی 1 تولہ، لہسن 1 تولہ، آب لہسن 5 تولہ، اجوائن اور لہسن کو باریک پیس کر آب لہسن

آپریشن نہیں کرواتے وہ بھی تو زندہ رہتے ہیں اور آناً فاناً موت واقع نہیں ہوتی بلکہ ایسے مریض دم جھاڑہ کچھ خاندانی نسخہ جات یا کسی حکیم سے دواء استعمال کرتے رہتے ہیں اور وہ بھی کشتہ جواہر مہرہ اجوائن کا عرق وغیرہ استعمال کراتے رہتے اور مریض استعمال کرتا رہتا ہے اور مطمئن بھی رہتا ہے اس کی وجوہات پہلی وجہ تو یہ ہے کہ مریض کے پیٹ میں گیس بننا، ہاضمہ درست نہ ہونا تو عرق سے مریض اس علامت میں کمی رہتی ہے اور خود کو بہتر محسوس کرتا ہے۔

دوسری وجہ: دل کی دھڑکن تیز، گھبراہٹ بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے جیسا کہ ابھی موت واقع ہو جائے گی جسمانی کمزوری بہت محسوس کرتا ہے چلنے پھرنے سے سانس پھولتا ہے بلڈ پریشر، شوگر۔ ان علامتوں میں جواہر مہرہ دل، دماغ کو طاقت دیتا ہے فرحت بخشتا ہے اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے جس وجہ سے مریض مطمئن رہتا ہے اگر کسی مریض کو کہا جائے کہ تم مزید بہتر علاج کیلئے فلاں کے پاس جاؤ تو وہ ہرگز نہ جائے گا۔

لیموں کا رس 100 ملی لیٹر، ادرک کا رس 100 ملی لیٹر، دیسی لہسن کا رس 100 ملی لیٹر، سیب کا سرکہ 100 ملی لیٹر۔ چاروں جوسز کو ملا کر رس کو دھیمی آنچ پر پکائیں کہ ایک جب ایک چار سو ملی لیٹر میں سے 100 ملی لیٹر کم ہو جائے تو 300 ملی لیٹر رس باقی رہ جائے گا تو 300 ملی لیٹر شہد ملا کر اچھی طرح مکس کر لیں۔ روزانہ نہار منہ تین چمچ بڑے والے ایک گلاس پانی میں ملا کر پیئیں یا بغیر پانی کے پی لیں۔

لہسن دیسی 100 گرام، مربہ ادرک 200 گرام، شہد خالص بیری کا 500 گرام، الائچی چھوٹی 5 گرام، دار چینی 5 گرام، لونگ 5 گرام۔ پہلے لہسن اور ادرک کو ہاون دستہ میں کوٹ لیں اور الائچی، دار چینی اور لونگ کو علیحدہ پیس لیں اور سارے اجزاء کو شہد میں اچھی طرح مکس کر لیں۔ صبح نہار منہ اور رات کو سونے سے پہلے نیم گرم دودھ سے چائے والا چمچ کھائیں۔

چٹنی: لہسن دیسی، ادرک، دھنیا سبز، پودینہ، کالی مرچ حسب ضرورت نمک خوردنی ملا کر چٹنی بنا کر اس سے روٹی کھائیں۔ روٹی مکئی کے آٹے کی استعمال کریں۔ جگر میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ دل دماغ کو طاقت دیتی ہے جگر کی صفراوی رطوبت کی پیدائش میں اعتدال پیدا کرتی ہے۔ صفراء کو اکھاڑ کر خارج کرتی ہے۔ ان تمام ادویہ کے افعال واثرات غدی تحریک میں تسکین پیدا کرتی ہے اور صفراء کی رطوبات کو جذب اور تحلیل کرتی ہے۔ جس وجہ سے شریانیں کھل جاتیں ہیں اور سُدہ تحلیل ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔

نسخہ اکسیر بادیان: ملٹھی، سونف، ہلدی، زیرہ ہم وزن۔ پیٹ میں مروڑ، سوزش معدہ،